بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہزارون حمد اور لاکھون شکر اوس خالق اکبر کو سزاوار ہی کہ جسنے انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام اور
اولیاے ذوی الاحترام کو واسطے ہدایت گمراہون کے مبعوث اور مخلوق فرمایا اور درود وبیشمار اوس
سرور کائنات خلاصۂ موجودات کو لایق ہی کہ جنکے نور افاضت ظہور سے ظلمت کفر ونفاق کی زایل
ہوئی اور آفتاب ہدایت سے ایک عالم روشن ہوا اور رحمت کاملہ اوپر ارواح طیبات حضرات اہل بیت
اور اصحاب حمیدہ صفات اور اولیاے خوش اوقات اور علماے فضایل سمات کے کہ اونکی شمع ارشاد
اور ہدایت کی روشنی سے تاریکی دلون کی نور ایقان سے مبدل ہوئی بعد اسکے یہہ بندۂ گنہگار
عرض کرتا ہی کہ چند حکایات رشادت آیات بزرگان سلف کی معتبر کتابون سے انتخاب کر کے
زبان اردو مین بیان کی ہین تاکہ ہر شخص اون کے پڑھنے اور سننے سے فائدہ حاصل کرے اور چونکہ
یہ نسخہ شامل اوپر مقاصد صلحا کے ہی نام بھی اسکا **مقاصد الصالحین** رکھا گیا اور دس مقصد اسمین
مرتب کیے گئے **مقصد پہلا** بیان عشق اور محبت حقیقی مین **مقصد دوسرا** کیفیت گریہ وبکا اور
ریاضت مین **مقصد تیسرا** رحمت وشفقت مین **مقصد چوتھا** سکرات موت اور حالات قبر مین **مقصد
پانچوان** اداے حقوق مسلمانان مین **مقصد چھٹا** ہمسایون کے حقوق مین **مقصد ساتوان** فضیلت مین
جمعے کی **مقصد آٹھوان** کسب حلال کی افضلیت مین **مقصد نوان** عدل اور احسان کے استحسان مین

مقصد دسوان سخاوت اور صدقات و مبرات کے فضائل مین **مقصد اوّل** جاننا چاہیے
کہ عشق اور محبت ایک جوہر لطیف ہے کہ بے عنایت و توفیق الٰہی نصیب نہین ہوتا **نقل** ہے سہیل بن عبد اللہ
تستری رحمۃ اللہ علیہ سے کہ حق تعالے نے جب محبت کو پیدا کیا چار ہزار برس عرش کے نیچے زار و نالان
رہی اور مناجات کرتی تھی کہ خداوندا تونے ہر چیز کیواسطے ایک مقام مقرر فرمایا ہے مجھکو نہین معلوم
کہ میرا مقام کہان ہے حکم ہوا کہ تیرا مقام میرے عاشقان خاص کا دل ہے اس نے عرض کیا کہ الٰہی تیرے
بندے میرے تحمل کی طاقت نہ رکھ سکینگے خطاب ہوا کہ وہ میرے بندے ایسے ہین کہ اگر آسمان بلا
و غم اونکے سر پر گرے تو بھی راہ طلب سے قدم نہ ہٹاوین تو اسی مقام پر موافق ظرف اور حوصلے طالب
کے لذت اور حلاوت بخشتی رہیو **نقل** ہے کہ ایک عاشق خدا نے پچاس برس عبادت مین صرف کئے
ناگاہ مرض بادخوری کا اسکے جسم پر اس شدت سے طاری ہوا کہ تمام تن ایک آبلہ ہو گیا اور بسبب مواد
فاسد کے اوس مین کیڑے پڑ گئے کسی نے کہا کہ تم مستجاب الدعوات ہو جناب الٰہی مین دعا کیون نہین کرتے
کہ اللہ تعالے تمکو اس رنج سے نجات بخشے اوس نے کہا کہ خواہش دوست کی یہی ہے کہ مین اسکی بلا پر
صبر کرون اور دامن شکیبائی ہاتھ سے نہ چھوڑون تاکہ درجہ ایوب علیہ السلام کا ہاتھ آوے اور اوسکی
نعمت پر شکر کرون کہ مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا حاصل ہو اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ وحی کی خدا تعالے نے داؤد علیہ السلام پر کہ قسم ہے اپنی عزت و جلال کی کہ جو کوئی میری بلا پر صبر
اور میری نعمت پر شکر نکرے اوس سے کہدو کہ اپنا خدا اور ڈھونڈے اور میری زمین و آسمان سے نکل جاوے
میرے دوستون کو رنج دنیا سے کیا کام ہے کہ لذت دنیا میری حلاوت انکے دلسے دور کرتی ہے اسی
واسطے اونکے تن کو مین رنج بلا مین مبتلا کرتا ہون کہ اپنے دلکو میری طرف متوجہ کرین **نقل** ہے
کہ جب آصف قیس کے پانون پر عارضہ جذام نے شدت کی اونکے دوستون نے کہا کہ پانون کا کاٹنا مناسب ہے
تاکہ اور جسم پر سرایت نکرے کہنے لگے کہ میرا کام میرے دوست کے اختیار مین ہے جو اوسکی مرضی ہے مجکو وہی
قبول ہے مجکو قطع و برید کا کیا اختیار ہے بعد چند روز کے جب نوبت زانو تک پہنچی اور اٹھنے بیٹھنے سے عاجز
ہوے اور نماز بدشواری ادا ہونے لگی ایک دن خوب روئے اور کہا کہ خداوندا اگر تو اس سے زیادہ بلا

نازل کرے مین اوس پر بھی راضی ہون لیکن طاقت ترک عبادت کی نہین رکھتا ہون جس پاؤن اور
ہاتھہ سے عبادت تیری نہوسکے اُسکا کاٹ ڈالنا مناسب ہے حاضرین نے کہا کہ اگر آپ فرمائین تو ہم
جراح کو بلائین اور آپ کچھہ دارو بیہوشی کہا لین تا کہ درد کاٹنے کا معلوم نہو تب انہون نے فرمایا کہ
کوئی قاری خوش آواز کو بلا کر کچھہ آیتین قرآن شریف کی پڑھوا اُوس حالت مین پاؤن کیا اگر سر
کاٹ لوگے تو بھی مطلق خبر نہوگی الغرض ایسا ہی کیا اور انکو ہرگز خبر نہوئی جب ہوش مین
آئے تب پاؤن کٹا ہوا ہاتھہ مین لیا اور جناب باری مین عرض کی کہ خداوندا جب تو نے چاہا اس
پاؤن کو پیدا کیا اور جب چاہا جدا کر دیا مین دونون حال مین شکر کرتا ہون الہی یہ وہ پاؤن ہے
کہ روز قیامت کے گواہی دیگا کہ کبھی ایک قدم تیری راہ کے خلاف نہین چلا **نقل** ہے بشر حافی سے
کہ ایک شخص بغداد مین وارد ہوا لوگون نے اوس کو کسی چور کے دھوکے سے پکڑ کے پا بزنجیر کیا اور جب
مارا وہ ہنستا تھا اور کچھہ نالہ و فریاد نہین کرتا تھا کسی نے کہا کہ اس چوٹ کا درد تجھے معلوم نہین ہوتا اوس نے
کہا کہ دوست میرا حاضر و ناظر ہے درد اور تکلیف کی کیا شکایت ایک نے کہا کہ تو اگر اوس کو دیکھے تو کیا
کرے کہتے سنتے ہی اوس نے ایک آہ کھینچی اور بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑا اور جان خدا کو سونپی قرآن مجید مین
مذکور ہے کہ مصر کی عورتون نے حضرت یوسف علیہ السلام کا جمال باکمال دیکھکر اپنے ہاتھہ کاٹ ڈالے اور
اس قحط عظیم مین آپکے دیدار سے آدمی اپنی بھوک بھول جاتے تھے جبکہ حسن مخلوق کی یہ کیفیت ہو
اگر عاشقان جمال خالق اکبر اپنی جان کو نثار کرین تو کیا مقام تعجب ہے **نقل** ہے کہ ایکدن شیخ شبلی
رحمۃ اللہ علیہ کچھہ باتین اسرار حقیقت کی فرماتے ہوے بغداد مین جاتے تھے ایک جوان کو دیکھا کہ بیڑیان بہت
بھاری پہنے ہوے ایک تنگ مکان مین قید ہے اور شدت تکلیف سے سواے پوست اور استخوان کے گوشت
براے نام بھی بدن پر نہین اور سر نیچے جھکائے ہوے آپ ہی آپ کچھہ باتین کرتا ہے جب اوسکی نظر شیخ
پر پڑی بہت خوش ہوا اور کہنے لگا کہ اے شیخ تم عارف باللہ ہو بعد سلام کے یہہ میرا پیام میرے دوست سے کہدو
کہ اگر ساتون آسمانون کا طوق بنا کر میرے گلے مین ڈالدے اور ساتون زمینون کی زنجیر بنا کے میرے پاؤن مین
پہنا دے ہرگز راہ طلب سے قدم نہ اٹھاؤن شیخ نے وقت خاص مین مناجات کی کہ خداوندا تو بے نیاز

ہی اور سب سے بے پرواہی مگر سب شخص اپنے دوست کو پا لیتے ہین اور دشمن کو ہلاک کرتے ہین تو
اپنے دوست کو رنج دیتا ہی اور دشمن کو راحت پونہچاتا ہی الہام ہوا کہ ای شبلی زبان روک اور ترک ادب
نکر جو مجکو دوست رکہتا ہی مین اوس کو بلاے سخت مین گرفتار کرتا ہون اور جس کو مین دوست رکھتا ہون اوسکو
قتل کرتا ہون اور اوس کے خونبہا مین اپنا دیدار دکھاتا ہون اور حیات جاویدانی عنایت کرتا ہون اے
خداوند کریم ایسا قتل اور ایسا خونبہا صدقہ رسول کریم کا مجھ کو بھی عطا کر **نقل** ہی کہ ایکدن سلطان
ابراہیم ادہم مقام بیخودی مین کسی طرف گذرے اور حالت استغراق مین ایک شخص کے
پانون پر پانون پڑگیا اوس بے ادب نے ایک تپانچہ مارا سلطان ہنسے اور کہا کہ ای خداوند یہ وہ منہ
نہین ہی کہ ایسے تپانچون سے تیری طرف سے پھر جاوے اگر زمین آسمان چکی بن کر پیسین جب بھی
تیری طرف رہیگا **حکایت** سنا ہی کہ ایک شخص کے پانون پر :: پڑا سہو سے پاے حضرت عمرؓ
کہا اوس نے اندھا ہی اے بیخبر :: لگے معذرت کرنے اس سے عمرؓ :: کہ اندھا نہین ہون خطاوار ہون
خطا بخشنے کا طلبگار ہون :: بزرگون کے الطاف کو دیکھئے کیا :: کیا زبردستون پہ احسان کیئے
منقول ہی سلطان ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ سے یعنی کہتے ہین کہ ایکبار اتفاق میرا ایک ایسے
جنگل مین پڑا کہ وہان سو سو کوس تک پانی نہ تھا مین نے خیال کیا کہ اگر اسجگہہ کوئی آدمی قدرت خدا سے
ملے تو اوسکی عنایت سے کچھ بعید نہین ہی پس تھوڑی سی راہ چلا کیا دیکھتا ہون کہ ایک شخص نوجوان
بہت خوبصورت تاج مرصع سر پر اور پٹکا زربفت کا کمر پر ایک سیب ہاتھ مین سونگھتا ہوا چلا آتا ہی
صفائی لباس اور پوشاک اور لطافت چہرے سے یہہ معلوم ہوتا تھا کہ ابھی حمام سے نہا کر آتا ہی مین نے جو
غور سے دیکھا تو ظاہر مین کم سن تھا مگر کمالات باطنی مین مردان طریقت سے زیادہ تھا مین نے پوچھا کہ ای جوان
کہان سے آتا ہی کہنے لگا ای شیخ کیا پوچھتا ہی روتا تھا اور کہتا تھا کہ مین بادشاہ کرمان کا بیٹا ہون مجلس شراب
مین بیٹھا تھا اور وہ محفل معشوقان حسین سے آراستہ تھی ناگاہ ایک صاحب نے شراب کا پیالہ مجھ کو بھر
کے دیا مین نے لے جو نگاہ کی تو دروازہ عالم ملکوت کا کھلا دیکھا اور مجھ کو مقام فرشتون اور روحانیون کا نظر آیا
اور حجاب مجلس خدا کو پایا اور ظاہر و باطن و اول آخر او خالق تمام اشیا کا اسی کو سمجھا اور در و دیوار کو آئینہ

اوسی کے عکس کا دیکھا اور رشحہ کی زبان حال سے یہی ترانہ سنا رباعی ہو مست فنا بادۂ وحدت سے پیکی
طالب ہے خدا کا تو گذر دنیا سے ؛ اس سود مین کچھ دیر کا وعدہ نسمجھہ ؛ اس ہاتھہ سے دے لیں او اوس ہاتھہ سے لے
اُسی وقت سے دنیا کو ترک کر کے لباس فقیرانہ پہنا اور اسطرح پر اوقات بسر کرتا ہون کہ کہنا غائب ہو گیا ای عزیز اگر چاہتے
ہو کہ خدا تعالی دوست تمہارا ہو اور تمکو دوست رکھے لازم ہے کہ سوا اُسکے ہرگز کسی سے امید نفع اور نقصان
کی نرکھو اور اوسکی عبادت مین کسی دوسرے کو شریک نکرو کہ شرک اور کفر ہے اور کسی لذت کو اوسکی لذت محبت
کے برابر نجانو **نقل** شیخ جنید نے بغداد مین ایک جوان کو دیکھا کہ مستون کی طرح جھومتا اور ادہر اودھر
گرتا پڑتا چلا آتا ہے جانا کہ شراب پی ہے کہا کہ ای جوان اپنے تئین سنبھال کہ تو گر نہ پڑے اوس نے نیاز دل
مست ظاہر نے جواب دیا کہ ای شیخ تو اپنے تئین سنبھال کہ میرا گرنا فقط مجھکو زیان کریگا اور تیرے
گرنے سے تمام اہل بغداد کہ تیرے مرید ہین گر پڑینگے اور سنزاوار دوزخ کے ہو جائینگے اتنے مین
ہاتف غیب نے آواز دی کہ ای جنید یہ جوان میری شراب محبت سے سرمست ہے اس نے شراب
انگوری نہین پی تو نے غلطی سے زبان طعن و تشنیع کی اس پر کھولی شیخ جنید کو ایک حالت طاری
ہوئی کہ چالیس روز تک رویا کیئے اور اس بات سے استغفار کیا کیئے ای غافلو زبان طعن کسی فقیر بیچارے
پر نکھولا کرو اگرچہ ظاہر اوسکا راست اور خوب نہو بہت سے اولیاء اللہ ایسے ہین کہ حال انکا سوائے
خدائے جل شانہ کے کوئی نہین جانتا اور اللہ تعالی ہر وقت مین ایک دوست اپنا ظاہر کرتا ہے
کہ مخلوق پہچانے کہ دوست اللہ کے اسطرح پر ہوتے ہین سب اوسکو دیکھتے ہین لیکن پہچانتے نہین
انھین معنون مین اللہ تعالی نے جناب سید ابرار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق مین فرمایا ہے
وَتَرَاهُمْ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ یعنی تو دیکھتا ہے انکو کہ وہ دیکھتے ہین تجکو اور وہ
نہین دیکھتے ابو جہل لعین نے تجکو نہین دیکھا اور عمر نے تجھے بالیقین دیکھا خطاب ہوا کہ حضرت
داؤد علیہ السلام کو جھوٹا ہے جو شخص دعوی میری دوستی کا کرتا ہے اور تمام شب پاؤن پھیلا کے اپنے
جورو لڑکون کیساتھہ عیش و عشرت مین سوتا ہے حضرت نوح علیہ السلام نے جناب باری مین عرض کیا کہ
الہی دوست تیرے کون لوگ ہین حکم ہوا کہ جیسے طفل شیرخوارہ سوا اپنی ماں کے دوسرے کی پروا نہین رکھتا اور مرغان وحشی شام

کسیوقت ہر جگہہ سے اپنے آشیانے کیطرف میل کرتے ہین وہ بھی سوا میرے سب سے قطع امید کرکے بسیط چشم
اٹھ پہر میری طرف دل لگا یا رکھے اور غیر کا خطرہ کبھی دل مین نہ لاوے پیمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین
کہ یا رخدایا اپنے دوستون کی دوستی مجکو عنایت کر اور دوستی اوس چیز کی کہ تجھہ سے نزدیک کرے
نقل ہی موسی علیہ السلام نے دعا کی کہ یا رخدایا ایک دوست اپنا مجکو دکھا الہام ہوا کہ کوہ طور پر جاو تا
اوس سے ملاقات ہوگی موسی علیہ السلام تشریف لیگئے ایک شخص کو دیکھا کہ تمام جسم اوسکا زخمی ہی نہ ہاتھ لائق
پکڑنے کے نہ پانون قابل چلنے کے نہ انکھون مین دیکھنے کی طاقت نہ پانی کو لینے کی قوت حضرت موسی نے کان
نزدیک لیجا کر سنا کہ شکر الہی کرتا ہی پوچھا کہ شکر کس نعمت پر کرتا ہی کہ تمام بدن مین ایک عضو تیرا درست
نہین اوس نے کہا کہ دو نعمتونکا شکر ادا کرتا ہون ایک یہ کہ زبان شکر گذاری پر جاری ہے دوسرے یہ کہ معرفت
الہی ہر دم دلکو حاصل ہی حضرت موسی نے کہا کہ کتنی مدت سے تو اس تکلیف مین مبتلا ہی اوس نے کہا سو برس سے پوچھا
کہ اس عرصے مین کبھی خواہش بھی ہوئی ہی کہا دو چیز کی ایک یہ کہ موسی علیہ السلام سے ملاقات ہو جائے
دوسرے یہ کہ پانی ٹھنڈا پیون موسی علیہ السلام نے فرمایا کہ خوش ہو دونو مرادین تیری حاصل ہوئین
موسی مین ہون اور پانی بھی تیرے لئے لاتا ہون یہ کہکر حضرت موسی پانی کی تلاش مین تشریف
لیگئے حق تعالی نے عزرائیل علیہ السلام کو حکم اوسکی قبض روحکا فرمایا جب اوس بزرگ نے انتقال کیا تو جنگل
کے جانورون نے اون کو چیر پھاڑ کے برابر کر دیا اور گوشت تمام کھا گئے حضرت موسی جب پانی لائے تو یہ
حال دیکھا بہت روئے اور جناب کبریا مین عرض کی کہ اپنے نیاز دوست سے یہ اور دوستون سے یہی معاملہ کرتے ہین
خطاب ہوا کہ اے موسی ممکن نہین کہ ہماری محبت رکھے اور دنیا مین اپنی مراد چاہے نقل ہی جنید بغدادی سے
کہ مین نے سری سقطی رح سے پوچھا کہ اگر خدا کے دوست کو زخم تلوار کا لگے درد ہوتا ہی کہا کہ ایک تلوار کیا اگر
لاکھہ تلوارین پڑین ان کو درد نہین ہوتا جیسے کہ سہیل تستری رح ایک زخم رکھتے تھے لوگون نے کہا کہ دوا
کیون نہین کرتے کہنے لگے دوست کا زخم درد نہین کرتا نقل ہی کہ موسی علیہ السلام واسطے مناجات
کے جاتے تھے ایک شخص نے سر راہ گھر بنایا تھا اور وہان عبادت کرتا تھا جب اونکو دیکھا پوچھا
اے موسی کہان جاتے ہو کہا واسطے مناجات اور زاری کے جناب باری مین گوشۂ تنہائی کیطرف جاتا ہون

الماس ۱۲

التماس کی کہ ایک حاجت میری بھی ہے جناب الٰہی مین عرض کرنا حضرت موسیٰؑ نے پوچھا کہ کیا حاجت
ہے کہا کہ یہ ہے کہ اے کارساز بیکسان تھوڑی سی محبت اپنی میرے دل کو بھی عنایت کر جب موسیٰ
علیہ السلام کوہ طور پر تشریف لیگئے اور حاجت اپنی جناب کبریائی سے چاہے پھرنے کیوقت الہام ہوا کہ اے
موسیٰؑ حاجت میرے بندے کی بھول گیا کہا اے الٰہی تو دانا ہے فرمایا تجھ سے آگے مین حاجت اوسکی بر لایا
جب موسیٰ علیہ السلام آئے اوس کو مکان پر نہ پایا مناجات کی الٰہی یہ بندہ تیرا کیا ہوا فرمایا کہ تجھ سے بھاگ
گیا عرض کیا کہ خداوندا مجھ سے کیون متنفر ہوا فرمایا اے موسیٰ جو مجھکو دوست رکھتا ہے اور مین بھی اوسکو
دوست رکھتا ہون پھر وہ کسی سے نہین ملتا موسیٰؑ نے عرض کی کہ اے کارساز اوسکی زیارت مجھکو نصیب کر
حکم ہوا کہ فلانے پہاڑ پر جا وہان جاکر کیا دیکھتے ہین کہ اوس نے اپنے تئین پہاڑ سے گرا دیا ہے اور جس پتھر پر وہ گرا ہے
اوسکی چوٹ سے اوسکا عضو عضو ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا ہے اور وہ پہاڑ کے نیچے پڑا ہے حضرت موسیٰ اس کیفیت
کو دیکھکر حیران ہوے اور جناب باری سے التماس کی کہ اسمین کیا بھید ہے الہام ہوا کہ اے موسیٰ جسقدر عشق اور
محبت میری اس کے دل مین سمائی تھی اگر برابر ذرے کے اوسمین سے اس پہاڑ پر ڈالون تو یہ پہاڑ ٹکڑے
ٹکڑے ہوکر اوڑجاے اور برداشت اسکی نکرسکے اے موسیٰ ہم اپنے عاشقون کے ساتھ دنیا مین ایسا ہی
معاملہ کرتے ہین اب دیکھ کہ عاقبت مین ان کے واسطے کیا کچھ مہیا کیا ہے موسیٰ علیہ السلام نے جب نگاہ
کی تو دیکھا کہ ایک گنبد یاقوت سرخ کا ستر حصے دنیا سے بڑا نظر پڑا اور طرح طرح کے نقش و نگار سے
آراستہ اور یہ شخص ایک تخت مرصع پر بیٹھا ہے اور حورین اور غلمان ہاتھ باندھے روبرو کھڑے ہین حضرت
موسیٰ متحیر ہوے فرمایا ہوا کہ اے موسیٰ اس کے واسطے فقط یہی نہین ہے دیدار بھی میرا اسکو ہر دم حاصل ہے

نقل

بشر حافی سے روایت ہے کہ مینے ایک شخص کو دیکھا کہ زمین پر پڑا ہے اور ہزارون بھیڑین اوسپر لپٹی ہین
اور گوشت اوسکا توڑ توڑ کھاتی ہین اور وہ زبان شوق سے اللہ اللہ کہتا ہے مینے ایک شخص سے
پوچھا کہ کتنی مدت سے یہ شخص اسطرح پڑا ہے لوگون نے کہا چالیس برس سے اسکا یہی حال ہے مینے سر اوسکا
اپنے زانو پر رکھکر چاہا کہ کچھ کہون ہنوز مین بات نکرنے پایا تھا کہ اوس نے آنکھ کھول کر سر اپنا زمین پر رکھ
دیا اور کہنے لگا کہ تو کون ہے کہ مجھ مین اور میرے دوست مین تفرقہ انداز ہوا اور مجھکو اوسکی یاد سے غافل کیا

اے عزیز دوست خدا کے ایسے ہوتے ہیں کہ ایک دم بے یاد اوسکے نہیں رہتے نقل ہے کہ ایک
مشاطہ فرعون کی بیٹی کے سر میں کنگھی کر رہی تھی اتفاقاً وہ کنگھی اوسکے ہاتھ سے گر پڑی اوسنے
بسم اللہ کہکر اوٹھا لی لڑکی نے کہا یہ نام تو میرے باپکا ہے مشاطہ نے کہا یہ نام اوس خدا کا ہے
جو پروردگار تیرا اور تیرے باپ کا ہے بندیکی کیا قدرت ہے کہ یہ نام اوسکا رکھا جائے لڑکی نے
یہ حال اپنے باپ سے کہا فرعون نے مشاطہ کو بلا کر کہا کہ تو اس عقیدے سے باز آ اور میری خدائی کا
اقرار کر مشاطہ نے کہا استغفر اللہ یہ کیا بات ہے میں نے ابتک اس کلام حق کو چھپایا تھا اب جو ظاہر
ہوگیا تو اس سے انکار کرنا دین کو دنیا کے عوض بیچنا ہے یہ مجھ سے ہرگز نہوگا کہ اپنے دین حق کو چھوڑ
دوں فرعون نے کہا کہ اے مشاطہ تیرے حقوق خدمت مجھ پر بہت ہیں میں یہ نہیں چاہتا کہ تو ہلاک
ہو تو اپنے تئیں خراب بدنام نکر مشاطۂ حق آگاہ نیک اعتقاد نے کہا کہ جان کا تلف ہونا قبول ہے
اور اس عقیدے سے منحرف ہونا گوارا نہیں اوس مردود نے حکم کیا کہ اس کے ہاتھ پانوں باندھکر
طوق و زنجیر سے قید کرو جب وہ اس صورت سے قید خانے میں پڑی تب اوسکے دل میں جوش آیا اور
رو دی اور کہا الٰہی تجھکو میں دوست رکھوں اور دشمن کی قید میں پڑوں ہاتف نے آواز دی کہ اے
مشاطہ آدم نے میری دوستی کا دعویٰ کیا میں نے اوس کو رنج و محنت دنیا میں مبتلا کیا اور اسیطرح
نوح کو بلائے طوفان میں اور ایوب کو آلام جسمانی میں اور زکریا کو مصیبت آرہ میں اور ابراہیم کو تکلیف
آتش نمرود میں گرفتار کیا اے مشاطہ جسکو مخلوق دوست رکھتی ہے راحت اور آرام پونہچاتی ہے اور
جسکو میں دوست رکھتا ہوں محنت اور بلا میں گرفتار کرتا ہوں لوگ اپنے دوستونکو کھانا اور کپڑا
اور مکان اور عیش و عشرت دیتے ہیں اور میں اپنے دوستوں کو بھوکا اور ننگا اور اہل و عیال سے
جدا رکھتا ہوں اوسنے زبان شوق سے عرض کیا مصرع جان جائے تو بلا سے یہ تیرا دھیان نجائے
دوسرے دن فرعون نے اوس بیچاری کو بلا کر کہا کہ دیکھ اب بھی اس کلام سے باز آ اور اپنی ضعیفی پر
رحم کر نہیں تو ہاتھ کاٹکر تیری آنکھیں نکلوا دونگا وہ نیک بخت سر اٹھاکے بولی کہ اے ملعون
یہ ہاتھ پانوں تیری خدمت بجا لائے ہیں اسی قابل ہیں کہ کاٹے جائیں اور ان آنکھوں نے کہ تیری

صورت ہمیشہ دیکھی ہی لائق لگانے کے ہین تب اُس ملعون نے غضبناک ہو کر حکم دیا کہ ایک
دیگ مین تیل بھر کر آگ پر رکھدو جب وہ دیگ خوب جوش مین آئی تب اُس ملعون نے ایک بیٹا اور پانچ
بیٹیان اوسکی بلوائین اور ایک کے بال پکڑکے اوس دیگ مین ڈلوایا دوسری بیٹی رو کر اپنی ماسے
لپٹ گئی اور کہا کہ ای مان مجھکو بچالے اوس نے کہا ای بیٹی بے صبری نکر اللہ تعالی دیکھتا ہے الغرض
اسی طرح سے اوس ملعون نے ایک ایک کو دیگ مین ڈلوانا شروع کیا ایک لڑکی اوسکی دو برس کی
اوسکی گود مین تھی جب اوس کو بھی چھین کر چاہا کہ دیگ مین ڈال دین تب اوسکو محبت فرزندی جوش
مین آئی اور رونے لگی یہان تک کہ فرشتے بھی اوسکے ساتھہ روتے تھے اور دعا کرتے تھے کہ
الٰہی اپنے اس بندے پر رحم کر اور ہمکو حکم دے کہ اسوقت اسکی مدد کرین حکم ہوا کہ ای فرشتو جب تم
ہمارے اسرار سے کیا واقف ہو اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ فرشتے خاموش ہو رہے جب اوس لڑکی کو بھی دیگ
مین ڈال دیا تب وہ لڑکی اوس دیگ مین زبان فصیح سے کہنے لگی کہ ای مان میرے بھائی بہنون نے اپنے
دوست کی ملاقات حاصل کی اب تو بھی جلد آ کہتے ہین کہ جب اوس لڑکی کو دیگ مین ڈالا تو بو مشک
اوس سے نکلی کہ تمام مکان معطر ہو گیا پھر جب نوبت اوس مشاطہ کی آئی وہ ملعون کہنے لگا کہ ای مشاطہ
اب بھی میرا کہنا مان اور اپنے عقیدے سے باز آ دیکھ کہ اسی سبب سے تیری اولاد کا یہ حال ہوا اگر
تو میری خدائی کا اقرار کرے تو تیری جان بھی بچے اور تجھکو خلعت اور جاگیر اوسکی عوض مین عنایت
کرون وہ بولی کہ ای ملعون یہ وقت میرے دوست کی ملاقات کا ہے اور اوسکا سلام اسوقت ہوا سے
سنتی ہون تیرے خلعت اور جاگیر کی میرے سامنے کیا حقیقت ہے اور اوس نے جو نگاہ کی تو سب حجاب
آسمانون کے اوس کے آگے سے اٹھہ گئے تھے کیا دیکھتی ہے کہ ساق عرش معلی پر بسم اللہ الرحمن الرحیم
بخط نور لکھا ہوا ہے اوسکو دیکھتے ہی وہ بیخود ہو گئی اور از خود رفتہ ہوئی اور اشتیاق دیدار الٰہی کا اوسکے
دل مین اور بھی زیادہ ہوا الغرض اوس ملعون نے پہلے ہاتھہ پانون اوسکے کٹوائے پھر آنکھین نکلوائین پھر
اوسکے بند بند جدا کر کے دیگ مین ڈلوا دیا جب تک کہ جان تھی اللہ اللہ کرتی تھی نقل کتابون
مین لکھا ہے کہ قیامت کے دن حق تعالی فرشتون سے فرمائیگا کہ کہو ان لوگون سے کہ جان و مال ہماری

راہ مین نثار کیا ہی کہ اگر باغ دلکش چاہتے ہو تو یہ جنت مع حور و غلمان کے موجود ہی اور تخت مرصع
حاضر اور لباس پرتکلف اور عطریات اور سامان راحت اور آسایش کے مہیا ہین اور سب طرح کی
نعمتین ہر شخص کو موافق استعداد اور لیاقت کے دیجاینگی اور دیدار الہی بھی نصیب ہوگا
نقل جب نمرود مردود نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو منجنیق مین بٹھا کر آگ مین ڈالا فرشتون نے
آہ و نالہ کرکے جناب باری مین عرض کی کہ الہی دوست کو دشمن کے ہاتھ سے آگ مین بھجواتا ہی ہمکو حکم
کر کہ اسوقت تیرے دوست کی مدد کرین خطاب ہوا کہ میرا دوست تمھاری مدد نہین چاہتا تم میرے ل
دربان کے ہو اور وہ میرا غلام خاص ہی دربان کو سوائے اسکے کہ نگھبانی دروازے کی کرے اور کیا کام
ہی اور جو راز و اسرار کہ غلامون سے کہے جاتے ہین دربانون کو کیا خبر فرشتے ادب سے چپ رہے
اور سب فرشتون نے جبرئیل علیہ السلام سے کہا کہ ہمنے واسطے مدد حضرت ابراہیم کے جناب الہی سے
اجازت چاہی ہمکو حکم ہوا تم فرشتے مقرب اور خاص ہو تم اجازت مانگو حضرت جبرئیل نے دعا کی حکم ہوا
کہ جاؤ اور میری قدرت کا تماشا دیکھو حضرت جبرئیل آئے اور ابراہیم علیہ السلام کو آگ مین دیکھکر
رونے لگے حضرت ابراہیم نے اونکو دیکھکر ہنسنے یا جبرئیل علیہ السلام نے کہا السلام علیک یا خلیل اللہ اونکو
شغل ذکر الہی سے فرصت جواب کی نتھی انگشت شہادت سے آگ کیطرف اشارہ کیا ہر شعلہ آگ کا
زبان فصیح سے جواب سلام کا کہنے لگا حضرت جبرئیل نے کہا اے خلیل اللہ میرے حکم سو پر ہین اور ہر ایک
پر مشرق سے مغرب تک پہونچتا ہی اگر کہئے تو آپ کو آگ سے نکال لون فرمایا کہ تم میرے اور میرے
دوست کے درمیان مین دخل نہ دو جبرئیل نے کہا کہ اگر مجھسے مدد لینا منظور نہین ہی تو جناب کبریا سے
مدد مانگو فرمایا کہ وہ خود حاضر و ناظر ہی کہنے کی کیا حاجت جب جبرئیل نے بہت اصرار کیا تب آپ نے
فرمایا کہ مدد کس سے لیئے مانگون جان ایک چیز مستعار ہی شئے مستعار سے دل لگانا بیجا ہی اور نفس دشمن ہی
دشمن کیواسطے مدد مانگنا کب روا ہی پھر فرشتون کو حکم ہوا کہ آسمان دنیا پر جاکر تماشا دیکھو کہ مین اپنے
دوست کی کیسی مدد کرتا ہون اور کس طرح سے بچاتا ہون اور کیسا لباس سلامتی کا پہناتا ہون پس
آگ کو حکم ہوا کہ خبردار حرارت تیری میرے دوست کے بدن پر نہ پہونچے اور تو سب گلزار ہوجا کہ آیہ کریمہ

قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ مصداق اسکی ہی بعد اسکے ہاتف غیبی نے آواز دی
کہ ای خلیل آگ کی طرف نگاہ کرکہ یہ آگ کیسی بہار دکھارہی ہی **نقل** ہی کہ قیامت کے دن
سب مخلوقات صف در صف حاضر ہونگے جو لوگ کہ خدائے بزرگ کو واحد اور بے مانند جانتے تھے اور احکام
خدا اور انبیا پر عمل کرتے تھے وہ لوگ سایۂ ابر عنایت الٰہی مین آرام تمام سے بیٹھے ہونگے اور ہر ایک کو
حلے بہشت کے تقسیم کیئے جاینگے بقدر اون کی لیاقت اور مرتبے کے ایک درویش مفلس گوشے مین پڑا ہوگا جب
اوسکو خلعت دینگے وہ نہ لیگا فرشتے عرض کرینگے کہ خداوندا یہ فقیر ننگا ہی اور خلعت نہین پہنتا حکم ہوگا کہ
پوچھو کیون نہین قبول کرتا وہ عرض کریگا کہ الٰہی مین دنیا مین ایک خرقہ پرانا رکھتا تھا ٹکرے ٹکرے اور میرے
دلمین وہ درد تھا کہ جسکی دوا تمام عالم مین نہ تھی اور سوا تیرے کسی سے چارہ اوسکا نہین چاہا اور تمام عمر
عاجزی اور نیازمندی مین بسر کی آج کے دن سب لوگون کے دوست اور یار ہین میرا نہ کوئی دوست ہے نہ یار
نہ مددگار حکم ہوگا کہ ای میرے دوست اور لوگون کے اعمال صالحہ یار و رفیق ہین اور تیرا مین مونس و شفیق ہون
اوسوقت وہ خلعت پہنیگا اور خوش ہوکر سایۂ رحمت الٰہی مین ہر طرف پھریگا **نقل** ہی کہ نمرود مردود کی
ایک بیٹی تھی نہایت بدصورت کہ باوجود اس جاہ و حشم کے کوئی شخص اوسکو اپنے نکاح مین قبول کرتا تھا جسوقت
ابراہیم خلیل اللہ کو آگ مین ڈالا وہ لڑکی کوٹھے پر چڑھی ہوئی تماشا دیکھتی تھی جبرئیل علیہ السلام کو خدا کا
حکم ہوا کہ دروازے بہشتون اور آسمانون کے کھول دو اور طبق نور کے طیار رکھو نمرود کی بیٹی ہمارے
دوست کے دیکھنے کو آتی ہی جا مین نے اس سے صلح کی جا کر اسکے منہ پر اپنا ایک پر پھیر دو کہ صورت اوسکی
بدل جائے اور نہایت خوبصورت ہوجائے جبرئیل علیہ السلام نے جا کر اسکے منہ پر اپنا ایک پر پھیرا کہ وہ حسن و جمال
مین بے مثال ہوگئی کیا دیکھتی ہی کہ آگ گلزار ہی اور ایک تخت مرصع پر حضرت ابراہیمؑ بیٹھے ہین اور ہر جانب سے
خوش آواز ہر طرف چہچہے کر رہے ہین یہ دیکھکر کہنے لگی کہ لائق عبادت اور پرستش کے وہ خدا ہے جسنے
اپنے دوست پر آگ کو گلزار کردیا اور یہ باپ میرا کہ سخت گمراہ ہوگیا ہے کہ دعوی خدائی کرتا ہے اور تمام
خلق کو گمراہ کررکھا ہے بے شبہہ سزاوار آتش جہنم کا ہی بعد اوسکے بے اختیار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِبْرَاهِیْمُ خَلِیْلُ اللّٰہِ
کہکر کھڑی ہوگئی نمرود مردود نے جو اوسکو باین حسن و جمال دیکھا حیران ہوکر پوچھنے لگا کہ تو کون ہے

وہ بولی کہ خاک تیرے سر پر کہ دعوی خدائی کرتا ہے اور اپنی بیٹی کو نہین پہچانتا خدائے عزوجل بیٹا بیٹی
نہین رکھتا اور وہ لوازم بشریت سے پاک ہے نمرود نے کہا کہ میری لڑکی نہایت بدشکل تھی تو میری لڑکی
نہین اوسنے کہا کہ تو بھی میرا باپ نہین کہ کافر ہے تب وہ بولا کہ ان باتون سے باز آ نہین تو تجھے سخت عذاب مین
مبتلا کرونگا وہ بولی کہ تو ایک مچھر کے ستانے پر قادر نہین اوسکو بے حکم خدا کے کبھی کچھ اذیت نہین پہونچا سکتا
اوس ملعون نے غضبناک ہوکر حکم دیا کہ اسکو بھی آگ مین ڈالدو جب وسکو آگ کے نزدیک لیگئے وہ کہنے
لگی کہ تم میرے پاس سے دور ہو جاؤ مین خود آگ مین چلی جاؤنگی جس شوق سے کہ حاجی لوگ طواف
کعبہ کو جاتے ہین وہ بھی لبیک کہتی ہوئی آگ مین چلی گئی اور جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام آگے آگے
اوسکے جاتے تھے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس گئی آپنے پوچھا کہ یہ کون ہے فرشتون نے
کہا نمرود کی بیٹی ہے اپنے باپ سے منکر ہوئی اور اللہ کی توحید کی قائل ہوکر ایمان لائی سبحان اللہ
جو اللہ کے دوستون سے دوستی رکھتے ہین دنیا اور عقبی مین اونکو عزت اور حرمت ملتی ہے اور
عذاب آخرت سے نجات پاتے ہین اور اوسکی زبان سے جو نام مچھر کا نکلا تھا اللہ تعالی نے مچھر کے ہاتھ
سے نمرود کو ہلاک کیا اور جہنم مین بھیجا نقل ہے کہ قوم ابوجہل ملعون نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی دعا سے مردے زندہ ہوتے تھے اگر تمھاری دعا سے بھی کوئی مردہ
زندہ ہو جائے تو ہم تمپر ایمان لائین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکو گورستان مین لیگئے ایک قبر
نظر پڑی کہ بسبب طول مدت کے کچھ نشان اسکا باقی نرہا تھا کہا کہ دعا کرو کہ مردہ اس قبر کا زندہ ہو جائے
آپنے دعا کی حکم خدا سے وہ مردہ زندہ ہوگیا اوس سے پوچھا کہ تو کتنی مدت سے مرا ہے اور تجھ پر کیا
حال گذرا ہے اوسنے کہا کہ عیسی علیہ السلام کے وقت مین مین مرا تھا اور پیغمبر وقت پر ایمان نلایا تھا
اس باعث سے بے ایمان دنیا سے گیا اور ابتک عذاب سخت مین گرفتار رہون یا رسول اللہ مجھے
کلمہ پڑہائیے کہ مسلمان ہون آپنے اوسکو کلمہ پڑھایا جب وہ مسلمان ہوا تب عرض کی کہ آپ دعا کیجیے کہ
پھر اوسی مقام پر جاؤن ایسا نہو کہ بعد ایمان لانے کے کوئی گناہ مجھسے سرزد ہوا اور پھر عذاب مین مبتلا
ہون آپکی دعا سے پھر اللہ تعالی نے اوسکو مردہ کیا تب وہ کفار کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بڑے جادوگر ہین پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب کبریا مین عرض کی کہ خداوندا یہ شخص کافر
مرا اور اتنی مدت عذاب مین رہا اور میری دعا سے تو نے اسکو زندہ کیا اور نعمت ایمان کی عنایت کی
اور یہ قوم ہدایت نہین پاتی اسکا کیا بھید ہی حکم ہوا کہ یہ شخص عالمون کو دوست رکھتا تھا اور جب
علما کو دیکھتا تھا تعظیم و تکریم سے پیش آتا تھا اسواسطے اوسکو ہمنے ایمان عطا کیا اور عذاب سے
نجات دی اور اس قوم کو بسبب بغض اور عداوت کے کہ تجھسے رکھتے ہین مین نہین چاہتا کہ مستحق
عفو اور رحمت کے ہون نقل ہی کہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے وقت مین ایک شخص حمالی شراب
خانیکی کیا کرتا تھا ایکدن گھڑا شراب کا کسیکے واسطے لیئے جاتا تھا ناگاہ نگاہ کی اوسکی ایک لڑکی پر کہ
اپنے کوٹھے پر بیٹھی تھی پڑگئی بے اختیار اوس پر فریفتہ ہوگیا اور گھڑا سر سے زمین پر پھینک مارا اور زار
زار روتا تھا اور سر پیٹ پیٹ کے خاک اس کے دروازے کی آنکھ منہ سے ملتا تھا جب لڑکی نے دیکھا کہ
دل اس شخص کا ہاتھ سے گیا اور گریبان شکیبائی چاک ہوا بخوف اسکے رسوائی کے دایہ سے کہا کہ اس شخص کو فریب
دیکر یہان سے ٹال دے اور اوسکی تسلی کے لیئے وعدہ جھوٹا سچا کر دے دایہ نے اوس شخص سے آکر کہا
کہ اے دیوانے یہ لڑکی حاکم شہر کی بیٹی ہی اگر تو اسکی ملاقات چاہتا ہی تو ایک پہاڑ کے غار مین بیٹھکر اپنے
تئین فقیر اور زاہد اور عابد مشہور کر کہ شہر کے لوگ تیری طرف رجوع کرین اور شہرت تیری حاکم تک
پہنچے اوسوقت ہم اور ہان ہین اسکی حاکم سے التماس کرینگے کہ یہ لڑکی خدا پرست اور فقیر دوست ہے مناسب ہے
کہ نکاح اس لڑکی کا اس زاہد کے ساتھ کیا جاوے وہ شخص یہ بات سن کر بہت خوش ہوا اور کپڑے رنگوا کے اور نزدیک
اوس شہر کے ایک پہاڑ تھا وہان جا بیٹھا کئی دن کے بعد شہر مین مشہور ہوا کہ فلانے پہاڑ پر فقیر بیٹھا ہے
اور مخلوق سے کنارہ کر کے گوشۂ تنہائی اختیار کیا ہی اکثر شہر کے لوگون نے رجوع کیا اس عرصے مین خداوند
حقیقی نے فرشتون کو ندا کی کہ دیکھو اس میرے بندے نے ایک عورت کے حسن و جمال پر شیفتہ ہوکر عشق مجازی
مین مبتلا ہوکر میرے دوستون کی صورت بنائی ہی اب مین اسکا عشق مجازی عشق حقیقی سے مبدل کرتا ہون
پس رحمت الٰہی اوسکے حال پر متوجہ ہوئی کہ لڑکی تو کیا اپنے جان و تن کی پروا نہی اور روح مجرد ہوکر وصال
الٰہی سے ہوگیا اے عزیز عاشق اور معشوق مین ایک معاملہ ہی کہ سوائے گوشۂ چشم کے بیان اوسکا زبان

سے دشوار ہی اور جان جانان مین ایک کیفیت ہے کہ بے اشارے آوے یا کیے اظہار اوس کا ممکن نہین تلخی
شیرین کی فرہاد کے زخم دل کو تازہ کرتی ہی اور زلف ایاز کی عقل محمود کو زنجیر مین ڈالتی ہی نقل ہے
کہ ادنی عاشق اللہ کا جب قیامت کے دن سر اپنا خاک سے اٹھائیگا اور بہشت کیطرف نگاہ کریگا و دیکھیگا
کہ بعض لوگ حلاوت شراب طہور سے مست ہین اور بعضے لذت نغمہ داؤد سے مشغول سرود سماع سے ہین
یہ حال دیکھکر روئیگا اور وہان سے پھریگا رضوان ریحان بہشتی پیش کریگا وہ جواب دیگا کہ اے رضوان مین
اون عاشقون مین نہین ہون کہ ریحان اور رحمن مین فرق نکرون جو رحمن کا مشتاق ہے وہ ریحان کو کیا کرے
اگر ہو سکے تو دوزخ کی راہ مجھے بتا دے کہ درکات جہنم مین جا کر شکم زد بکو اپنی عوض بھیجدون جس دماغ نے
وصل رحمن کی بو پائی ہے وہ ریحان سے کب معطر ہوتا ہی اور جس آنکھ نے بیحجاب دیدار دیکھا ہے گل و غنچہ اوسکی آنکھون
مین بمنزلہ خار ہی نقل ہے کہ عیسی علیہ السلام ایک قوم پر گذرے کہ وہ نہایت ضعیف و نحیف اور زار و نزار
تھی پوچھا کہ تم کس مرض سے ایسے ناتوان ہو وہ بولے کہ دوزخ کے ڈر سے یہ حال ہی فرمایا خدا قادر اور رحیم کہ
تمکو جنت عنایت کرے وہان سے اور ایک قوم پر گذر ہوا اونکو اون سے بھی زیادہ تر ضعیف ناتوان پایا پوچھا
کہ تمھارا کیا حال ہے عرض کیا کہ دیدار الہی کے شوق مین یہ سوز و گداز ہے عیسی علیہ السلام اونکے پاس بیٹھ
گئے اور فرمایا کہ تم لوگ مقرب بارگاہ صمدیت اور عاشق خدا ہو تمھاری صحبت موجب برکت ہی
نقل ہی کہتے ہین کہ بنی اسرائیل مین ایک زاہد تھا کہ اوسنے ستر برس عبادت کی تھی ایک دن باغ مین
ایک درخت کے نیچے آواز طوطے کی اوسکو خوش آئی کمال رغبت سے سنا کیا اوسوقت اوس زمانے کے پیغمبر کو وحی
ہوئی کہ اس زاہد سے کہدو کہ بعد ستر برس کے تونے باغ سے انس کیا اور مجھسے غفلت کی وہ تمام عبادت تیری
برباد ہو گئی اب اگر ستر برس عبادت کریگا تب وہ عبادت قبول ہو گی اور درجہ حاصل ہوگا نقل ہی
شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ بغداد مین ایک مرتبہ بیمارخانہ مین گئے ایک طبیب کو دیکھا کہ بہت سی دوائین اوسکے آگے
رکھی ہین اور بیمارون کا علاج کرتا ہی مینے کہا کہ اے طبیب گناہ کی بھی دوا تیرے پاس ہی اوسنے کہا نہین ا
ایک دیوانہ اس مجمع سے بول اٹھا کہ اے شبلی اگر گناہ کی دوا پوچھتا ہی مجھسے سن جڑ نیاز مندی کی اور پتے
پشیمانی کے اور چھال شکیبائی کی لے اور توبہ کے ہاون مین کوٹ اور صدق کا پانی ڈالکے محبت کی آگ پر جوش

دے اور پرہیزگاری کی ہوا سے ٹھنڈا کر کے بار دوئے نیازی پلا اور کہہ کہ الٰہی گناہ میرے بخش یقین ہے
کہ توبہ کے مسہل سے مواد فاسد گناہ کا خارج ہو جاے شبلی نے کہا کہ ای دیوانے تو نے یہ بات نہایت عاقلانہ
کہی الٰہی صدقہ رسول کریم کا محبت اپنی اور اپنے دوستون کی اس عاصی پر معاصی کو بھی عنایت فرما

مقصد دوسرا گریہ و بکا اور ریاضت کے بیان مین حدیث شریف مین ہے کہ ایکدن
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روتے تھے اتنے مین وحی آئی کہ کیون روتے ہو تمہارے گناہ ماضی اور حال
اور استقبال کے سب بخش دئے اور تمکو بیخوف کر دیا آنحضرت نے عرض کی کہ خداوندا تیرے جلال سے
بیخوف ہونا نچاہئے شاید کہ یہ امن کرنا واسطے امتحان کے ہوا اور اس سبب سے کسی بلا مین مبتلا ہو جاؤن
سبحان اللہ قربان اُس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اس کلام افاضت التیام سے کیا معرفت
اور خوف الٰہی ثابت ہوتی ہے **نقل** ہے محمد بن المنکدر سے کہ حق تعالیٰ نے جب دوزخ کو پیدا کیا فرشتے
رونے لگے اور ہمیشہ رویا کرتے تھے جب آدم علیہ السلام پیدا ہوے فرشتون نے رونا موقوف کیا اور جانا
کہ یہ دوزخ اولاد آدم کے لیئے بنایا گیا ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایسا کبھی نہین ہوا
کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے ہون اور میرا بدن خدا کے خوف سے کانپ نہ اُٹھا ہو انس بن مالک
سے روایت ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن مین نے جبرئیل سے پوچھا کہ مین نے کبھی میکائیل
کو ہنستے نہین دیکھا اُسکا کیا سبب ہے جبرئیل نے عرض کیا یا رسول اللہ جب سے دوزخ پیدا ہوئی ہے مین بھی
کبھی نہین ہنسا **نقل** ہے یحییٰ بن اکبر نے کہا ہے کہ جب داؤد علیہ السلام چاہتے کہ اپنے زلت پر نوحہ کرین
سات دن تک کھانا کھاتے نہ پانی پیتے اور نہ گھر کے لوگون سے بات اور خلا ملا کرتے اور آٹھوین دن
جنگل مین جاتے اور سلیمان علیہ السلام کو اپنے ساتھ لیجاتے وہان جاکر اون سے فرماتے کہ ای سلیمان جنگل کے
رہنے والون کو آواز دو کہ ای خدا کے بندو جسکو داؤد کی گریہ وزاری سننا ہو وہ آکر موجود ہو چنانچہ
ہزارون آدمی اور وحوش وطیور سب جمع ہوتے تب حضرت داؤد علیہ السلام پہلے حق تعالیٰ کی حمد و ثنا
کرتے اور بعد اوسکے بیان کیفیت بہشت اور دوزخ فرماتے اور پھر ایسے زار زار روتے کہ ہزارہا مخلوق غضب
الٰہی سے ڈر کر روتے روتے بیہوش ہو جاتے اور بعض کا دم بھی نکل جاتا چنانچہ ایک مرتبہ لاکھ آدمی جمع تھے

حضرت داؤد علیہ السلام نے اس سوز و گداز سے گریہ و زاری کی کہ بیس ہزار آدمی کا روتے روتے جگر پھٹ گیا
اور مر گئے اور سینکڑون آدمی کئی دن کے بعد ہوش مین آئے نقل ہے کہ داؤد علیہ السلام کی دو پرستار رہتی
تھین کہ انکا یہی کام تھا کہ آپ کو رونے کے وقت سنبھالتین اور تڑپنے کے وقت بدن کو تھامتین کہ آفت
نہ پہونچے نقل ہے کہ حضرت یحییٰ پیغمبر علیہ السلام ایام طفولیت مین اکثر بیت المقدس مین جا کر عبادت کرتے
تھے اور جب لڑکے آپکے ہم عمر کھیلنے کو بلاتے تو فرماتے کہ مجکو خدا نے کھیلنے کے لیئے نہین پیدا کیا جب آپکی
عمر پندرہ برس پر پہونچی تب خلق سے کنارہ کیا اور گوشہ نشینی اختیار کی اور فرمایا کرتے کہ اللہ کے دوست کو
اللہ ہی کا شغل و ذکر بہتر ہے خلق سے ملنا اور تعلقات دنیا مین مبتلا ہونا مقصد سے دور اور دوست سے
مہجور کر دیتا ہے اور اکثر جنگل کو چلے جاتے تھے چنانچہ ایک دن باپ اُن کے اونکے پیچھے پیچھے چلے
گئے کیا دیکھتے ہین کہ نہر مین کھڑے ہین اور پیاس کی شدت سے برا حال ہے اور رو رو کر کہتے ہین کہ مرنے
کی خبر نہین پانی کیونکر پیون شاید پانی پینے مین دم نکل جائے اور یاد الہی سے غافل مرون کہتے ہین
کہ یحییٰ علیہ السلام اتنا روئے تھے کہ رخسارون پر گوشت نہ رہا تھا اور گالونکی ہڈیان صاف معلوم ہوتی
تھین والدہ آپکی ٹکڑے سفید نمدے کے توم کر چپا دیتی تھین کہ بدزیب معلوم ہون نقل ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام
جس شہر مین وارد ہوتے پہلے خرابات کو جاتے کسی نے سبب پوچھا فرمایا مین طبیب ہون اور خراباتی بیمار
لازم ہے کہ طبیب اول بیمارون کی خبر لے اسیطرح کسی نے یحییٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ تم اکثر مسجدون مین
کیون جاتے ہو فرمایا کہ مین مشتاق دوست کا ہون مسجدون اور عبادت خانون مین اسواسطے پھرتا ہون
کہ شاید کسی اور مشتاق سے ملون اور ازرو دوست مین کلام کر کے آپسمین روئین کہ صحبت ہمدرد کی
محبت کو بڑہاتی ہے نقل ہے کہ ایکدن حضرت یحییٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام مین گفتگو ہوئی حضرت
عیسیٰ کہتے تھے کہ ہنستا منہ بہتر ہے اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کہتے تھے کہ روتی آنکھ بہتر ہے آخر
دونون صاحبون نے فیصلہ اوسکا حکم الہی پر رکھا جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ مین
ہنستے منہ کو زیادہ دوست رکھتا ہون کہ میرے فضل و کرم کا امیدوار ہے اور رونے والی آنکھ اپنے فعلون
پر نگاہ کرتی ہے پس چاہیے کہ خلق خدا کے ساتھ ہنسی خوشی سے پیش آئے اور درگاہ الہی مین

تضرع وزاری سے ایکدن حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت یحییٰ علیہ السلام سے کہا کہ تم بہت رویا کرتے ہو
أَيِسْتَ مِنْ رَحْمَةِ اللهِ یعنی آیا تم رحمت الہی سے نا امید ہوگئے حضرت یحییٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ
تم ہمیشہ خوش اور شگفتہ رہتے ہو۔ أَمِنْتَ مِنْ مَكْرِ اللهِ آیا تم خوف خدا سے امین ہوگئے سبحان اللہ خوب
سوال وجواب ہین اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى هٰذَيْنِ النَّبِيَّيْنِ نقل ہے عبداللہ انصاری کہتے
ہین کہ الٰہی اگر تو مجکو ایکبار اپنا بندہ کہے تو شور میری ہنسی اور قہقہے کا عرش برین سے گذر جائے نقل ہے جناب
امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کی مفار
مین اسطرح رویا کرتے تھے کہ آپکے گھر کی دیوار آپکے ساتھہ روتی تھی اور آپنے شہر کے باہر گھر بنوایا تھا جب
رات ہوتی اور لوگ سوجاتے تو آپ اپنے گھر کا دروازہ بند کرکے ننگے سر گھروں کے گرد پھرتے اور نالہ وزاری کرتے
اور زبان شوق سے یہ فرماتے کہ ہائے یوسف مین نہین جانتا کہ تجکو کس جنگل مین مارا اور کس تلوار نے تیرے بدن نازک
کو زخمی کیا اور تجکو کس کنوئے مین ڈالدیا اور کس دریا مین ڈوبایا اور صبح تک ایسے ہی نالہ وزاری سے کام رہتا اور
جب کبھی جنگل مین جاکر نوحہ وزاری کرتے تمام جانور صحرا کے آپکے گرداگرد صف باندھکر نالہ وزاری مین
موافقت کرتے چالیس برس تک آہین کھینچین کہ فرشتون کو طاقت سننے کی نرہی جناب باری مین فریاد کی کہ
الٰہی یا تو یوسف علیہ السلام کو یعقوب سے ملادے یا انکو چپ کرادے یا ہمکو بھی حکم دے کہ انکے پاس جاکر گریہ وزاری
مین شریک ہون حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ یعقوب سے کہو کہ میرے فرشتوں کو کب تک اپنے نالہ وزاری
سے ایذا پہونچائیگا اور مقربان حضرت صمدیت کو کہان تک رنج دیا کریگا جو آہ کہ تیرے جگر سوختہ سے نکلتی ہے قریب
ہے کہ آسمان جل جائے خبردار پھر آہ نکھیو اور نام یوسف کا زبان تک نہ لائیو اُسوقت سے حضرت یعقوب نے
گریہ وزاری موقوف کی اپنا سر زانو پر رکھکر چپکے چپکے اشک خونین سے رویا کرتے ایک رات روتے روتے سوگئے
حضرت جبرئیل کو حکم الٰہی ہوا کہ یوسف علیہ السلام کی صورت بنکر یعقوب کو دکھا جبرئیل علیہ السلام بصورت
یوسف یعقوب علیہ السلام کو نظر آئے انھون نے جانا کہ یوسف ہے نہایت شوق سے چاہا کہ ہم آغوش ہون آنے مین
آنکھہ کھل گئی کچھہ نہ دیکھا چاہا کہ ہائے یوسف کہین کہ حکم الٰہی یاد آگیا بس خاموش ہو رہے اور دل پکڑکے رہگئے
جبرئیل علیہ السلام اسی وقت وحی لائے کہ خدا فرماتا ہے کہ قسم ہے مجکو اپنی عزت اور جلال کی کہ اگر یوسف کہا ہوتا

تو مین اوسکو پھر زندہ کرکے تجھسے ملاتا اب خاطر جمع رکھہ کہ یوسف کی ملاقات سے جلد خوش ہوگا بعد اوس کے
کبھی مفارقت یوسف سے روتے اور کبھی امید ملاقات سے خوش ہوتے نقل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
جب کبھی جانور کو دیکھتے تو رو کر کہتے کہ کاش مین بھی جانور ہوتا اور ابوذر غفاری رویا کرتے اور کہتے کہ
کاش میرا نام ونشان نہوتا اور امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ جب کوئی آیت قرآن مجید کی سنتے تو بیہوش ہو جاتے
یہانتک کہ آدمی بطور بیمار پرسی کے آتے اور آنسو بہتے بہتے مثل خط رخسار مبارک پر پڑگئے تھے اکثر کہا کرتے
کہ کاش مین نہ پیدا ہوتا تو خوب تہا نقل ہی منصور ایکدن یہ آیت پڑھتے تھے کہ یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ
اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا یعنی قیامت کے دن پرہیزگارون کو
دیدار خدا کا روزی ہوگا اور گنہگار لوگ دوزخ مین ڈالے جائینگے ابو درداء نے جو سنا تو بہت روئے اور کہا کہ مین
گنہگار ہون پرہیزگار نہین اور بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑے اور جان بحق تسلیم کی نقل ہی امام زین العابدین
علیہ التحیۃ جب وضو کرتے رنگ چہرہ مبارک کا متغیر ہو جاتا لوگون نے سبب پوچھا فرمایا بادشاہ عالم کے روبرو
جاتا ہون بسبب رعب وہراس کے ہوش بجا نہین رہتے نقل حاتم اصم سے کہ اس بات پر مغرور
نہو کہ مین نیکمردون کی جگہہ رہتا ہون اسواسطے کہ بہشت سے بہتر کوئی جگہہ نہین اور دیکھہ کہ حضرت
آدم علیہ السلام پر کیا گذرا اور بہت علم پر بھی مغرور نہو کہ بلعم باعور ایسا عالم تھا کہ دو ہزار دوات چاندی
سونے کی اوسکی مجلس مین رکھی جاتی تھی اور تصنیف اوسکی لکھی جاتی تھی اور دیکھو کہ مآل اوسکا کیسا ہوا
علم وہ چاہیے کہ جسکا فائدہ بعد مرگ مترتب ہو اور صحبت نیک پر بھی مغرور ہونا نچاہیے اسواسطے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین بہت سے کفار آکر بیٹھتے تھے اور آپکا کلام سنتے تھے اور پھر نعمت ایمان
سے محروم رہتے نقل ہی سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب مین آئینہ دیکھتا ہون جانتا ہون کہ
بسبب گناہون کے منہ میرا سیاہ ہو گیا ہوگا نقل ہی عطاء سلمی کو ایسا خوف الہی تھا کہ چالیس برس نہین ہنسے
اور سر اٹھا کر آسمان کو نہ دیکھا ایکبار آسمان پر نگاہ پڑگئی نہایت حیرت سے بیہوش ہو گئے اور رات
مین کئی بار ہاتھہ منہ پر پھیرا کہ صورت مسخ تو نہین ہو گئی اگر اونکے شہر مین قحط پڑتا یا وبا آتی تو رو رو کر کہتے
کہ میرے ہی شامت اعمال سے یہ بلا آئی ہی کاش مین مرجاتا تو خلق خدا کو اس آفت سے نجات ہوتی نقل

احمد حنبل نے ایک مرتبہ دعا کی کہ الٰہی تیرا خوف مجھے زیادہ ہو دعا قبول ہوئی پھر ڈرے کہ ایسا نہو کہ
کہین عقل زائل ہو جائے پھر دعا کی کہ بار خدایا موافق اپنی طاقت کے چاہتا ہون نقل ہے ایک بزرگ
بہت زار زار روتے تھے کسی نے پوچھا کہ اتنا کیون روتے ہو فرمایا کہ وہ گھڑی یاد آئی ہے کہ روز حشر کے
آواز آئیگی تمام مخلوق کو کہ فرقہ نیکو نکا الگ ہو اور فرقہ بدون کا علیحدہ ایک فرقہ جنت کو جائے اور دوسرا
دوزخ کو خدا جانے کہ مین کونسے فرقے مین ہونگا نقل ہے امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ کیا
حال ہے فرمایا کہ کیا حال ہوتا ہے اوس شخص کا کہ کشتی اوسکی دریا مین پھٹ جائے اور وہ ایک تختے پر
بیٹھا ہو یہی حال ہے میرا نقل ہے عمر بن عبد العزیز کی ایک لونڈی تھی ایک دن سوتی تھی جب جاگی
تو کہنے لگی کہ اے آقا مینے آج عجب طرح کا خواب دیکھا ہے اوسنے پوچھا کہ کیا عرض کی کہ مینے دوزخ کو دیکھا
اور اوسکے اوپر پل صراط کہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تر تیز کیا دیکھتی ہون
کہ عبد الملک بن مروان کو اوس پر لیگئے دو قدم بھی نہ چلا کہ دوزخ مین گر پڑا بعد اوسکے ولید بن
عبد الملک کو لائے وہ بھی دوزخ مین گر پڑا پھر سلیمان بن عبد الملک کو لائے وہ بہ نسبت انکے چند قدم
چلا اور پھر دوزخ مین گر پڑا پھر تجکو حاضر کیا وہ یہ سنتے ہی بیہوش ہوگیا اور ایک نعرہ مار کر زمین
پر گر پڑا تب اوس لونڈی نے کہا قسم خدا کی تم بسلامت پلصراط سے گذر گئے کہتے ہین کہ
امام حسن بصری کبھی نہ ہنستے اور ایسے مغموم رہتے جسطرح کسی قیدی کو گردن مارنے کا حکم ہوا ہو ایک
شخص نے پوچھا کہ آپ باوجود اسقدر تقوی اور طہارت کے اس قدر کیون مخوف اور مغموم رہا کرتے ہین فرمایا
کہ مین ڈرتا ہون کہ ایسا نہو کہ کوئی گناہ مجھسے ایسا صادر ہو کہ جسکے سبب سے میری تمام عبادت باطل
ہوجائے اور اونکے خوف کا یہ مرتبہ تھا کہ ایکبار بصرے مین قحط پڑا قریب دو لاکھ آدمی کے جمع ہو کر نماز
استسقا کیواسطے جنگل کو چلے اور ان سے بھی کہا کہ تم دعا کرو کہ مینھہ برسے یہ سن کر بہت روئے اور کہنے لگے اگر
چاہتے ہو کہ پانی برسے تو مجھ گنہگار کو اپنے درمیان سے دور کرو میرے سبب سے تم سے یہ بلا آئی ہے اے عزیزو ذرا انصاف
کرو کہ ایسے لوگ متقی اور عابد اپنے تئین ایسا سمجھتے تھے اور اللہ سے اتنا ڈرتے تھے تم ایسے بے پروا ہو کہ گویا تم سے
کوئی گناہ کبھی نہین ہوا اور نہوتا ہے یا یہ سمجھے ہو انکے گناہ تمھارے گناہون سے زیادہ تھے اور اونکو معرفت

الہی تم سے کم تھی جبکہ وہ لوگ باوجود اس عبادت کے اللہ سے اتنا ڈرتے رہتے ہوں ہم گنہگاروں کو چاہیے
کہ ہر دم خوف خدا سے رویا کریں اور کمال ندامت سے سر در گریبان رہا کریں اور جاننا چاہیے کہ حال آدمی کا
ایک طرح پر نہیں رہتا مرنیکا وقت بہت سخت ہے اوس وقت کی فکر چاہیے کہ اللہ ایمان کے ساتھ دنیا سے اٹھائے **نقل** ہے
بزرگوں نے کہا ہے کہ اگر کوئی شخص پچاس برس ہمارے روبرو توحید کا اقرار کرے اور ایکدم ہماری آنکھ سے غائب ہو جاوے
ہم اوسکے اقرار توحید کی گواہی ندیں کہ دل آدمی کا ہمیشہ ایک حال پر نہیں رہتا ہے شاید اوسکے دلکا حال
اور کچھ ہو گیا ہو **نقل** سفیان ثوری ہر وقت رویا کرتے ایک شخص نے کہا کہ بہت نہ رویا کرو اللہ کا کرم
اور فضل تمہارے گناہوں سے لاکھوں درجے زیادہ ہے فرمایا کہ اگر مجھکو بالیقین معلوم ہو جاوے کہ میں توحید پر مرونگا
تو ہرگز غم نکروں اگرچہ میرے گناہ پہاڑوں سے بھی زیادہ ہوں **نقل** ہے ابن الصمت ایک بزرگان دین سے
ہیں اونہوں نے ایکدن اپنی عمر کا حساب کیا تو ساٹھ برس ٹھہرے کہ جسکے اکیس ہزار چھ سو دن ہوے کہنے
لگے کہ ایک گناہ ہر روز فرض کیجئے تو اکیس ہزار چھ سو گناہ ہوتے ہیں اور اوسکا حساب نہیں کہ ایکدن میں
کتنے گناہ صادر ہوے ہونگے اور کہا کرتے تھے کہ خداوندا میں اتنے گناہوں کے عذاب کا کیونکر متحمل ہونگا ایک روز
یہی کہکر اتنا روئے کہ بیہوش ہوگئے اور جان بحق تسلیم کی غرض آدمی بڑا غافل ہے کہ کچھ محاسبہ نفسانی نہیں کرتا
اگر اپنے گناہوں کے شمار کے لئے ایک ایک گناہ پر ایک ایک پتھر رکھتا جاوے تو تھوڑے دنوں میں اتنے
پتھر جمع ہو جاویں کہ گھر بھر جاوے **نقل** ہے کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ جب رات ہوتی تو اپنے پانوں پر درے
مارتے اور کہتے کہ آج تو کہاں گیا اور کیا کیا تو نے کیا **نقل** ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک
زاہد تھا اوس نے ایک روز حالت جوش میں ایک عورت کا دامن پکڑ کے اپنی طرف کھینچا اوس عورت نے
کہا کہ خدا سے ڈر زاہد متنبہ ہوا اور تمام دن رویا کیا جب رات ہوئی تو اوس ہاتھ کو آگ میں جلایا **نقل**
ہے کہ ایک عابد اپنے حجرے میں عبادت کیا کرتا تھا ایک روز ایک عورت خوش صورت اوسکے حجرے کے
آگے سے نکلی اوس نے اوسکے دیکھنے کو ایک پانوں حجرے سے باہر نکالا اور چاہا کہ اوسکے نزدیک جاوے
اتنے میں ہاتف نے آواز دی کہ خدا سے شرم کر پس اوس نے توبہ کی اور عہد کیا کہ جو پانوں بارادہ گناہ حجرے سے
باہر نکالا تھا اوس پانوں کو حجرے میں نہ لایا چاہیے کہ ہمیشہ جاڑے گرمی سے تکلیف پایا کرے چنانچہ وہ

عابد جب تک زندہ رہا اوس نے وہ پانون حجرے کے اندر نکیا یہانتک کہ جاڑے کی شدت سے وہ پانون گل کر
گر پڑا اور وہ ایک پانون سے عبادت کیا کرتا تھا **نقل** شیخ جنید بغدادی سے روایت ہے کہ ابن الکرخی
نے میرے سامنے نقل کی کہ مجھے ایک رات احتلام ہوا اور اسوقت سردی بہت تھی اور برف پڑتی تھی
مینے چاہا کہ نہاؤن نفس کاہلی کی اور کہا کہ اسوقت سردی بہت ہے دن چڑھے حمام مین نہانا بس مین
سمجھا کہ یہ نفس مجکو فریب دیتا ہے اور نماز صبح سے باز رکھتا ہے مین نے قسم کہائی کہ آج سقّا ہونگا
ٹھنڈا پانی اسپر ڈالونگا چنانچہ اٹھا او ٹھنڈا پانی برف کا جما ہوا لوٹے بھر بھر کے اپنے بدن پر
ڈالتا تھا اور کہتا تھا کہ سزا اس نفس کی یہی ہے جو عبادت خدا مین کاہلی کرے **نقل** ایک بزرگ
نے ایک لڑکے امرد کیطرف دیکھا اور نفس اونکا بہت خوش ہوا بعد ایک ساعت کے دلمین سوچے
کہ قیامت کے دن اوسکی عوض مین آگ کی سلائیان میری آنکھون مین کیجائینگی بہت پشیمان ہوے
اونکو ٹھنڈا پانی بہت مرغوب تھا اوسوقت سے عہد کیا کہ آج سے ٹھنڈا پانی نہ پیونگا کہ نفس
خوش ہوا کرے اور جبتک کہ زندہ رہے آب سرد نپیا **نقل** حسان بن سنان کو کہ ایک عمارت
عالی نظر پڑی اوس کو دیکھکر بہت متعجب ہوئے اور کہا کہ یہ عمارت کس نے بنائی ہے مین نہین
جانتا تھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے آدمی ایسی عمارتین بنائینگے اور پیروی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نکرینگے پھر دلمین خیال کیا کہ تجکو کسی پر طعن و تشنیع کرنا کیا
مناسب ہے تجکو کسی کے فعل سے کیا کام پھر توبہ کی اور اوس کے کفارے مین ایک برس روزے رکھے
نقل ہے کہ ایک عارف کی بلا قصد ایکدن لیث کے مکان کے کوٹھے پر نظر پڑ گئی اور ایک عورت جمیلہ
اونکو دکھائی دی پس عہد کیا کہ اب کبھی اوپر نہ دیکھونگا چنانچہ جب تک جیے آنکھ اوپر نکی **نقل**
احنف لیث راتکو چراغ جلاتے اور ہربار اوسپر انگلی رکھتے کہ فلانا کام تونے کیون کیا اور
فلانی چیز کیون پکڑی مشایخ سلف کا دستور تہا کہ جب کوئی کام انسے خلاف رضاء الہی صادر
ہوتا تو اپنے نفس کو اوس کے عوض مین بہت تکلیف دیتے اور ریاضت سخت اختیار
کرتے اور جانتے کہ نفس سرکش ہے اگر اسپر محنت شاقہ نہ پڑے گی تو یہ اور بھی سرکشی اور گمراہی

کی راہ اختیار کریگا نقل ہی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب کبھی کسی وقت کی نماز جماعت فوت
ہوجاتی تو اوس روز اور تمام رات نہ سوتے اور بطور ماتم وار دن کے بیٹھے رہتے نقل ہے کہ ایک مرتبہ امیر المومنین
عمر رضی اللہ عنہ سے نماز جماعت کی فوت ہوگئی باغ چھوار یکا کہ بہت گران قیمت تہا خیرات کردیا نقل
ہے کہ ابو طلحہ ایک مرتبہ اپنے باغ مین نماز پڑھتے تھے چھوارونکی لطافت اور باغکی طراوت کیطرف
خیال جا پڑا اور نماز مین سہو واقع ہوا اسیوقت وہ باغ فقیرون اور محتاجونکو بخش دیا نقل
تمیم انصاری ایک رات سوگئے اور نماز عشا فوت ہوگئی پس عہد کیا کہ ایک برس رات کو نہ سوونگا چنانچہ سال
بھر برابر رات کو نہ سوئے نقل ہی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک مرتبہ نماز عشا کی اول شب
ادا نہ ہوئی بعد آدھی رات کے پڑھی صبحکو اوس کے کفارہ مین کہ نماز اپنے وقت پر ادا نہوئی دو غلام آزاد
کیئے نقل ایک بزرگ سے نقل ہی کہ وہ کہتے تھے کہ جب ہر انفس عبادتمین کاہلی کرتا ہی محنتین
اور ریاضتین محمد واسع کی خیال کرتا ہون مجکو رغبت عبادتکی ایسی ہوجاتی ہی کہ ایکدم یاد الہی
سے غافل نہین ہوتا نقل ہی کہ ایک عارف جس مکان مین رہتے تھے اوس مکان کے چھت کی
ایک کڑی ٹوٹ کے جھک رہی تھی کسی نے کہا کہ خبر نہین لیتے کڑی ٹوٹکے گرا چاہتی ہے کہنے لگے
کہ بیس برس سے یہان رہتا ہون آج تک چھت پر نظر نہین کی سبحان اللہ کیا لوگ تھے کہ بیفائدہ
نظر کرنا مکروہ جانتے تھے نقل ہے کہ ایک شخص کسی مہمان کو اپنے گہرمین لایا اور اسباب دعوت کا
ہوجانے مہیا کیا مہمان نے تمام رات آنکھ اوپر نہ اوٹھائی اور کسیطرف نہ دیکھا صاحب خانہ نے کہا
کہ گھر مستورات سے خالی ہی اور در و دیوار نہایت آراستہ آنکھ اٹھا کر ملاحظہ کیجیے جواب دیا
کہ اللہ کی صفتین اور صنعتین دیکھنے کو کیا تھوڑی ہین کہ مخلوقکی صنعتون پر نظر کرون اللہ نے
آنکھین اپنے صفات اور مظہرات کے دیکھنے کے لئے بنائی ہین نقش و نگار بیہودہ کیون دیکھون
نقل ہے منصور اسمعیل سے کہ عبداللہ بزاز کو بعد اونکے مرنیکے خواب مین دیکھا کہ نہایت مغموم اور
غمگین ہین پوچھا کہ سبب اس غم کا کیا ہی کہا جو گناہ مین نے کیئے تھے اللہ تعالی کے سامنے سبکا
اقرار کیا اوس نے اپنے فضل و کرم سے سب گناہ میرے بخشدیئے مگر ایک گناہ بسبب شرم کے

اوسکا اقرار نہ کیا وہ بخشا گیا اب ایسا شرمندہ ہون اور عرق خجالت مین غرق ہون کہ تمام منہ کا گوشت
نکل گیا پوچھا وہ کون گناہ تھا کہا کہ ایکدن کسی عورت کو نگاہ بد سے دیکھا تھا اب تک اوس عذاب
مین گرفتار ہون **نقل** ہی کہ شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ کو کسی خواب مین دیکھا پوچھا کہ مکافات گناہ سے
کیونکر مخلصی پائی فرمایا کہ بعد مرنے کے حساب مین ایسی سخت گیری ہوئی کہ مین ناامید ہوگیا اور
سمجھا کہ دوزخ مین جانا پڑا پس میری ناامیدی اور اضطرار پر دریائے رحمت الہی جوش مین
آیا اور اوس مواخذے سے مین نے نجات پائی **نقل** ہے کہ سلطان ابراہیم ادہم سے کہ
وہ کہتے ہین کہ مینے جبرئیل علیہ السلام کو خواب مین دیکھا کہ اون کے ہاتھ مین ایک کاغذ سادہ ہے مینے پوچھا کہ یہ
کاغذ مین کیا لکھے گا فرمایا کہ اسمین اللہ کے دوستون کے نام لکھونگا مین نے کہا کہ میرا نام بھی لکھے گا کہنے لگے
کہ تو اللہ کے دوستون مین شمار نہین کیا جاتا ہی اور یہ مقام محبت کا ابھی تجکو حاصل نہین ہوا ہی مین بہت رویا
اور جناب باری تعالی مین بہت عاجزی اور گریہ وزاری سے عرض کی خداوندا اگرچہ مجکو مقام تیری محبت کا
حاصل نہین ہوا لیکن تیرے دوستون کو مین بدل دوست رکھتا ہون پس بعد ایکدم کے جبرئیل علیہ السلام نے
فرمایا کہ حکم الہی یون ہوا کہ اس کاغذ مین اون تیرا نام لکھا جائے یہ نعمت مجکو عاجزی اور زاری سے حاصل ہوئی
نقل ہی سفیان ثوری کو بعد وفات کے کسی شخص نے خواب مین دیکھا پوچھا کہ اللہ نے تمسے کیا معاملہ کیا کہنے
لگے کہ جو کچھہ کیا محض اپنے فضل و کرم سے کیا ورنہ میری طاعت ہرگز قابل بخشش کے نتھی **نقل** اسیطرح زبیدہ
خاتون کو ایک درویش نے خواب مین دیکھا پوچھا کہ کہو بعد مرنے کے تمسے کیا پیش آیا کہا کہ اللہ تعالی نے اپنا
کرم کیا اور رحمت کی ورنہ مین اس لایق نہ تھی اوس درویش نے کہا کہ تم نے بہت سامال راہ کعبے مین
خرچ کیا تھا اوسکا عوض ملا ہوگا وہ بولین کہ وہ مال سب اللہ کا تھا اللہ کی راہ مین خرچ ہوا میرا کیا تھا **نقل**
ہی ابوایوب سجستانی سے کہ ایکدن مین اپنے دروازے پر بیٹھا تھا کہ اتنے مین ایک فاسق کا جنازہ آیا مین اپنے گھر
مین گھسگیا کہ نماز نہ پڑھنا پڑے رات کو خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ وہ فاسق بہت خوش اور بشاش
کھڑا ہی مین نے اس سے پوچھا کہ تو نے کیونکر نجات پائی اوس نے کہا محض اللہ کے فضل و کرم سے اور حکم ہوا
کہ ابوایوب سے کہدے کہ اگر میرے خزانہ رحمت کی کنجی تیرے ہاتھ مین ہوتی تو کوئی گنہگار نہ بخشا جاتا **نقل**

شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو کسی نے خواب مین دیکھا پوچھا کہ کیونکر رہائی ہوئی کہا کہ تمام عبادت میری بسبب
اوس کے کہ مخلوق مجکو زاہد اور عابد جان کر میری تعظیم و توقیر کرتی تھی برباد ہوگئی مگر دو رکعت نماز کہ رات کو
سب سے چھپا کر پڑھا کرتا تھا کام آئی اور موجب مغفرت ہوئی **نقل** ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے تھے عمر دراز تین
کامون کے واسطے چاہتا ہون راتین بڑی واسطے سجود کے اور دن بڑے واسطے بھوک اور پیاس کے اور کثرت
ملاقات علما و فضلا کے لیئے اسواسطے کہ علما کی فیض صحبت سے تاریکی ضلالت او رجہالت کی نور علم اور ایقان
اور ہدایت او رمعرفت سے مبدل ہو جاتی ہی **نقل** شہر ترمذ مین اخطی نام ایک امیر تھا کہ ظلم اوسکا شہرۂ آفاق
تھا ہمیشہ مخلوق کو اذیت و آزار دیا کرتا تھا اور اسی حالت مین مرگیا خواجہ محمد علی حکیم ترمذی نے اوس کو
خواب مین دیکھا کہ باغ بہشت مین سیر کر رہا ہی یہ متعجب ہوئے کہ ایسے شخص کو بہشت مین جانا گویا ابلیس کو بہشت
کا نصیب ہونا ہی پوچھا کہ ای اخطی تجکو باوجود اوس ظلم و جور کے کیونکر رہائی ہوئی اور یہ مقام عالی تجکو کیون کر
ملا کہنے لگا کہ کیا بیان کرون کہ مرنے کے وقت نہایت مضطر اور نا امید تہا کہ سوائے فسق و فجور اور ظلم
و جور کے کوئی عمل صالح ہمین رہا دیکھیئے کیا گذرتی ہی جب گور مین دفن ہوا تو اوس عذاب کا حال کچھ نہ پوچھو کہ
کیسا تھا بعد ایک ساعت کے ایک آواز آئی کہ اس کو عذاب سے نجات دو مین نے جناب باری مین عرض کی
کہ خداوندا میرا تو کوئی ایسا عمل نتھا کہ سبب مغفرت کا ہو حکم ہوا کہ تو ایک رات بازار کیطرف مدرسہ پر گذرا وہان ایک
طالب علم اپنا سبق بھول گیا تھا اور چراغ مین تیل نتھا اس سبب سے وہ نہایت مغموم بیٹھا تھا تیری مشعل کی
روشنی سے اوس نے کتاب دیکھکر اپنا سبق یاد کرلیا اور دل اوسکا خوش ہوا یہ امر تیری مغفرت کا باعث ہوا
نقل ہی داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کبھی روٹی نوالہ نوالہ بنا کر نہین کہاتے تھے سب روٹی کو پانی مین گھولکر
پی جاتے تھے کسی نے پوچھا کہ آپ روٹی اس طرح کیون کہاتے ہین کہا پانی مین گھول لینے سے نہایت بیمزہ ہو
جاتی ہی فرمایا کہ جتنی دیر مین ایک ایک نوالہ کرکے پیٹ بھرون اوتنی دیر مین پچاس آیتین قرآن مجید
کی پڑھی جاتی ہین پھر عمر کو کیون ضایع کرون **نقل** ہی کہ ابو محمد حریری ایک برس کعبۃ اللہ مین رہے نہ کبھی
کسی سے باتکی نہ لیٹے نہ پانون پھیلائے **نقل** ایک مرتبہ فتح موصلی روتے تھے اور آنکھون سے بجائے آنسو کے خون جاری تہا
کسی نے پوچھا کہ آج خون بجائے اشک کے کیون بہتا ہی فرمایا کہ ایک مدت تک خوف گناہ سے پانی آنکھون سے

بہایا اب ڈرا کہ مبادا یہ رونا میرا باخلاص نہ سمجھا جائے اسواسطے لہو کے آنسوؤن سے روتا ہون **نقل** ویس قرنی
رحمۃ اللہ علیہ نے ہر رات واسطے ایک عبادت خاص کے مقرر کی تھی کبھی کہتے کہ آجکی رات رکوع کی ہے پس ایک
رکوع مین صبح کر دیتے کسی رات کو کہتے کہ آجکی رات سجدہ کی ہے پس فجر تک سجدہ سے سر نہ اٹھاتے کسی
نے کہا کہ ایسی مشقت مالایطاق نفس پر دینا مناسب نہین ہے فرمایا کہ قہر الٰہی سے ڈرتا ہون اسواسطے ایسی
تکلیف اختیار کی ہے کہ وصل دائمی اور راحت ابدی نصیب ہو **نقل** ابوبکر عباس نے چالیس برس تک پہلو
زمین سے نہ لگایا اور یہانتک مراقب بیٹھے کہ بینائی جاتی رہی اور بیس برس اندھے رہے اور جورو تک
خبر نہوئی پانچون وقتکی نماز جماعت سے ادا کرتے اور دن رات مین پانسو رکعت اور بیس ہزار سورۂ
اخلاص پڑھا کرتے **نقل** سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے ہے کہ مین ایک رات رابعہ بصری کے پاس گیا
ایک گوشے مین نماز پڑھ رہی تھین مین بھی نفلین پڑھنے لگا یہانتک کہ صبح ہوگئی مین نے خدا کا شکر
کیا کہ مجھکو توفیق عبادت اور شب بیداری کی عنایت ہوئی رابعہ نے کہا کہ ہمارا شکر یہ ہے کہ صبحکو روزہ رکھین
نقل ہے ربیع خثیم سے کہ ایکدن بعد نماز صبح کے مین واسطے ملاقات رابعہ بصری کے گیا دیکھا کہ نماز
پڑھتی ہین جب نماز سے فارغ ہوئین مین نے چاہا کہ کچھ بات کرون اتنے مین تسبیح شروع کی مین منتظر رہا
کہ بعد فراغ وظیفے کے کچھ کلام کرینگی اوسیطرح رو بقبلہ ذکر خدا مین مشغول رہین کہ نماز پیشین کا وقت
آگیا نماز ادا کی اور اسیطرح نماز عصر اور مغرب اور عشا کی پڑھکر چار زانو بیٹھین یہانتک کہ نماز صبحکی
اوسی وضو سے پڑھی بعد اشراق اور چاشت کے چاہا کہ تھوڑا سا سو رہون اوٹھکر روئین کہ الٰہی مین پناہ
چاہتی ہون اوس آنکھ سے کہ بہت سوئے اور اوس پیٹ سے کہ بہت کھائے مجھکو یہ بات سنکر عبرت
ہوئی اور مین دم بخود اوٹھکر چلا آیا کہ یہ نصیحت کافی ہے **نقل** شیخ بایزید قدس سرہ کے عہد مین ایک عورت
تھی کہ عبادت بہت کیا کرتی اور اکثر اوقات رویا کرتی تھی شیخ اوسکا حال سنکر ایکدن اوسکی ملاقات
کو گئے اور کمال شفقت سے فرمایا کہ ای نیکبخت بہت نہ رویا کر کہ رونا بینائی کو ضرر کرتا ہے اوس نے بے
اختیار کہا کہ ای شیخ جن آنکھون کو قیامت کیدن دیدار خدا کا نصیب ہو دنیا مین اونکے اندھے ہونیکا
کچھ غم نہین اور جو آنکھین کہ اس نعمت سے محروم رہین وہ ایسی قابل ہین کہ اندھی ہو جائین

ہی کا چشم جلوہ دیدار دیکھنا۔ منظور ہی نہین مجھے بیکار دیکھنا نقل ایک شخص کا معمول تہا کہ جو حادثہ اوسپر
گذرتا وہ شکر کرتا اور کہتا کہ بہبود میری اسی مین تھی اوس کے گھر مین ایک کتا تھا حفاظت کیواسطے اور ایک
گدھا تہا اسباب لادنے کے لیئے اور ایک مرغ تہا کہ اوس کی آواز سے صبحکو واسطے نماز کے جاگتا اتفاقاً
بھیڑیے نے گدھے کو پھاڑ ڈالا اوسنے موافق اپنی عادت کے کہا کہ شکر ہی بعد اوس کے کتے نے مرغ کو توڑ
ڈالا پھر اوسنے شکر کیا عورت اوس شخص کی غصے مین آکر کہنے لگی کہ تو دیوانہ ہوگیا ہی یہ کیا مقام شکر کا
ہی ورا س نقصان مین کیا بہبود سمجہا ہی کہ جو چیزین بکار آمد تھین وہ تلف ہوگئین دوسرے دن جب دیکہا تو
وہ دونون روانہ ہوکیا دیکھتے ہین کہ ستر آدمی مرے پڑے ہین اور مال اسباب اونکا چور لیگئے اور سب کو
قتل کرگئے معلوم ہوا کہ یہ قافلہ یہان ٹھہرا تھا رات کے وقت گدھون اور مرغون کی آواز سنکر چور آئے اور سب کو
مارکے مال واسباب اونکا لوٹ لیگئے تب اوس شخص نے اپنی عورت سے کہا کہ دیکھا بہبود ہماری اسی مین تھی اللہ تعالیٰ
جس شخص کے حق مین جو بات بہتر سمجہتا ہی ویسا حکم دیتا ہی آدمی اوسکی مصلحت سے آگاہ ہو یا نہو نقل
ایک شخص ناواقف نے سلطان ابراہیم ادہم کو اپنے باغ کا پاسبان مقرر کیا بعد ایک مدت کے مالک باغ آیا اور دو
چند آشنا ہمراہ تھے اوس نے اونسے کہا کہ تھوڑے سے میٹھے انار توڑ لاؤ یہ دو تین انار لے آئے جب اونھون نے انار
چکھے تو سب کھٹے تھے مالک باغ ترش ہوکر بولا کہ تو اتنی مدت سے باغ مین رہتا ہی آج تک کھٹے میٹھے انار مین فرق
نہین کرتا شیخ نے ہنسکر کہا کہ تو نے اپنا باغ واسطے نگہبانی کے سپرد کیا ہی مین بے اجازت تیری کوئی میوہ اس
باغ کا کیونکر کہاتا مالک باغ کا یہ سن کر رونے لگا اور کہا کہ اے دوست خدا تیرے اس تقوے اور احتیاط سے
معلوم ہوتا ہی کہ تو سلطان ابراہیم ادہم ہی جب اون لوگون نے پہچان لیا تو یہ وہان سے چلدیئے نقل ہی کہ بخارا مین
ایک بزرگ دریا کے کنارے بیٹھے تھے دیکھا کہ ایک سیب بہتا ہوا چلا جاتا ہی دلمین خیال کیا کہ اگر مین نہ اوٹھا
لونگا تو ضایع ہو جائیگا اس خیال سے اس سیب کو اٹھا کر کھا لیا بعد اوس کے سوچے کہ مینے یہ سیب کھا لیا خدا جانے
حلال تھا یا حرام عبث اپنے تئین مواخذے مین ڈالا جسطرف سے کہ وہ سیب بہتا ہوا آیا تھا اوسیطرف
دریا کے کنارے چلے کہ اگر مالک سیب کا ملجائے تو اوس سے معاف کرالون بعد تھوڑی مسافت کے دریا کے کنارے
ایک باغ دیکھا کہ اوسمین سیب کے درخت بہت سے ہین اور ایک درخت سیب کا عین دریا کے کنارے پر ہی یقین ہوا کہ

اسی درخت سے وہ سیب گرا ہوگا باغ کے اندر گئے اور باغبان سے کہا کہ مین نے تیرے باغکا ایک سیب کھا لیا ہے
مجھے معاف کر دے اوس نے کہا کہ داروغہ اس باغکا دوسرا ہے مین باغبان ہون مجھکو معاف کرنیکا اختیار نہین ہے
وہ اس باغکا مختار ہے بزرگ اس باغ مین گئے اوس سے بھی یہی کہا اوس نے کہا کہ مین بھی اس باغکی محافظت
کیواسطے نوکر ہون مالک اس باغکا بلخ مین ہے بے اجازت مالک کے نوکر کو معاف کرنیکا کیا اختیار ہے یہ سوچے
کہ بلخ کا جانا آسان ہے، دوزخ کے جانیسے پس بلخ کو روانہ ہوئے اور مالک باغکو تلاش کرکے اوسکے پاس گئے
اور یہ حال کہا اوس نے جواب دیا کہ مین اس باغکو خرید کیا چاہتا ہون ابھی قیمت اس باغکی فیصل نہین
ہوئی اور مالک اس باغکا کوفے مین ہے یہ بزرگ کوفے کو روانہ ہوئے اور مالک باغکو تلاش کیا بعد دریافت
کے اوس سے ملاقات کی دیکھا کہ وہ شخص بزازی کی دوکان کرتا ہے جا کر اوسپر سلام علیک کہا اور سب
حال اول سے آخر تک اوس سے بیان کیا وہ شخص یہ حال سن کر بہت متعجب ہوا کہ یہ شخص بڑا محتاط اور
متدین ہے، کہ ایک سیب کے لئے اتنی مسافت اور تکلیف گوارا کی اس بزرگ کا ہاتھ پکڑ کے اپنے گھر
مین لایا اور بہت تعظیم اور پاسداری سے پیش آیا اور نہایت تکلف سے کھانا آگے رکھا یہ بولے کہ جب
تک اوس سیب کو معاف نکروگے مین کھانا نہ کھاؤنگا اوس نے کہا کہ مالک اس باغکی میری بیٹی ہے
تم کھانا کھاؤ مین اوس سے معاف کرا دونگا ناچار اوسکے اصرار سے کھانا کھایا پھر وہ سوداگر انکو اپنے گھر کے اندر
لیگیا اور اپنے گھر والون سے کہا کہ ایک شخص نہایت متقی اور پرہیزگار آیا ہے اور اوس بزرگ کا سب حال مفصل
بیان کرکے کہا کہ مین نے عہد کیا تھا کہ مین اس لڑکیکا نکاح کسی مرد صالح نیکوکار کے ساتھ کردونگا اب
اس شخص سے بہتر کوئی اور کہان ملیگا مناسب ہے کہ اس لڑکیکا عقد اسی شخص کے ساتھ کردون اوسکی
عورت بولی کہ ہم سا سوداگر متمول نامی اوس شہر مین کوئی دوسرا نہین ہے، اور لڑکی بھی حسن جمال مین
شہرۂ آفاق دیکتا ہے سب لوگ طعنہ دینگے کہ اسنے اپنی لڑکی ایک فقیر مسافر کے حوالے کی سوداگر بولا کہ مین
اپنے عہد کو نچھوڑونگا اور سوا اسکے ایسا آدمی پرہیزگار کہان میسر آئیگا یہ کہکر باہر آیا اور اون سے کہا کہ
لڑکی کہتی ہے کہ مین اس شرط سے معاف کرتی ہون کہ وہ شخص میرے ساتھ نکاح کرے نہین تو معاف نکرونگی
اور اب سن لو کہ اوس لڑکی مین تین عیب ہین ایک یہ کہ اندھی ہے دوسرے یہ کہ بہری ہے تیسرے یہ کہ ہاتھون سے

تو لی ہی یہ بزرگ اس حال کو سن کر اپنے دلمین سوچے کہ بہر کیف اس عذاب مین گرفتار ہو مبتلا ہونا عذاب دوزخ سے
ہزار درجے بہتر ہی قبول کر لیا جائے پس اس سے کہا کہ وہ سیب بخشدے تو مجکو قبول ہی سو اگر انکا ہاتھہ پکڑ کے گھر مین
لیگیا اور قاضی کو بلا کر اپنی لڑکی کا عقد اونکے ساتھہ کر دیا جب یکجا ہوئے تو دیکھا کہ لڑکی آنکھہ کان ہاتھہ پانون سے
تندرست ہی اور حسن و جمال مین بے مثال بہت متحیر ہوے اور سر جھکا کر بیٹھہ رہے تب اس لڑکی کی مان نے
پوچھا کہ کیون ملول بیٹھے ہو وہ بولے کہ مین تمکو راست گو سمجھا تھا اور جھوٹ بولنے سے زیادہ کوئی بات بری نہین
ہوتی مین اس لڑکی کو برخلاف تمھارے قول کے دیکھتا ہون کہ سب طرح سے صحیح اور سالم ہی تب اوسکی مان نے
کہا کہ جو کچھہ اس کے باپ نے تمسے کہا تھا وہ سب صحیح ہی اور وہ جھوٹ نہین بولا یہ سن کو کہ ہماری لڑکی واقع
مین آنکھون سے اندھی ہی یعنے کسی نامحرم کو نہین دیکھتی اور کانون سے بہری ہی یعنی کلام ناحق اور لغو نہین سنتی
اور کسی چیز ناروا کو ہاتھہ نہین لگاتی یہ بزرگ اس بات کو سن کر بہت خوش ہوے اور دو رکعت نماز شکرانے کی ادا کی
آواز غیب آئی کہ ای فقیر تو نے جو اسقدر محنت اور کربت ہماری خوشنودی کے واسطے اوٹھائی ہی سے یہ اوسکا عوض
دنیا مین تجکو دیا اور آخرت مین اور بہت کچھہ بخشونگا خداوند صمد قہار اپنے رسول مقبول کا مجکو بہی متابعت
ان بزرگون کی عنایت فرما **مقصد تیسرا رحمت اور شفاعت کے بیان مین** رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت پر اللہ تعالے نے بڑی رحمت فرمائی ہی دنیا مین ان پر فقط اتنا ہی عذاب ہوگا
کہ کبھی آفت زلزلہ زمین اور کبھی صدمہ بجلی کا تھوڑا سا اور کبھی کچھہ بیماری مین مبتلا ہونگے اور سخت عذابون سے محفوظ
رہینگے مثل مسخ و خسف ہو جانے کے یعنی صورت بدل جانا یا زمین مین سما جانا اور وہ عذاب کہ اگلی امتون پر نازل
ہوتے تھے میری امت پر کچھہ نہونگے اور قیامت مین نامہ اعمال اونکے ہاتھہ مین دئے جائینگے اور جو لوگ کہ
گنہگار ہونگے بقدر اپنے گناہون کے دوزخمین ڈالے جائینگے اور پھر اللہ کی رحمت اور فضل و کرم سے جنت مین داخل
ہونگے **ایضاً** اور دوسری حدیث مین آپ نے فرمایا ہی کہ جسطرح سے میری حیات تمھارے واسطے موجب
بہبود کا ہی ویسے ہی موت بھی میری تمھارے لیئے باعث خیر و بہتری ہی یعنی جبتک تم مین موجود ہون تمکو
ہدایت کرتا ہون اور گمراہی اور ضلالت سے بچاتا ہون اور جب دنیا سے چلا جاونگا تو تمھارے نامہ اعمال
میرے پاس آیا کرینگے جو عمل نیک دیکھونگا اوسپر شکر کرونگا اور جو عمل بد دیکھونگا اللہ سے تمھارے واسطے مغفرت

جاہونگا ایضًا اور حدیث مین آیا ہی کہ قیامت کے دن ایک فرشتہ آواز بلند کہیگا کہ اللہ تعالے فرماتا ہی کہ ای میرے
بندو جو حقوق کہ میرے تمہارے اوپر تھے وہ مین نے بخشدئے اب تم آپس مین ایک دوسریکا حق معاف کردو اور جنت
مین چلے جاؤ نقل ہی کہ بنی اسرائیل مین ایک جوان تہا کہ ہمیشہ گناہون مین مبتلا رہتا جب عمر اوسکی آخر ہوئی اور وقت مرگ
قریب پہونچا تب اوس کی مان اوسکا حال دیکھکر بہت روئی اور کہنے لگی کہ ای فرزند مین تجکو ہمیشہ منع کیا کرتی تھی
کہ گناہون سے کنارہ کر اللہ تعالے سخت گیر ہی اور گنہگار کا مال کار اچھا نہین جوان بولا کہ ای مادر مہربان اگرچہ
گناہ میرے پہاڑون سے بھی زیادہ ہین مگر مین خوب جانتا ہون کہ رحمت اللہ کی اوس سے بہت بڑی ہی مین امید رکھتا
ہون کہ اللہ تعالے بندہ نوازی کریگا اور مجکو بخشدیگا کہتے ہین کہ بعد موت اوسکے ایک بزرگ نے اوس کو
خواب مین دیکھا کہ بہشت مین پہرتا ہی پوچھا کہ تجکو یہ مقام عالی کس نیکی کیعوض مین نصیب ہوا اوس نے کہا کہ بسبب
اُمید کے کہ مین درگاہ الٰہی سے رکہتا تہا روایت ہی کہ قیامت کے دن ایک شخص کی نیکیان اور بدیان
پلہ میزان مین برابر آئینگی یعنی جسقدر نیکی اوسیقدر بدی تب اوس کو حکم ہوگا کہ تو ایک نیکی کسی شخص سے مانگ لا
کہ پلہ تیری نیکی کا بدی کے پلے سے بھاری ہو جاوے وہ شخص ایک نیکی مانگنے کے لیے ہر شخص کے پاس یہان
تک کہ اپنے مان باپ کے پاس بھی جائیگا مگر اوس حالت مین ہر شخص نے اپنے حال مین گرفتار ہوگا ایک کو دوسرے
کی کیا پروا ہوگی وہ بیچارہ جس شخص سے ایک نیکی کا سوال کریگا وہ کچھ جواب نہ دیگا اس حال مین ایک شخص کہ اوسکے
نامہ اعمال مین فقط ایک ہی نیکی ہوگی وہ اوس کو مضطرب دیکھکر کہیگا کہ بھائی میرے پاس ایک ہی نیکی ہے
وہ مین تجھے دیتا ہون اسواسطے کہ میرا ایک نیکی سے کیا بھلا ہوگا تو ایک نیکی کے ملنے سے نجات پاتا ہے
لے مین نے اپنی نیکی تجھے دی میرا مالک اللہ ہے جو چاہیگا سو کریگا + اوس شخص کی اس بات پر دریائے رحمت
الٰہی جوش مین آئیگا اور جناب ایزد تعالے اپنے کمال فضل و کرم سے ان دونون شخصون کو بخشدیگا اور جنت
مین بھیجیگا سبحان اللہ کیا رحمت ہی اے سخاوت کا کیا ثمرہ ہی ایک روایت مین آیا ہی کہ روز حشر کے
ایک شخص اپنے اعمال بد کے ننانوے نامے لکھے پائیگا اور نیکی ایک بھی نہوگی اور ہر نامہ ایک ایک
بدیکا طول و عرض مین مشرق سے مغرب تک ہوگا تب وہ شخص اپنی نجات سے مایوس ہو جائیگا اور کہیگا
کہ اب کون صورت نجات کی ہی اور اس غم سے نہایت ملول اور خوفناک ہوگا اتنے مین فرشتے

اوس کو نہایت مضطرب دیکھ کر کہینگے کہ ای بندۂ خدا اتنا کیون نا امید اور مضطرب ہوتا ہی تیری ایک نیکی ہمکو یاد ہے خاطر جمع رکھہ یقین ہی کہ وہ نیکی تیری اللہ کے فضل و کرم سے باعث مغفرت ہو جائیگی اور ایک چھوٹا سا کاغذ اوس کے حوالے کرینگے وہ شخص اوس پرچے کو دیکھکر کہیگا کہ بھلا اتنے طوماروں کے سامنے اس پرچۂ حقیر کی کیا قدر ہوگی اور کیونکر یہ ذرا سا پرچہ اتنے بڑے طوماروں سے ہم پلہ ہوگا تب جناب کبریا کی درگاہ والا کیسے حکم ہوگا کہ ہماری ذات عادل اور رحیم ہی ہم کسی پر ظلم نہین کرتے جسقدر بدی تیری ہوگی اوسیقدر تجکو ثواب بھی ملیگا تب وہ پرچہ اون طوماروں کے ساتھ وزن کیا جائیگا اللہ کی عنایت سے وہ پلہ جسمین وہ کاغذ نیکی کا رکھا جائیگا بدی کے پلے سے بھاری نکلیگا اور اوسکی برکت سے وہ شخص نجات پاکر بہشت مین داخل ہوگا سبحان اللہ اللہ کی رافت اور شفقت کا پایان نہین ہی وہ بڑا غفور رحیم ہی الحق نکتہ نواز اوسی کی ذات پاک ہے راوی کہتا ہی کہ میرے خیال مین یہ بات آتی ہی کہ وہ نیکی اوسکے اقرار نبوت و رسالت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا یعنی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ جسکی برکت سے سب بدیان اوس شخص کی محو ہوگئین حقیقت مین اس شہادت کا یہی رتبہ ہی نقل علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن نامۂ اعمال ہر ایک بندے کے اوس کے ہاتھ مین دیے جائینگے گنہگار اپنے اعمال بد دیکھکر نا امیدی سے سر جھکا لینگے اور متحیر ہو جائینگے تب حکم ہوگا کہ اپنے نامۂ اعمال کیون نہین پڑھتے ہو یہ عرض کرینگے کہ خداوندا اگر نجات ہماری انھین نامۂ اعمال پر منحصر ہی تو امید نجات کی کہان ورنی الواقع قابل دوزخ کے ہین پھر حق تعالے فرمائیگا کہ مین نہین حکم دیتا کہ تم دوزخ مین ڈالے جاو تمکو چاہیئے کہ اپنے نامہ اعمال پڑھو اور خیال کرو کہ ہمنے کیا کیا کیا ہے اور مین اوسکی عوض مین تم سے کیا کرتا ہون ایا اعمال تمھارے لائق دوزخ کے ہین یا نہین مگر مین اپنے فضل و کرم سے تمکو بہشت مین داخل کرتا ہون نقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو بندہ کہتا ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ روز قیامت کے ثواب سبحان اللہ کا آگے اور ثواب الحمد للہ کا دہنی طرف اور ثواب لا الہ الا اللہ کا بائین طرف اور ثواب اللہ اکبر کا پیچھے پیچھے

ہوگا اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ثواب لا الہ الا اللہ کا سب تسبیحوں سے زیادہ ہے اوس کے بائین طرف ہونیکا کیا سبب ہے
فرمایا کہ دوزخ آدمیوں کے بائین طرف ہوگی اوسواسطے ثواب کلمہ توحید کا بائین طرف ہوگا کہ مومن اوسکی گرمی اور
حرارت سے محفوظ رہے دیگر اور آدمی کو چاہئیے کہ چھینکنے کے وقت الحمد للہ کہنے کی عادت کرے اوسواسطے کہ
روز قیامت کے جسوقت ٹھنڈی ہوا عرش کی اوس کے دماغ مین جائیگی اور اوس کو چھینک آئیگی یہ اپنی عادت کے
موافق الحمد للہ کہیگا اوسوقت جناب کبریا اپنے فرشتوں سے فرمائیگا کہ ای فرشتو اس بندے نے میری نعمت کا
شکر ادا کیا اسکا کیا ثواب دون فرشتے عرض کرینگے کہ خداوندا تو کریم اور رحیم ہے جو چاہے سو عنایت کر تب حکم ہوگا کہ اس کو
ایک موتی کے دانیکا گھر کہ جسمین سات سو قطعے مکان کے چاندی اور سونے کے ہون دیا جائے اور ہر ایک قطعے
مین ایک تخت مشک کا کہ جسمین نوبائے ہون رکھا جائے اور دروازہ ہر ایک گھر کا دنیا کے برابر ہو نقل ہے بنی
اسرائیل مین ایک شخص تھا کہ ہمیشہ چوری کیا کرتا تھا آخر کو اوس نے توبہ کی اور چوری سے کنارہ کیا پھر دلمین سوچا کہ
یقین ہے اس توبہ کی برکت سے یہ گناہ تو میرا معاف ہوا ہوگا مگر اب بطور کفارے کے کچھہ کیا چاہئیے کہ زیادہ تر ثواب
حاصل ہو تب اوس نے یہ بات اختیار کی کہ تمام رات عبادت کرتا اور دن کو روزہ رکھتا بعد چند روز کے اوس ما
کے پیغمبر کو وحی ہوئی کہ اوس شخص سے کو کہدو کہ تیری عبادت میری درگاہ مین مقبول نہین ہے کیون عبث تکلیف
اوٹھاتا ہے جب اوسکو یہ حکم سنایا تب عبث دا اور ریاضت زیادہ تر شروع کی چنانچہ ہفتے مین ایک مرتبہ
کھانا اور رات بہر یاد الٰہی مین مصروف رہتا بعد چند روز کے پھر اوسوقت کے پیغمبر کو حکم ہوا کہ اب اس میرے بندے کو
کہدو کہ اب مین تجھسے راضی اور خوشنود ہوا اور تیری عبادت میری درگاہ مین قبول ہوئی تب اوس
نبی نے اوسکو یہ پیغام الٰہی پوہنچایا اور پوچھا کہ ای عزیز اب تو نے کونسا عمل خیر اختیار کیا کہ جسکے
سبب سے تو مستحق رحمت الٰہی کا ہوا اوس نے کہا کہ مین نے بکمال عجز و زاری سے جناب الٰہی مین عرض کی کہ خداوندا
ایک بندہ تیرا دعوی خدائی کا کرتا ہے اور اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى کہتا ہے اور اوسکو قطع نظر اون تکالیف کے
کبھی درد سر بھی نہین ہوتا اور مین تیری درگاہ مین التجا اور عاجزی کرتا ہون تیری بندہ نوازی اور کارسازی
سے کیا عجب ہے کہ مجھکو محروم اور مردود نکرے یہ دعا میری قبول ہوئی ہوگی ای عزیز جب گنہگاروں نے
ایسے رنج کھینچے ہین اور محنتین کین ہین تب اللہ کی درگاہ مین قبولیت پائی ہے تم ایکبار اپنی زبان

یارب کہتے ہوا ور رجا ہے ہو کہ اللہ کی درگاہ مین مقبول ہوجاوے بڑا مقام تعجب ہے نقل ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے زمانہ مین ایک شخص ہمیشہ رویا کرتا تھا ایک مرتبہ معاذ بن جبل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
حضور مین اوسکا حال عرض کیا آپنے اوسکو بلایا اور سبب رونیکا پوچھا اوسنے اپنے گناہ سب بیان کیے
اسکو ہیبت الٰہی سے لرزہ آیا اور فرمایا کہ اس شخص کو مدینہ سے نکالدو ایسا نہو کہ اوسکی شامت گناہ سے یہ تمام
شہر غضب الٰہی مین گرفتار ہوجاوے لوگون نے اوسکو مدینہ سے باہر نکالدیا اوسنے جناب باری مین کمال سوز
وگداز سے التجا کی کہ ای رحیم احمدؐ نے مجھکو قبول نکیا تو خدا ای احد ہے عذر میرا قبول کر غرض اوسنے
اس عجز وزاری سے دعا کی کہ سب ملائک آسمان وزمین کے جوش وخروش مین آئے اور حضرت جبرئیل نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آکر کہا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ بخشنے والا گنہگارونکا مین ہون
تونے اوس شخص کو اپنی رحمت سے محروم کردیا اوسنے میری درگاہ مین گریہ وزاری کی مین نے اوسکے گناہ
بخشدیے یہ میرا پیغام اوسکو پہونچادو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکی تلاش کو تشریف لیگئے اور
اصحاب بھی آپکے ہمراہ ہوے دیکھا کہ وہ شخص جنگل مین خاک پر اپنا منہ ملتا ہے اور گریہ وزاری سے کہتا ہے
کہ خداوندا اگر میرے گناہ قابل بخشنے کے نہین ہین تو اس صحرا کے درندون کو حکم دے کہ مجھکو کھاجاوین
اب مجھہ مین زیادہ طاقت خجالت اور ندامت کی نہین ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکے
نزدیک جاکر اپنا دست مبارک اوسکے سر پر رکھا وہ سمجھا کہ ملک الموت واسطے قبض روح کے آئے
ہین فریاد کی اور چلایا کہ ای قابض الارواح مجھکو اتنی امان اور فرصت دے کہ ایکبار پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی زیارت سے مشرف ہون شاید کہ مجھکو مژدہ مغفرت سناوین یہہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم روئے اور فرمایا کہ ای جوانمرد سر اوٹھا کہ مین ملک الموت نہین ہون محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہون وہ آپکا
نام سنکر بہت خوش ہوا اور سر اوٹھایا آپنے فرمایا کہ مین تجھکو خوشخبری دیتا ہون اس بات
کی کہ خدا تعالیٰ نے تیری مغفرت کی اور سب گناہ تیرے معاف کیے نقل ہے کہ ایک اعرابی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا آپنے اوسکو کلمہ شہادت پڑھایا اور فرمایا کہ
تجھکو ایمان نصیب ہوا اوسکو بات کے دریافت ہونیسے اتنی خوشی ہوئی کہ فرط نشاط سے جان

بجی تسلیم کی اور شادی مرگ ہوا حضرت جبرئیل آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ روح اس اعرابی کی اعلی علیین
مین پونہچی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اوسکا زانوی مبارک پر رکہا اور خاک وسکے چہرہ کی اپنے دست
مبارک سے صاف کرتے تھے اور روتے تھے اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ رونیکا کیا سبب ہے
اوآپنے فرمایا کہ مین بہی مسافر ہون اور یہ بھی مسافر تہا اور مسافر کی قدر مسافر خوب جانتا ہی اور موت
مسافر کی بہت سخت ہوتی ہی جب اوسکی تجہیز وتکفین سے فراغت کر کے قبر مین رکھا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اصحاب نے فرمایا کہ حضرت مسکرانیکا کیا سبب ہے آپنے فرمایا کہ دو فرشتے آئے
ایک نے کہا کہ افسوس یہ شخص بھوکا آیا اور دنیا سے بھوکا گیا دوسرے نے کہا کہ مین نے اسکو بہشت کے کھانے
بہت اچھے اچھے کھلائے اے عزیزو مسافرونکی پریشانی پر رحم کیا کرو کہ قبر بھی اونکی پژمردہ دلی
اور بے سروسامانی پر تاسف کرتی ہی اور زبان حال سے کہتی ہی کہ ان بیچارونکا نہ تکیہ ہی نہ بچھونا نہ نقد
نہ اسباب دنیا مین اونکی خوراک غم والم تہا اور قبر مین یہ کیڑون کی خوراک ہین **نقل** ہی کہ جب
یوسف علیہ السلام کو ان کے بھائیون نے کنوے مین ڈالا حضرت جبرئیل آئے اور پوچھا کہ کیا حال ہی
آپنے کہا کہ کیا حال پوچھتے ہو اوس شخص کا کہ جو کنارہ پدر سے جدا ہو کر قعر چاہ مین پڑے جب
کاروانی نے آپ کو کنوئے سے نکالا اور بھائیون نے خبر پاکر آپ کو اوس کے ہاتھ بیچا جب اوسنے
مول لیکر مصر کی روانگی کا ارادہ کیا یوسف علیہ السلام نے مالک سے کہا کہ مجھکو اجازت دے کہ
مین ان بیچنے والون سے رخصت ہولون چنانچہ آپ اس سے اجازت لیکر اپنے بھائیون کے پاس آئے اور ان کے حق مین
دعا کی اور کہا کہ اللہ تمکو اس مواخذہ سے نجات دے اب میرا حال میرے باپ سے نہ کہنا کہ اوسکو
اسکے سننے کی طاقت نہوگی جیسے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اوس مصیبت اور کربت غربت پر
صبر کیا درجہ بادشاہی کا پایا پس جو کوئی اس سرائے فانی مین اپنے تئین مسافر اور غریب الوطن
سمجھکر رنج والم مین صابر اور شاکر رہیگا امید ہی کہ اوسکو بھی نتیجہ نیک ملیگا اور عاقبت بخیر ہوگی
انشاء اللہ تعالی **نقل** ہی ابو قلابہ سے کہ ایک رات مین گورستان کے مردون کو خواب مین
دیکھا کہ ہر ایک کے سامنے ایک طبق نور کا بھرا ہوا رکھا ہی مگر اون مین ایک شخص کے آگے

نہین ہے اور وہ شخص اپنا سر نیچے کئے ہوئے شرمسار بیٹھا ہے اور ابو قلابہ نے حال ان طباقونکا پوچھا
سب نے کہا کہ صدقہ ہمارے زندونکا ہے کہ اپنے اپنے مردونکے لیئے دیا ہے وہ شخص بولا کہ میرا ایک بیٹا ہے
بداعمال وہ کبھی کچھہ میرے نام پر صدقہ نہین دیتا اور مجھپر رحم نہین کرتا مین اوس سبب سے ان سب مردونکے
آگے شرمندہ ہون ابو قلابہ نے اوس شخص سے نام اوسکے لڑکے کا اور محلے کا پوچھہ لیا اور جب صبح
ہوئی تو اس کے لڑکے کو بلا کر اوسکے باپکا حال اوس سے مفصل بیان کیا وہ لڑکا بہت شرمندہ ہوا اور
رویا اور اعمال اپنے سے توبہ کی اور اپنے باپکے نام پر بہت سی خیرات کی اور اوسکی قبر پر جا کر سر ننگے ہو کر بہت
گریہ وزاری کی اور عذر کیا دوسری رات ابو قلابہ نے اوسی شخص کو پھر خواب مین دیکھا کہ وہ شخص بہت
خوش ہے اور دعا کرتا ہے کہ جیسے تونے مجکو اس شرمندگی سے نجات دی اللہ تجھے اسکا عوض
اور جزاے خیر عنایت فرماوے لکہا ہے کہ ہر شب جمعہ کو ارواح مردونکی اپنی اولاد اور رشتےدارونکے دروازے پر
آتی ہین اور گریہ وزاری کرکے کہتی ہین کہ اے عزیزو ہمکو کیون بھول گئے جو بڑی کہ کتنے کو دیتے
ہو اگر ہمارے نام پر دو بہت غنیمت ہے کہ ہم ثواب کے محتاج ہین خداوندا بتصدق اپنے حبیب پاک کے ہمکو
دنیا سے با ایمان اوٹھانا اور ہمارے وارثون کو توفیق فاتحہ اور درود کی عنایت کرنا نقل ہے کہ شیخ شبلی رحمۃ
اللہ علیہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ قبر پر روتا ہے یہ بھی اوس کے ساتھہ رونے لگے اور کہا کہ اے عزیز آب دیدہ سے
جسم ظاہر طاہر ہوتا ہے اور آب چشم سے کثافت دل کی دور ہوتی ہے اور نجاست گناہ کی لباس قلب
سے زائل ہو جاتی ہے نقل ہے قثم بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ جسوقت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
قبر شریف مین رکھا اوسکے بعد مین نے روے مبارک کو دیکھا کیا نظر پڑا کہ آپکے لب مبارک ہلتے ہین مینے
جو کان اپنا آپکے مونھہ کے قریب کیا کیا سنتا ہون کہ آپ امتی امتی فرماتے ہین یعنے اپنی امت
کے لیئے دعا کرتے ہین کہ خداوندا میری امت کے گنہگارون کو بخشدے اور رحمت کر سبحان اللہ قربان
ایسے نبی کریم کے کہ جب تک اس عالم شہود مین رونق افروز رہے ہدایت فرمایا کئے اور بعد نقل کے اس سرائے
فانی سے بھی اپنی امت کی یاد نہ بھولے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الرَّحْمَةِ
وَالرَّافَةِ نقل ہے کہ جب قیامت قایم ہوگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

عنہ کو حکم دینگے کہ تم دوزخ کی راہ گھیر کر کھڑے ہو جاؤ اگر کسی شخص کو میری امت سے دوزخ مین لیجائین تم ہرگز نجانے
دیجیو جب تک مین نہ پوہنچون اور عمر رضی اللہ عنہ کو حکم ہوگا کہ تم میزان کے پاس جاکر کھڑے رہو اور خبردار رہو
کہ اعمال میری امت کے اچھی طرحسے تولے جاوین اگر کسیکا پلہ عبادت ہلکا ہو تو اوسکا تولنا موقوف رہے
جبتک کہ مین نہ آؤن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لیجائینگے حکم ہوگا کہ انکی عبادت میرے
روبرو وزن کرو فرشتے آپکا حکم بجا لائینگے جب تول ہونیکے وقت پلہ کسی کی عبادت کا سبکی کی طرف
مائل ہوگا آپ اپنے دست مبارک سے اوس پلے کو دبا دینگے کہ بھاری ہوجائیگا تب فرشتون کو حکم
الہی پوہنچے گا کہ ای فرشتو میرے دوست کی خلاف مرضی کوئی کام نکرنا کہ آج اوس کو مینے اختیار
دیا ہے کہ جو چاہے سو کرے اور عثمان رضی اللہ عنہ حوض کوثر پر مامور ہونگے کہ سب سے پہلے میری امت
سیراب ہووے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ دوزخ کے دروازے پر معین کیئے جائینگے کہ کوئی امتی میرا
دوزخ مین نجانے پائے جب تک مین نہ آجاؤن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سایہ عرش مین جاکر
اپنے عاصیان امت کی شفاعت مین مصروف ہونگے اس حالت مین جبرائیل علیہ السلام سراسیمہ
آپکے پاس آئینگے آپ اون سے سبب سراسیمگی کا پوچھینگے وہ عرض کرینگے کہ یا رسول اللہ اسوقت میرا گذر
دوزخ کی طرف ہوا مینے دیکھا کہ ایک شخص آپ کی امت کا عذاب مین گرفتار ہے اور رو رو کر کہتا ہے
کہ افسوس کوئی ایسا نہین کہ میرا حال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرے اور آپکو میری خبر دے
اوسکی فریاد سنکے میرا حال متغیر ہوا آپ یہ سن کے روتے ہوے دوزخ کی طرف تشریف لیجائینگے اور اوسکو
عذاب سے چھوڑائینگے مالک کو حکم ہوگا کہ ہرگز میرے حبیب کے امورات مین دخل ندینا اور چون و چرا نکرنا
بعد اوسکے آنحضرت میزان کے پاس تشریف لیجائینگے اور اعمال کے تولنے والون کو حکم دینگے کہ
اعمال میری امت کے اچھی طرحسے تولنا پھر کنارہ دوزخ پر جاکر فرمائینگے کہ ای مالک اگر کوئی شخص
میری امت کا آئے اوس پر سختی نکیجیو جب تک کہ مین نہ آؤن آخر کو یہان تک نوبت پوہنچے گی کہ جس شخص کو ملائکہ
عذاب کے ہاتھ مین دیکھینگے جناب باری مین عرض کرینگے کہ ای بار خدایا اسکو میری التماس سے بخشدے
یا مجکو بھی اوس کے ساتھ جانیکا حکم دے ای عزیزو کچھ جانتے ہو کہ احکام الہی مین کیا اسرار ہین

نقل ہے کہ ایکدن جبرئیل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ جو شخص آپکی امت کا بغیر توبہ
کے مریگا وہ درجۂ اول دوزخ مین ڈالا جائیگا یہہ سنکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت روئے اور گھر مین تشریف
لیجاکے دروازہ بند کرلیا اور نالہ و زاری مین مشغول ہوئے اتنے مین حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائین
وہ بھی یہ حال سنکر دعا و زاری مین آپکے شریک ہوئین نقل ہے کہ قیامت کے دن گنہگارون کو بھیڑ بکریون
کے طرح دوزخ کیطرف کھدیڑینگے جوان لوگ اپنی جوانی کا افسوس کرین گے اور بوڑھے آدمی اپنے
سفید بالون سے شرمائینگے اور عورتین عاجزی سے شور و فریاد کرینگی کہ جسوقت مالک داروغہ دوزخکی نگاہ
اون پر پڑیگی پوچھیگا کہ تم کون قوم ہو کہ تمھارا منہ زرد اور آنکھین کبود نہین ہین یہہ لوگ بسبب ہیبت کے
اپنے رسول کو بھول جاوینگے اور کہینگے کہ ہم وہ لوگ ہین کہ جن پر قرآن نازل ہوا تھا اور پانچوقت کی
نماز اور ایک مہینے کے روزے سال مین فرض ہوئے تھے یہ بات سنکر مالک کہیگا کہ یہ احکام امت محمد کی
صلی اللہ علیہ وسلم پر صادر ہوئے تھے یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام جب سنینگے فریاد کرینگے
کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو اس عذاب سے بچائیے پھر مالک اونکو دوزخمین جانیکا حکم کریگا
تب یہ کہینگے کہ ہمکو اسقدر فرصت دے کہ ہم اپنے اوپر نوحہ و زاری کرلین تب جناب کبریا سے حکم پہونچیگا
وہ لوگ چالیس برس تک ایسے روئینگے کہ آنکھون مین ایک آنسو نرہیگا اور خون جاری ہوگا تب مالک
کہیگا کہ یہ رونا تمکو دنیا مین لازم تہا کہ آج تمھارے کام آتا اور موجب نجات کا ہوتا پھر مالک آگ سے
مخاطب ہوکر کہیگا کہ انکو لے جب آگ اونکے لینے کا قصد کریگی یہ فریاد کرینگے اور باآواز بلند کہینگے
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بس آگ ان کے پاس سے بھاگے گی مالک پھر آگ سے کہیگا کہ انکو
لے آگ پھر قصد نکریگی اور کہے گی کہ کسطرح سے انکو لون کہ یہ کلمہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھتے ہین
پھر مالک آگ سے کہیگا کہ لے انکو حکم خدا سے لیکن اونکا منہ اور دل نہ جلانا چنانچہ بعضون کو زانو تک اور
بعضون کو کمر تک جلائیگی تب جناب کبریا کا حکم حضرت جبرئیل کو ہوگا کہ اے حامل وحی جا اور عاصیان
امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حال دیکھ تب حضرت جبرئیل دوزخ کے دروازے پر آئینگے مالک اون سے
سبب آنیکا پوچھیگا حضرت جبرئیل کہینگے کہ سرپوش دوزخکا اوٹھا مین گنہگاران امت

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھونگا مالک سرپوش دوزخکا اوٹھائیگا حضرت جبرئیل دیکھینگے کہ تمام جسم اونکا جلگیا ہے
مگر منہ پر اثر سیاہی کا نہین اور جلنے سے محفوظ ہے وہ لوگ حضرت جبرئیل کو دیکھکر پوچھینگے کہ تم کون ہو
تمھاری صورت ان فرشتون سے مشابہ نہین ہے حضرت جبرئیل کہینگے کہ مین وہ فرشتہ ہون کہ حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پر وحی لاتا تھا جب لوگ آپکا نام سنینگے کمال گریہ وزاری سے التجا کرینگے کہ ای جبرئیل ہمارا اسلام
آنحضرت کو پہونچاؤ اور حال ہمارا اونکو سناؤ کہ نار جہنم نے ہمکو خاک سیاہ کردیا ہے حضرت جبرئیل پھر
مقام سدرۃ المنتہیٰ پر چلے جائینگے حکم الٰہی اونکو ہوگا کہ اے جبرئیل جنت مین جاکر میرا اسلام میرے دوست سے
کہہ اور اونکی امت کے گنہگارونکا حال ان سے بیان کر کہ جو تونے دوزخ مین دیکھا ہے حضرت جبرئیل
بموجب حکم خدا کے جنت مین آئینگے دیکھینگے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک خیمۂ مروارید مین کہ
جسکے چار ہزار دروازے زبرجد کے ہونگے مسند عزت پر رونق افروز ہین حضرت جبرئیل کو دیکھکر
خوش ہون گے اور فرمائینگے کہ مرحبا ای بھائی جبرئیل آج کدھر تمھارا اتفاق ہوا حضرت
جبرئیل خدا کا سلام پہونچا کر گنہگاران امت کا حال بیان کرین گے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم یہ سنتے ہی بے تامل اٹھ کھڑے ہونگے اور مقام شفاعت مین آکر عاصیون کی شفاعت
چاہینگے اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ مین نے تیری خاطر سے سب کو بخشا تب آپ دوزخکی طرف تشریف لیجائینگے
مالک آپ کے حکم سے دروازہ دوزخکا کھولدیگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب گنہگارون کو دوزخ سے
نکلوا کر نہر آب حیوان مین غسل دلوائینگے کہ اونکا سب گوشت اور پوست صحیح وسالم ہو جائیگا اور خازن
بہشت سب کے واسطے حلۂ سبز لاکر حاضر کریگا اور ایک ایک براق بھی سبکی سواری کیلیے موجود ہوگا
کہ یہ سب اسی صورت سے بکمال عزت وحرمت بہشت مین داخل ہون گے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ بِحُرْمَةِ
نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ نے وہ وہ نعمتین بہشت مین پیدا کی ہین
کہ دنیا مین نہ کسی نے دیکھین نہ سنین بلکہ کسی کے خیال مین بھی نہین گذرین لکھا ہے کہ ادنیٰ قطعہ بہشت کا
دنیا کے برابر ہوگا اور جو نعمتین کہ اوس مین مہیا ہین وہ عقل وقیاس سے افزون ہین کمترین
بندیکو بہشت مین ستر کوشک ملینگے اور ہر کوشک مین ہزار سرا اور ہر سرا مین ہزار گھر

ہر گھر مین ایک مہینے کی راہ کا فاصلہ ہوگا اور ستر ستر تخت مرصع اور ہر تخت پر ایک حور نہایت خوش جمال
بیٹھی ہوگی اور ستر پرستاران خوبصورت وشائستہ اوس کے سامنے کھڑی ہونگی ہر ایک کوشک کا
ایک مہتمم واسطے آرایش کے موجود رہیگا اور ستر فرشتے نوبت نقارے کی ہر کوشک کے دروازے پر بجایا
کرینگے اور وہ جنتی براق پر سوار ہو کر اپنے حدود مقبوضہ کی سیر کیا کرین گے اور براق ہوا پر اوڑیگا اور
ہر کوشک سے لئے پھریگا کچھ حاجت باگ پھیرنے کی نہوگی اسی طرح او نہتر کوشکون کی سیر کر آئیگا پھر
ایک کوشک نور کا نظر آئیگا کہ اگر اوسکی روشنی دنیا مین آپڑے تو دیکھنے والون کی آنکھ خیرہ
ہو جائے اوس کوشک کے خادم کمال تعظیم اور تکریم سے پیش آئینگے اور دوڑ کر اوسکی رکاب چومین گے
اوس کوشک مین ستر تخت ہون گے ہر تخت پر ہزار خلعت مرصع کرسیون کے اوپر رکھے ہون گے
اور ہر تخت کے ننانوے پائے اور ایک پائے سے دوسرے پائے تک ایک برس کی راہ کا فاصلہ ہوگا
جب مومن چاہیگا کہ اوس پر قدم رکھے وہ تخت سر جھکا لیگا اور جب مومن قدم اوس پر رکھ لیگا وہ
سر اوٹھا لیگا اور بلندی اوسکی نوے برس کی راہ کی ہوگی اللہ اپنے فضل و کرم سے سب مسلمانون
کو ایسا مقام نصیب کرے اور دنیا مین توفیق صوم و صلواۃ اور حج و زکواۃ کی عنایت فرمائے
بحرمت محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم **مقصد چوتھا بیان مین سکرات موت**
اور عذاب قبر کے بزرگونکا اس بات پر اتفاق ہے کہ کوئی تکلیف درالم جان کندن سے
زیادہ سخت نہین ہے اگر تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کرین پھر بھی تکلیف نزع کے مقابل نہو سکے چنانچہ
حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے ترغیب جہاد مین فرمایا ہے کہ جہاد کرو راہ خدا مین اور سستی نکرو
کہ سختی جان کندن کی ہزار مرتبہ ضرب شمشیر سے زیادہ ہے **نقل** شمائل ترمذی مین لکھا ہے
کہ وقت جان کندن کے ایسی سختی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر گذری کہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ
عنہا دیکھکر رونے لگین اور پوچھا کہ آپ پر بہت تکلیف ہے آپنے فرمایا کہ ایسی تکلیف مجکو کبھی نہوئی
تھی **ایضاً** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو سکرات موت لاحق ہوئی آپنے ایک پیالہ پانی کا بھرا ہوا منگایا اور بار بار اپنا دست مبارک اوسمین

تر کرکے اپنے روئے مبارک پر پھیرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اِنَّ سَکَرَاتِ المَوتِ حَقٌّ
ایضاً اور روایت ہی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ جب سے مین نے آنحضرتؐ کو سکرات موت کی تکلیف
مین دیکھا تمنا اس بات کی نرہی کہ جان آسانی نکلے اسواسطے کہ اگر آسانی مرنا دلیل مغفرت کی ہوتی
تو پیغمبر خدا پر مطلق تکلیف ہوتی دیگر مرآۃ العالمین مین لکھا ہی کہ سکرات موت اس شدت سے جناب سالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر طاری ہوئی کہ رنگ چہرۂ مبارک کا کبھی سرخ ہوجاتا اور کبھی زرد ہاتھ اپنا
پانی سے تر کرکے اپنی پیشانی نورانی پر پھیرتے تھے اور فرماتے تھے کہ خدایا مدد کر میری سکرات
موت مین کبھی دہنا ہاتھ اور کبھی بایان ہاتھ دراز کرتے تھے اور اوسوقت سقف خانہ پر نگاہ کرکے
ہاتھ اوٹھایا اور فرمایا کہ مَعَ الرَّفِیقِ الاَعلٰی ناگاہ دست حق پرست زمین کیطرف مایل ہوا اور روح پر
فتوح بجوار رحمت الٰہی منتقل ہوئی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُونَ ایضاً مشکوٰۃ شریف مین لکھا ہے
کہ جسوقت بندۂ مومن باایمان مرتا ہی فرشتے رحمت کے نازل ہوتے ہین اور کفن اور خوشبو جنت سے
لاتے ہین اور اوسکے سامنے بیٹھتے ہین بعد اوسکے ملک الموت آکر اوسکے سر کے پاس بیٹھتے ہین
اور کہتے ہین کہ ای نفس پاک نکل اور چل طرف رحمت خدا کے پس روح اوسکی جسم سے نکلتی ہی جسطرح کہ
قطرہ پانی کا مشک سے نکلتا ہی اوسوقت وہ فرشتے اوس کی روحکو ملک الموت کے ہاتھ سے لیکر اوسے
کفن اور خوشبو مین لپیٹتے ہین کہ اوس سے ایسی خوشبو نکلتی ہی کہ کسی نے کبھی زمین پر نہ سونگھی ہوگی
پھر اوس روحکو آسمان پر لیجاتے ہین آسمان کے فرشتے پوچھتے ہین کہ یہ کسکی روح لطیف ہے کہ تمام
آسمانون کو معطر کردیا وہ جواب دیتے ہین کہ فلانا شخص فلانیکا بیٹا ہی وہ یہ سن کر بہ تعظیم تمام پیش آکر
دروازہ آسمانکا کھول دیتے ہین اور آسمان کے فرشتے اوسکے ہمراہ ہوتے ہین اسیطرح ساتوین آسمان
تک پہونچتے ہین تب اللہ تعالےٰ فرماتا ہی کہ لکھو نام اس میرے بندیکا علیین مین اور لیجاؤ اسکی روح اوسکے
بدن مین اسواسطے کہ زمین سے پیدا ہوئی ہی اور روز قیامت کے اسکو زمین سے اوٹھاؤنگا فرشتے
پھر اوسکی روحکو اوسکے جسم مین لاکر ڈالتے ہین پھر دو فرشتے قبر مین آکر مردیکو بٹھاتے ہین اور
پوچھتے ہین کہ تیرا پروردگار کون ہی وہ جواب دیتا ہی کہ اللہ پھر پوچھتے ہین کہ تیرا دین کیا ہے

وہ کہتا ہے دین اسلام پھر پوچھتے ہین کہ کیا جانتا ہے تو اوس شخص کو کہ تم مین پیدا ہوا تھا واسطے ہدایت کے
وہ کہتا ہے کہ وہ رسول اللہ ہے پھر سوال کرتے ہین کہ تو نے کیونکر جانا کہ وہ رسول اللہ ہے وہ کہتا ہے
کہ کتاب اللہ اوسنے پوہنچائی اور سنائی اور مین نے اوسکی تصدیق کی بعد اوسکے آسمان سے آواز
آتی ہے کہ سچ کہتا ہے بندہ میرا اب بہشت سے فرش لاکر اوسکی قبر مین بچھاؤ اور ایک دروازہ بہشت
کا اوسکی قبر کی طرف کھولدو کہ ہوائے خوش بہشت کی اوسکی قبر مین آیا کرے اور قبر اوسکی اتنی وسیع
ہوجاتی ہے کہ جہان تک اوسکی نگاہ پوہنچے بعد اوسکے ایک شخص نہایت خوبصورت اچھے کپڑے
پہنے ہوئے اور خوشبو لگائے ہوئے آتا ہے اور اوس سے کہتا ہے کہ خوشخبری ہو تجھکو کہ یہ دن وہ ہے
کہ اللہ تعالے نے تجھسے وعدہ کیا تھا وہ پوچھیگا کہ تو کون ہے کہ تیرے دیکھنے سے روحکو نہایت فرحت
ہوتی ہے وہ کہیگا کہ مین تیرے اعمال صالح ہون تب یہ مردہ کہتا ہے کہ الٰہی قیامت جلد قایم کر کہ
مین پھر زندہ ہون اور میرے عزیز و اقربا مجھکو دیکھین کہ اللہ تعالے نے مجھپر ایسی عنایت کی اور جب
بندہ کافر مرتا ہے نازل ہوتے ہین اوسپر فرشتے بدصورت سیاہ رنگ اور اونکے پاس ٹاٹ
ہوتا ہے اوس کے سامنے بیٹھتے ہین بعد اوسکے ملک الموت اوسکے سر کے پاس آکر بیٹھتے ہین
اور کہتے ہین نکل اے جان پلید اور چل طرف غضب اللہ کے اوسوقت اوسکی روح چھپتی پھرتی
تمام بدن مین اور نہین چاہتی کہ جسم سے نکلے اوسوقت ملک الموت اوسکو کمال شدت سے اور
تکلیف سے کھینچتے ہین کہ جیسے گرم سیخ کو بھیگے ہوئے نمدے سے بزور کھینچتے ہین اور ریزے
اوس نمدے کے سیخ مین لپٹ کر آتے ہین پھر وہ فرشتے ایک لحظہ ملک الموت کے پاس نہین
چھوڑتے ہین اور ٹاٹ مین لپیٹتے ہین اور ایسی بدبو نکلتی ہے کہ اگر دنیا مین وہ بو آجائے تو ساری
دنیا سڑ جاے جب ارادہ آسمان کے لیجانیکا کرتے ہین فرشتے کہتے ہین کہ یہ کیسکی روح خبیث ہے یہ فرشتے
اوسکا نام کمال حقارت سے لیکر کہتے ہین کہ فلانا ہے اور دروازے آسمان کے نہین کھولتے پھر اللہ تعالے
فرماتا ہے کہ نام اسکا سجین مین لکھو اور سجین ساتوان طبقہ ہے دوزخکا نیچے زمین کے پھر اوسکی روحکو
اوسکے بدن مین پھینک دیتے ہین تب دو فرشتے اوسکی قبر مین آکر اوسکو بٹھاتے ہین اور پوچھتے ہین

کون ہے رب تیرا یہ ہائے ہائے کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مین نہین جانتا پھر پوچھتے ہین کہ دین تیرا کیا ہے
یہ کہتا ہے کہ مین نہین جانتا پھر پوچھتے ہین کہ اوس شخص کو پہچانتا ہے کہ جو تم مین واسطے ہدایت کے پیدا ہوا تھا
وہ اسی طرح سے ہائے ہائے کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مین نہین جانتا پھر آسمان سے ایک آواز آتی ہے
کہ یہ جھوٹا ہے پس اوسکی قبر مین آگ بچھاتے ہین اور ایک دروازہ دوزخ کا اوسکی قبر کی طرف کھول دیتے
ہین کہ اوسکی لپٹ اوسکو پہنچا کرتی ہے اور قبر اتنی تنگ ہو جاتی ہے کہ پسلیان اوسکی ادھر سے
ادھر نکل جاتی ہین ایک شخص نہایت بدصورت بدبو اوسکے پاس آتا ہے اور کہتا ہے افسوس ہے تیرے
حال پر کہ تو نے جو دنیا مین کیا تھا اور اللہ نے اوسکی سزا کا وعدہ کیا تھا وہ دن یہی ہے تب یہ پوچھتا ہے
کہ تو کون ہے کہ تجکو دیکھکر مجھے شرم آتی ہے وہ کہتا ہے کہ مین تیرے اعمال بد ہون پھر یہ تمنا کرتا ہے
کہ الہی ابھی قیامت قایم نہو کہ میرے خویش اقربا مجھکو اس حال مین دیکھین اور مین انکے سامنے شرمندہ
ہون **نقل** ہے کہ حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ ایکدن وعظ کہتے تھے اوس مجلس مین ایک کفن چور بھی
موجود تھا اوس نے خوف خدا سے اپنے فعل بد سے توبہ کی لوگون نے اس سے پوچھا کہ تو نے کتنی قبرین کھودین
اور کتنے مسلمانونکا منہ تو نے قبلے کی طرف سے پھرا ہوا پایا اور کتنونکا قبلے کیطرف اوس نے کہا کہ
مین نے بیس برس تک یہ پیشہ کیا ہے اس مدت مین سات ہزار قبرین مسلمانون کی کھولین سو آدمی کا منہ
مین نے قبلے کیطرف دیکھا ہے اور باقی سبکا منہ قبلے کے رخ سے پھرا ہوا پایا ای عزیز و مسلمانان کو مناسب ہے
کہ عذاب قبر اور سوالات نکیرین کے برحق جانے اور اپنے تئین گناہون سے بچائے کہ اوسوقت پھر کوئی کام
نہین آتا ہمیشہ جہان تک ہو سکے فکر آخرت کیا کرے **نقل** ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ جو شخص موت کو بہت یاد کریگا اور توشۂ آخرت کے سامان و سرانجام مین بہت مشغول ہوگا بعد مرنے کے
اپنی قبر کو باغ پائیگا باغہائے جنت سے اور وہان ایک صورت نظر پڑیگی چاند سے زیادہ خوبصورت اور مشک سے
زیادہ معطر یہ شخص اوس سے پوچھیگا کہ تو کون ہے وہ جواب دیگا کہ مین تیرے اعمال نیک ہون اور اخلاق
حمیدہ ہون اس خانۂ پر وحشت مین تیری غمگساری کے لیئے آیا ہون اور اس تاریک مکان مین قیامت تک
چراغ رہونگا وہ بندہ خوش ہو کر کہیگا کہ کاش قیامت جلد آئے تو میرے خویش و اقربا مجھکو دیکھین کہ اللہ تعالی

نے میرے حال پر ایسی عنایت فرمائی اور جو شخص موت کو بھول کر تمام ہمت اپنی طلب دنیا مین اور حرص
مال و متاع مین مصروف رکھیگا اور توشۂ آخرت سے غافل رہیگا تو وہ اپنی قبر کو ایک غار پائیگا غار
ہائے دوزخ سے اور مونس اور رفیق اوس کے آتش دوزخ جلانیوالے اور ایذا پہچانیوالے ہونگے
اور کہینگے کہ اے بدبخت ہم تیرے اعمال بد ہین **نقل** ایک جماعت نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
پوچھا کہ یا رسول اللہ کس شخص کو ثواب شہید کا ملتا ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص ہر روز اپنی موت کو بیس بار
یاد کرتا ہے اوسکو شہید کا ثواب ملتا ہے **دیگر** حدیث شریف مین آیا ہے کہ جتنی فہمید انسان مین ہے
اگر حیوانات مین ہوتی کبھی خوف الٰہی سے موٹے نہوتے **دیگر** حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ذکر قبر اور قیامت
کی باتین کیا کرتے تھے اور ربیع خثیم نے اپنے گھر مین قبر کھود رکھی تھی ہر روز دو مرتبہ اوسمین لیٹا کرتے
کہ موت فراموش نہوجائے **دیگر** پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھکو اپنی امت مین دو باتکا
ڈر ہے ایک یہ کہ خواہش نفسانی مین مبتلا ہون دوسرے یہ کہ زندگانی دراز کی امید کرین جسکے دلمین
یہ سمایا کہ عمر میری بہت ہوگی اور نوبت مرنیکی دیر مین پوہنچیگی اوس شخص سے عمل نیک ظہور مین
نہ آئینگے **دیگر** رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کو تشریف لیجاتے بعد فراغت کے
جب تک پانی ملے آپ تیمم کرتے کہ شاید پانی کے پوہنچنے تک زندگی وفا نکرے **دیگر** حضرت
عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ غم روزی کا نکھایا کر اگر کل تک زندہ رہیگا اللہ روزی بھی دیگا
نقل اسود حبشی نماز مین دہنے بائین دیکھا کرتے کسی نے کہا کہ نماز مین ادھر اودھر دیکھنا جائز نہین
ہے جواب دیا کہ مین یہ دیکھتا ہون کہ حضرت عزرائیل کیدھر سے آئے **نقل** رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ پانچ چیزون کو غنیمت جانو ایک جوانی کو قبل پیری کے دوسرے تندرستی کو قبل
بیماری کے تیسرے تونگری کو قبل محتاجی کے چوتھے فراغت کو قبل مشغولی کے پانچوین زندگی کو
قبل موت کے **نقل** ایک روز داؤد طائی جلد جلد چلے جاتے تھے کسی نے پوچھا کہ آج اتنے جلد کیون
جاتے ہو بولے لشکر شہر کے باہر میرا منتظر ہے جب تک مین نجاؤنگا وہ نہ اٹھینگے اوسنے کہا کہ
ہمکو تو کوئی لشکر نظر نہین پڑتا کیا تم دیوانے ہو اونھون نے کہا کہ مین گورستان کے مردونکو کہتا ہون

نقل ہے ابو موسیٰ اشعری بڑھاپے مین نماز بہت پڑھتے اور ہردم عبادت مین مشغول رہتے کسی نے
کہا کہ اس عمر مین اتنا رنج اور مشقت کیون اوٹھاتے ہو فرمایا کہ جب دو شخص گھوڑے دوڑاتے ہین تو ہر ایک کوشش
کرتا ہے کہ مجھکو سبقت حاصل ہو اور گھوڑا میرا بڑھجائے مین بھی آخر عمر مین سعی کرتا ہون کہ مردان لیاقت
سے پیچھے نہ رہجاؤن اور بازی نہ ہار جاؤن **نقل** ہے جب یوسف علیہ السلام کو کنوئے مین ڈالا اور
بھائی اون کے اون کو تنہا چھوڑ کر چلے گئے حضرت جبرئیل بہشت سے پیرہن لائے اور اونکو پہنایا
جسوقت ہمکو گور تنگ مین چھوڑینگے اگر حضرت یوسف کیطرح زندگی ہوگی تو حلے بہشت کے ملینگے
اور اگر ہم وکیطرح منکر اور بے ایمان مرے تو دوزخ کے ٹاٹ مین لپیٹے جائینگے **نقل** ایکدن سید
عالم صلی اللہ علیہ وسلم گورستان بقیع کی سیر فرماتے تھے ناگاہ ایک قبر سے آواز آہ ونالے کی
آپنے سنی کہ مردہ اوسکا زبان کہتا ہے اَلنَّارُ عَنْ یَمِیْنِیْ وَالنَّارُ عَنْ شِمَالِیْ وَالنَّارُ عَنْ
تَحْتِیْ وَالنَّارُ عَنْ فَوْقِیْ یعنی چاروں طرف سے مجھے آگ نے گھیرا ہے اور عذاب سخت مین گرفتار
ہون حضرت نے حکم منادی کا دیا کہ جن لوگون کے عزیز واقربا اس گورستان مین دفن ہون
وہ سب حاضر ہون سب لوگ اطراف مدینہ کے حاضر ہوئے اور اپنے اپنے مردون کی قبر پر کھڑے ہوئے
مگر اوس قبر پر کوئی نہ کھڑا ہوا آپنے پھر منادی حکم دیا تب ایک عورت بہت بوڑھی عصا ہاتھ
مین گرتی پڑتی آئی اور اوس قبر پر کھڑی ہوئی آپنے ارشاد کیا کہ یہ قبر کسکی ہے اوسنے عرض کیا
یارسول اللہ یہ قبر میرے بیٹے کی ہے چالیس برس ہوئے کہ مرا آپنے فرمایا کہ یہ شخص سخت عذاب
مین گرفتار ہے اسکا عمل دنیا مین کیا تھا اور کیا کام کیا کرتا تھا اوسنے کہا کہ مین اس سے بہت ناخوش
تھی اور یہ مجھکو نہایت اذیت دیا کرتا تھا آپنے فرمایا کہ اب تو اوسکی خطا سے درگذر اور معاف کر
وہ انکار کرتی تھی اوسوقت آپنے دعا کی کہ عذاب اوسکا اس پیرزن کو دیکھا دے خدا کی حکم سے
حجاب قبر کا اوسکی آنکھون سے اوٹھ گیا دیکھتی ہے کہ تمام قبر اوسکی آگ سے بھری ہے یہ دیکھکر وہ بہت
روئی اور چلائی اور کہنے لگی کہ خداوندا مین اس سے راضی ہوئی تو بھی اپنا کرم کر اور بخشدے اوسیوقت
وہ عذاب اوسکا موقوف ہوگیا اور آگ سرد ہوگئی ای عزیز ماں باپ کی ناراضامندی بہت بری بات

ہے اور آدمی عذاب سخت مین گرفتار ہوتا ہے استرضای والدین مین جہان تک ممکن ہو آدمی کوشش کرے ایضاً حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب میکو قبر مین رکھتے ہین تو گور کہتی ہے کہ ای فرزند آدم تو دنیا مین کیا مغرور رہا اور یہ نہین جانتا تھا کہ مجکو اس گھر مین کہ طرح طرح کے کیڑون سے بھرا ہی آنا پڑیگا کہ مجھپر کس ناز و غرور سے گذر کرتا تھا اور تبختر سے چلتا تھا ایضاً اور حدیث مین آیا ہی کہ جب مردے پر قبر مین عذاب ہوتا ہے تو یہ اپنے ہمسایون کو پکارتا ہے اور کہتا ہے کہ تم لوگ مجھسے پیچھے رہ گئے ہو کیون عبرت نہین کرتے اور تمھین مہلت عبادت کی حاصل ہے کیون قصور کرتے ہو اور یہ بھی حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص مردے کے جنازے کے ساتھ جاتے ہین مردہ ان کے پانون کی آواز سنتا ہے اور یہ بھی حدیث شریف مین آیا ہے کہ گنہگار کی قبر مین دو جانور مسلط ہوتے ہین ہر ایک کے ہاتھ مین آگ کا گرز ہوتا ہے قیامت تک دونون طرف سے مارتے ہین اور ان جانورون کے نہ آنکھ ہوتی ہے نہ کان کہ اسکا حال دیکھکر رحم کرین یا اوسکی فریاد و زاری سن کر ترس کھائین ایضاً حدیث شریف مین آیا ہے کہ کافر کی قبر مین ننانوے اژدھے ہوتے ہین اور ہر اژدھے کے ساتھ ننانوے ننانوے سانپ یہ سب ڈس کو کاٹتے ہین اور قیامت تک اسی عذاب مین گرفتار رہتا ہے ایضاً حدیث شریف مین آیا ہے کہ آخرت کے سفر کی بہت منزلین ہین اون مین سے منزل اوّل قبر ہے اگر یہ منزل آسانی سے کٹی تو سب منزلین آسان ہو جاتی ہین اور اگر یہ منزل اوّل دشوار ہو گئی تو اور سب بھی دشوار ہو جاتی ہین نقل سلطان ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ بادشاہی چھوڑ کر گورستان مین کیون بیٹھے رہتے ہو اور مردون سے صحبت رکھتے ہو فرمایا کہ مین نے اہل دنیا کو چار قسم پر پایا بعضے مر گئے ہین اور بعضے جیتے ہین اور دنیا مین موجود ہین اور بعضے مان کے پیٹ مین اور بعضے باپ کی پیٹھ مین آنے کے مستعد جو کہ مر گئے ہین وہ قبرون مین چلاتے ہین کہ ای بازماندو ہم لوگ بغیر تمھارے قید خانۂ لحد مین گرفتار رہین تم آجکو تو قیامت برپا ہو اور ہم اس تنگی اور تاریکی سے مخلصی پائین اور جو کہ پشت پدر اور رحم مادر مین ہین وہ کہتے ہین کہ دنیا کے رہنے

ولے عدم کو جلد کیون نہین جاتے اور دنیا ہمارے لیئے کیون نہین خالی کرتے غرض ایک طرف
سے بھگاتے ہین اور دوسری طرف کو بلاتے ہین اِسصورت مین کسطرح ترک دنیا نکرون اور
ملک جنت کا طالب ہوون کہ ملک ونکا بیزوال اور بادشاہ اُس ملک کا لایزال ہی بہت
بادشاہ زمانے کے مرگئے اور کچھ نام ونشان اونکا باقی نرہا موت عجب راہ ہی کہ امیر وزیر درویش
تونگر غنی فقیر خواجہ غلام سب اُس راہ مین چلتے ہین جس نے شربت زندگانی کا پیا ضرور ہے
کہ زہر موت کا بھی چکھے خوشا حال اون لوگونکا کہ قبل مرنیکے ترک ماسوی اللہ کرکے راضی
اور مستعد کوچ کے رہین **نقل** حدیث شریف مین آیا ہی کہ جب کسیکا بیٹا یا بیٹی مرتی ہی حق
تعالے ملک الموت سے خطاب فرماتا ہی کہ میرے بندے کے فرزند کی روح تونے قبض کی اوسکو
کسطرح پایا اوس نے کہا کہ خداوندا تیرا شکر اور حمد کرتا تھا اور کہتا تھا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ
رَاجِعُوْنَ تب حکم ہوتا ہی کہ ایک گھر اس بندے کے لیئے جنت مین بناؤ اور نام اوسکا خانہ
حمد رکھو **نقل** حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو مومن اور مومنہ داغ فرزند پر صابر اور
شاکر رہے قیامت کے دن اللہ تعالے جبرئیل علیہ السلام سے فرمائیگا کہ ان سب کو حاضر کرو
اور جنت مین لیجاؤ **نقل** اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ لڑکا معصوم قیامت کیدن
دروازہ بہشت کا پکڑکے کھڑا ہوجائیگا کہ خداوندا جب تک میرے مان باپ بہشت مین نہ
جالین دوسرا کوئی نہ جائے اللہ تعالی فرمائیگا کہ مجکو ان سے حساب کرنا ہی تب وہ لڑکا
کہیگا الٰہی میرا بھی کچھ تجھسے حساب ہے حکم ہوگا کہ تو مجھسے کیا حساب رکھتا ہی وہ عرض کریگا کہ الٰہی
تو رحیم وکریم ہی اگر تجھسے عرض حساب نکرون کس سے کہون اول یہ کہ تو مجکو گوشۂ عدم سے صحرائے
وجود مین لایا اور نو مہینے مان کے پیٹ مین قید رکھا پھر ہزار تکلیف پیدا کیا ہنوز مین نے شاخسار
زندگانی سے ثمرہ جوانی کا نکھایا اور کچھ لطف زیست کا نہ اوٹھایا کہ حضرت عزرائیل نے مجکو ملک
عدم دکھایا اور شربت موت کا چکھایا باوجود اس عاجزی اور بیچارگی کے مین تجھسے راضی اور خوش
ہوون تو بے نیاز اور بندہ نواز ہی اگر میری التماس سے میرے مان باپ کو بخشدے نہایت

ذرہ پروری ہے اوسوقت حق تعالیٰ دو فرشتے اوسکے ماں باپ کی صورت اوسکے پاس بھیجیگا تب پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم بتقاضائے کمال شفقت اور امت نوازی کے بہشت کے دروازے پر تشریف
لائینگے اور فرمائینگے کہ ای لڑکے یہ دونوں تیرے ماں باپ نہیں ہیں وہ کہیگا کہ یا رسول اللہ میں نہیں جانتا
آپ فرمائینگے کہ اونکو سونگھ اور بو ہی شفقت پدری و مادری سے معلوم کر جب وہ سونگھیگا چلائیگا
کہ الٰہی یہ میرے ماں باپ نہیں ہیں پوچھا جائیگا کہ تو نے کیونکر جانا وہ عرض کریگا کہ انسے بوئے شفقت
پدری نہیں آتی اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ تو سچ کہتا ہے ماں باپ تیرے دوزخ میں ہیں تیری خاطر سے میں نے
انکو بخشا جا دوزخ سے اونکو نکال لا تب دروازہ دوزخ پر جا کر اپنے ماں باپ کو جہنم سے نکال
کے اپنے ساتھ جنت کو لیجائیگا **ایضاً** حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد
علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ تو نہیں جانتا کہ جو مصیبت میرے بندیکو دنیا میں پہنچتی ہے اور وہ اوس پر
صبر اور شکر کرتا ہے عوض اوس کے ثواب عظیم عنایت کرتا ہوں یہاں تک کہ اگر کسی پاؤں میں
کانٹا چبھتا ہے اوسکی جزا میں گل مراد شگفتہ پاتا ہے اور غور کر کہ جو شخص اپنے تن نازنین کو گرد
غبار سے پاک صاف رکھتے تھے وہ لوگ گور تنگ تاریک میں آپڑے اور جسم اونکا کیڑونکی خوراک
ہوا پھر کیونکر اونکے حال پر شفقت اور عنایت نکروں اور عوض اوس رنج شداید کے درجات
عالی دیکے جنت میں داخل نکروں **ایضاً** حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسلمان اکثر بیمار رہتے
ہیں وہ قیامت کیدن اپنے مرتبے دیکھکر کہینگے کہ کاش ہم دنیا میں ایکدم بھی تندرست نرہتے تو
اس سے زیادہ ہمکو مرتبہ حاصل ہوتا **نقل** عمران حصین کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مجھپر کمال عنایت فرماتے تھے اور بہت التفات کرتے تھے ایکدن مجھسے فرمایا کہ فاطمہ بیمار ہے
میں اوسکی عیادت کو جاتا ہوں تو بھی میرے ساتھ چل جب دروازے پر پہنچے حضرت فاطمہ نے پوچھا
کون ہے آپنے فرمایا کہ میں ہوں محمد تیرا باپ کہا تشریف لائیے آپ نے فرمایا کہ عمران بھی میرے
ساتھ ہے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے پاس سوائے ایک پرانے کمل کے اور کپڑا نہیں ہے آپنے
فرمایا وہی کمل اپنے بدن پر لپیٹ لو آپنے اس کمل سے تمام جسم اپنا چھپا لیا مگر سر کھلا رہا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی رداے مبارک پھینک دی کہ اس سے اپنا سر چھپالو بعد اوس کے
آپ اندر تشریف لیگئے اور پوچھا کہ ای فرزند کیا حال ہی عرض کیا کہ یا رسول اللہ ظاہر مین تپ کی
بیماری ہی اور اصل مین بھوک کی شدت سے یہ حال ہی آنحضرت روئے اور فرمایا کہ ای فرزند مین نے
بھی تین دن سے کچھ نہین کھایا اور نہ کچھ میسر ہوا آج دنیا مین اس بھوک اور بیماری اور برہنگی پر صبر
کر کل قیامت کیدن اوسکی عوض اللہ درجے عنایت کریگا کہ تو بہت خوش ہوگی اسیوقت
حضرت جبرئیل آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ خداتعالی فرماتا ہی کہ میرے دوست کو میرا سلام
کہو اور کہدے کہ اگر تجھکو منظور ہو تو تمام پہاڑ روی زمین کے تیرے واسطے سونے کے کر دون
آپ نے کہا کہ مجھے منظور نہین دنیا ساری فانی ہی چند روزہ زندگانی کے لئے مال جمع کرنا غافلون کا
کام ہی **نقل** حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایکدن حضرت موسی علیہ السلام نے جناب
کبریا سے عرض کیا کہ خداوندا سب مقامون مین کونسا مقام تیرے پسند ہی اور تو اوس کو سب سے زیادہ
دوست رکھتا ہی خطاب ہوا کہ حظیرۃ القدس حضرت موسی نے عرض کیا کہ الہی اوسمین کون
لوگ رہتے ہین فرمایا کہ وہ مقام اون شخصون کا ہی کہ جب اون پر بلا بھیجتا ہون صبر کرتے
ہین اور جب اونکو نعمت دیتا ہون شکر کرتے ہین اور جو کوئی اون مین سے مرتا ہی کہتے ہین
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ **نقل** حدیث شریف مین آیا ہی کہ مسلمان بیمار کے نالہ و آہ کا
ثواب تسبیح کے برابر ہی اور فرمایا اوسکی تہلیل کے برابر اور سانس لینا اوسکا صدقہ ہی اور خواب
اوسکی عبادت اور کروٹ لینا جہاد ہر دم اس کے حسنات لکھے جاتے ہین جب صحت پاتا ہی خوش
و خرم ہوتا ہی اور اگر مرجاتا ہی مغفور اور مقبول مرتا ہی **نقل** حدیث شریف مین آیا ہی کہ
عاشقان الہی کو ہر مصیبت اور زحمت پر ایسا اجر اور ثواب ملتا ہی کہ مزہ اوسکا اوہین کا
دل جانتا ہی الہی صدقہ اپنے رسول مقبول کا اس گنہگار کا بھی خاتمہ بخیر کر اور سکرات موت
اور عذاب قبر سے محفوظ رکہہ **مقصد پانچوان بیان مین حقوق مسلمانون**
کے باہمدیگر رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کے

بائیس حق ہین اوّل یہ کہ جو کچھہ اپنے اور گوارا نکرے دوسرے پر بھی روا نرکھے دوسرے
کسی مسلمان سے غرور اور تکبر نکرے کہ اللہ تعالی متکبر کو دشمن رکھتا ہے اور مخبر صادق نے فرمایا ہے
کہ نہ داخل ہوگا جنت مین جسکو ذرا بھی تکبر ہوگا آدمی کو چاہئے کہ کسیکو نظر حقارت سے نہ دیکھے
اللہ کے دوست اوسکے بندون مین چھپے ہوتے ہین کہ نظر مزاہل کی اون پر پڑے تیسرے
یہ کہ بات نمام اور چغل خور کی کسی کے حق مین قبول نکرے اور سمجھے کہ نمام اور غماز فاسق ہوتا
اور پیغمبر خدا نے فرمایا ہے کہ نمام پر بہشت حرام ہے ایسے شخص سے دور رہنا اور اسکو جھوٹا جاننا
چاہئے اور جو شخص اور کسی کی بدی تجھسے کہیگا ضرور ہے کہ تیری بھی بدی دوسرے سے کہیگا چوتھے
یہ کہ کسی پر بہتان نکرے اور تین دن سے زیادہ کسی مسلمان کا کینہ دل مین نرکھے سبب یہ
اللہ تعالی کے نزدیک وہ شخص ہے کہ اپنے بھائی مسلمان پر سلام علیک کرنے اور اخلاق
پیش آنے حق تعالی فرماتا ہے کہ مین نے مرتبہ یوسف کا اس سبب سے بڑہایا کہ اپنے بھائیون
سے انتقام نہ لیا پانچوین یہ کہ سب پر احسان کیا کرے اور نیک و بد مین فرق نجانے کہ
احسان کا عوض احسان ہی کسی پر ہو چنانچہ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہین ؎
بہر نیک و بد بذل کن سیم و زر ۔ کہ آن کسب خیر است و این دفع شر ۔ اور رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہترین آدمیون کا وہ شخص ہے کہ کسیکو نفع پہونچانے اور بدترین انسان
وہ آدمی ہے کہ جس سے کسیکو نقصان پہونچے چھٹے یہ کہ بوڑھونکی حرمت اور عزت کرے
اور لڑکون سے شفقت و محبت پیش آئے جو شخص سفید بالون والے کی حرمت اور بچون
پر شفقت نکریگا وہ میری امت مین نہین لکھا ہے کہ جب اصحاب اپنے لڑکون کو واسطے
نام رکھنے کے یا دعا کرنے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لاتے آپ اون کو
اپنی گود مین بٹھا لیتے اور جب کوئی لڑکا آپ پر پیشاب کر دیتا اور باپ اوسکا چاہتا کہ اس
لڑکیکو آپ کی گود سے جلد لے لون آپ فرماتے کہ کچھ مضایقہ نہین سختی اور درشتی سے نہ
بولو اور پھر پانی گرو میرے کپڑے پانی سے پاک ہو جائینگے اُن کا دل جھڑکنے سے ملول

ہوگا ساتوین یہ کہ ہر شخص سے بکشادہ پیشانی اور شگفتہ روئی پیش آیا کرے اور اللہ تعالے خندہ روسے خوش ہوتا ہی اور بہشت مین داخل کرتا ہی ترش رو کج خلق سے ناراض رہتا ہی آٹھوین یہ کہ کسی وعدہ خلافی نکرے جس شخص سے جو وعدہ کرے اوسکو وفا کرے لکھا ہی کہ جس شخص مین یہ تین خصلتین ہون وہ منافق ہی اگرچہ نماز گذار اور روزہ دار ہو پہلے جھوٹ دوسرے وعدہ خلافی تیسرے چوری اور جب آپسمین کسی بات پر تکرار ہوگا لی مدو اور نماز نہ چھوڑو کہ یہ معاملہ اہل اسلام نہین کرتے نوین یہ کہ ہر شخص کی حرمت اوسکے رتبے کے موافق کیا کرو کہ جسکی عزت مخلوق مین زیادہ ہو اوسکی عزت زیادہ کرنا چاہیئے مثلاً اگر سردار اور بہتر قوم کا تم سے ملے اوسکی عزت اور اکرام بہت کرنا چاہیئے نقل ہی کہ ایک مرتبہ حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کسی سفر مین کھانا تناول فرماتی تھین ایک محتاج کو دیکھکر اوس کو روٹی دلادی بعد اوسکے ایک سوار آیا آپنے اوسکو بلا کر بہت عزت سے بٹھایا اور کھانا کھلایا کسی نے کہا کہ آپنے کسی محتاج کو نہ بلایا اور تونگر پر یہ کرم فرمایا ارشاد کیا کہ حق تعالے نے ہر ایک کو ایک درجہ دیا ہی اوسکے رتبے کے موافق اوس سے سلوک کیا چاہیئے محتاج آدمی ایک روٹی سے خوش ہوجاتا ہی اور تونگر بہت احسان سے خوش ہوجاتا ہی دسوین یہ کہ اگر دو آدمیون مین خصومت ہو کوشش کرکے صلح کرادے کہ دو مسلمانمین صلح کرادینا دس ہزار رکعت نفل سے بہتر ہی گیارھوین یہ کہ عیب مسلمانکا چھپائے جو کوئی دنیا مین کسیکا عیب چھپائیگا اللہ تعالی آخرت مین اوسکے گناہ چھپائیگا اگرچہ پہاڑ سے زیادہ ہون بارھوین یہ کہ اپنے تئین تہمت سے محفوظ رکھے اور دوسرون کو بدگمانی مین نہ ڈالے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آخر ماہ رمضان مبارک مین اپنی زوجہ مطہرہ صفیہ خاتون سے مسجد مین باتین کرتے تھے دو شخص اودھر سے گذرے آپنے بلاکر فرمایا کہ یہ عورت میری زوجہ ہی اونھون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ پر کسکو گمان بد ہوگا فرمایا کہ شیطان آدمی کے جسم مین مانند خون کے ہر رگ و پے مین ساری ہی تیرھوین یہ کہ جسقدر آدمی کو رتبہ اور منصب حاصل ہو حکام وقت سے سعی اور سفارش

مظلومین کی کیا کرے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ شفاعت مومن کی اس طرح پر
کرنا کہ خون ناحق نہو اور کوئی بیگناہ مارا نجائے یا کوئی مسلمان رنج اذیت نہ پاوے
ستترہیج نقل سے چودھوین یہ کہ اگر کوئی کسیکی بدی کرے اور وہ حاضر نہو چاہیے کہ اوسکی طرف سے
آپ جواب معقول دے اور اوسکو اوسکی بیحرمتی سے بچائے کہ اوسکی عوض مین وقت حاجت اور
ماندگی کے اللہ تعالے اوسکی مدد کریگا پندرھوین یہ کہ اگر اتفاقاً کسی بدکی صحبت مین گرفتار
ہو جاوے نرمی اور چرب زبانی سے اپنے تئین خلاص کرے سختی اور درشتی نکرے پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی بہت حرمت کی جب وہ چلا گیا اصحابون نے عرض کیا
کہ یا رسول اللہ یہ کون بزرگ تھا فرمایا کہ یہ بدگو تھا مین اوسکی عزت اسواسطے کی کہ میرا
بدی نکرے جو چاہیے کہ اپنے تئین بدگوئی اور غیبت سے بچائے بدگو کے ساتھ حسن سلوک
سے پیش آئے اس سے بہتر کوئی تدبیر نہین سولھوین یہ کہ مسکینون اور محتاجون کی صحبت
سے عار اور کنارہ نکرے موسی علیہ السلام مسکینون کو بہت دوست رکھتے تھے اور کسی
نام کو مسکین سے زیادہ پسند نکرتے جو کوئی اپنے تئین مسکین کہتا اوس سے نہایت خوش ہوتے
اور جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی مناجات مین فرمایا ہے کہ الہی جب
تک زندہ رہون مسکین رہون اور وقت مرنیکے بھی مسکین رہون اور روز قیامت کے
بھی مجکو زمرہ مساکین مین محشور کر سترھوین یہ کہ اول سب پر سلام علیک مین سبقت کرے
حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب دو شخص آپس مین سلام علیک کرتے ہین سو رحمتین اللہ کی
اون پر نازل ہوتی ہین نوے اوس پر جو پہلے سلام کرتا ہے اور دس جواب دینے والے پر
اور جب کوئی دست بوسی یعنی مصافحہ کرتا ہے اوسوقت بھی ستر رحمتین نازل ہوتی
ہین چندان رو اور کشادہ پیشانی پر اونہتر اور طرف ثانی پر ایک اٹھارھوین یہ کہ جب
چھینک لیوے الحمد للہ کہے اور سننے والا یرحمک اللہ کہے اونیسوین یہ کہ بیمارون کی
عیادت کیا کرے دور ہو یا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی

بیمار کی عیادت کرتا ہی اور پوچھنے کو جاتا ہی گویا جنت مین بیٹھتا ہی اور جب پھرتا ہی ستر ہزار
فرشتے متعین ہوتے ہین کہ اس شخص کیواسطے بخشش اور امرزش چاہتے ہین اور جو مومن
بیمار ہوتا ہی گناہ اوس کے ایسے معاف ہوتے ہین کہ جسطرح سے خزان مین پت جھاڑ ہوتا ہی
بیسوین یہ کہ ہر مسلمان کے جنازے کے ساتھ جایا کرے حق تعالے نے توریت مین فرمایا ہی
کہ جو کوئی جنازے کے ساتھ ایک میل راہ جائیگا اور نماز پڑھیگا اوس کو ایک قیراط کا ثواب
ملیگا اور جو شخص چار میل راہ جائیگا جو دعا مانگیگا قبول ہوگی اور نماز کے بعد دفن تک
صبر کرے دو قیراط کا ثواب ملیگا اور قیراط سے مراد مقدار کوہ احد ہے اور جنازے کے ساتھ جایا یون
چاہئے کہ پیچھے جنازے کے چلے اور نہ ہنسے اور نہ بات کرے اور اللہ کو یاد کرتا رہے اور آنکھین
نیچے کئے ہوئے غمگین چلا جائے اکیسوین یہ کہ مسلمانون کی قبر پر جایا کرے اور اون کے
واسطے دعائے امرزش و مغفرت کیا کرے اور سمجھے کہ جس طرح سے یہ مر گئے ہین مجکو بھی مرنا ہے
بائیسوین یہ کہ مسلمان کے دل کو خوش کیا کرے اور راحت پونہچائے اور درویشون کو
صدقہ دے اور حاجتمندونکی حاجت روا کیا کرے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ جو شخص کسی دردمند یا غمگین یا مصیبت زدہ کا حال دل سوزی سے پوچھتا ہی اور مقصد
اوسکا برلاتا ہی حق تعالی ہزار برس کی بندگی مقبول اوسکے نامہ اعمال مین لکھواتا ہے
اور ثواب اوسکا اوس بندیکو عنایت کرتا ہی نقل ہی کہ ایک شخص خراسانی
واسطے حج کے مکہ معظمہ کو گیا جب حج کرکے پھر آیا تب لوگون نے پوچھا کہ راہ مین کیا کیا
عجائبات دیکھے اوس نے کہا کہ مین نے ایک شہر مین ایک لوہار کو دیکھا کہ سیخ
لوہے کی آگ مین سرخ کرکے ہاتھ سے پکڑتا ہی اور ہاتھ اوسکا مطلق نہین جلتا ہی اوس نے
سبب اوسکا پوچھا اوس نے کہا کہ مین پہلے نان پز تھا ایکدن مسجد مین نماز کے لئے گیا
دیکھا کہ ایک شخص سر جھکائے ہوئے مسجد مین پڑا ہی مجکو دیکھکر سر اوٹھایا اور میری
طرف مخاطب ہوا اور کہا کہ اگر کچھہ کھانا موجود ہو مجکو کھلا مین نے کہا بہت خوب

ذرا صبر کیجئے کھانا حاضر کرتا ہون یہ کہکر دکان سے کھانا لایا اور ایک آبخورے مین پانی اور ایک پیالہ دوشاب کا اوس فقیر نے کہانا کھا کر دعا دی کہ اللہ تعالی اس شخص پر آگ کو سرد کر دے بعد اوسکے جب دکان مین آیا اور روٹیان تنور مین لگائین جو روٹی تنور مین گر پڑتی تھی اوسکو ہاتھ سے اوٹھا لیتا تھا اور آگ کی گرمی مطلق محسوس ہوتی تھی مین نے جانا کہ یہ تاثیر اوس فقیر کے دعا کی ہے اوس دن سے نان بائی کا کام چھوڑکر آہنگری اختیار کی اس سبب سے میرا ہاتھ آگ مین نہین جلتا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی بقدر ایک چھوارے کے راہ خدا مین صدقہ کرے ستر رنج اور بلیات آسمان سے محفوظ رہتا ہے جو شخص کہ مال نرکہتا ہو اوسکا مال قناعت ہے حرص کو چھوڑدے اور اگر مالدار ہو تو چاہیے سخاوت کرے بخیل نبنے سخاوت ایک درخت ہے کہ جڑ اوس کی جنت مین ہے شاخین دنیا مین جس نے شاخ پکڑی جنت کو پہونچا اور اسی طرح بخل بھی ایک درخت ہے کہ جڑ اوسکی دوزخ مین ہے اور شاخین دنیا مین جس نے اوسکی شاخ ہاتھ مین لی دوزخ مین جا گرا العوذ باللہ من غضب اللہ اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے کہ اللہ تعالی سخاوت اور خلق نیک کو سب صفات بشری سے زیادہ دوست رکھتا ہے اور حسد اور بخل کو سب سے زیادہ دشمن جانتا ہے نقل ہے کہ ایک قوم کفار جہاد مین گرفتار ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اگر یہ لوگ اسلام قبول نکرین سب کو قتل کرو چنانچہ ان سب نے اسلام قبول نہ کیا اور قتل ہوے ایک شخص باقی رہگیا تھا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی لائے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ اسکو چھوڑدو نہ مارو کہ یہ شخص سخی ہے بہشت جانا چاہیے کہ سخی کے گھر کا کھانا دوا ہے اور بخیل کا بیماری بخیل کی روٹی سے پرہیز کیا چاہیے نقل ہے کہ امیر المومنین حضرت امام حسن و حسین اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم ایک مرتبہ بالاتفاق حج کو تشریف لئے جاتے تھے اتفاقاً اونٹ کھانیکا پیچھے رہگیا اور بھوک نے غلبہ کیا دور سے ایک شخص کا گھر دیکھکر اوسکی طرف متوجہ ہوویے

دیکھا کہ دروازے پر ایک بڑھیا بیٹھی ہے فرمایا کہ ای نیک بخت تیرے یہان کچھ پانی ہے اوس
نے عرض کیا کہ موجود ہے تم سواری سے اوترو اور دم لو پانی پیو یہ تینون بزرگوار اوترے اور
بیٹھ گئے اوس بڑھیا کی ایک بکری تھی اوس نے اوسکا دودھ دوہکر پیالے مین لاکر حاضر کیا
عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ای نیکبخت ہم لوگ قریشی ہین جب حج سے پھرینگے تو کبھی مدینے
مین آئیو تیرے خدمت کا حق ادا کرینگے اوس بڑھیا نے یہ سن کر کہا کہ ای فرزند اس بکری کو ذبح
کرو جب ذبح کیا تو اوس نے پکا کر بخوشی تمام آگے لاکر رکھا سب نے خوب کھایا اور کچھ باقی
رہگیا بڑھیا نے کہا کہ جو بچ رہا ہے اوسکو اپنے ساتھ لیجاؤ راہ دور ہے خدا جانے کھانا
تمہارا کب ہو پہنچے یہ بزرگوار لشکر روانہ ہوئے جب خاوند اوس بڑھیا کا آیا اور بکری کو
نہ دیکھا پوچھا کہ بکری کیا ہوئی بڑھیا نے تمام حال بیان کیا وہ بہت غصے ہوا اور کہنے
لگا کہ قوت ہمارا اوسی کے دودھ پر تھا اب اس جنگل مین کسطرح اوقات بسر کرینگے
بڑھیا نے کہا خدا رزاق ہے عوض ہر چیز کا دیتا ہے غرض کہ ایک مدت کے بعد یہ دونو
مدینے کو گئے اتفاقاً ایک کوچے سے یہ بڑھیا گذر کرتی تھی حضرت امام حسن رضی نے اوس کو پہچان
کر کہا کہ ای مادر مہربان مجکو پہچانتی ہے اوس نے کہا کہ مین اس شہر مین مسافر ہون کسکو
پہچانتی نہین آپنے فرمایا کہ مین وہ ہون کہ دو شخص اور میرے ہمراہ تھے اور تیرے مکان
پر گئے تھے اور تو کمال مہربانی اور شفقت سے پیش آئی تھی اور بکری اپنی ذبح کر کے ہماری
دعوت کی تھی اب تیرے حق کے ادا کرنیکا وقت ہے آپنے ہزار بکریان منگوا کے
اوس کو دین اور ایک آدمی اوس کے ساتھ کر کے حضرت امام حسین کے پاس بھیجدیا
آپنے بھی ہزار بکریان عنایت کین اور عبد اللہ کے پاس بھیجدیا اونھون نے بھی
ہزار بکریان دین وہ تین ہزار بکریان پا کر بہت ممنون و مشکور ہوئی دیکھو کہ یہ نتیجہ اوس
سخاوت کا ہے کہ اوس نے ایک بکری محض حسبۃً للہ دی تھی اللہ تعالیٰ نے اوسکی عوض
مین تین ہزار بکریان دلائین غرض کہ بدلہ خلوص دل سے حسنات کا اللہ کی درگاہ مین

شمار سے خارج ہی خصوصاً عدم استطاعتی مین کہ بقنطار زر بخشش کم از گنج شد پناہ چو ہیر از دست رنج

مقصد چھٹا بیان مین حقوق ہمسایہ اور والدین اور خویش اقربا کے اور معاشرت جورو و بندے

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ پر ایمان لایا اوسکو لازم ہی کہ اپنے ہمسایے کے ساتھ
سلوک نیک کیا کرے اور اوسے ناراض کرے اور کسیطرح کی اذیت نہ دے اور خوش رکھے اور منجملہ
حقوق ہمسایے کے ایک یہ ہی کہ جس کام مین تمسے مدد چاہے اوسکی مدد کیا کرو اور اوسکی حاجت
روائی مین حتی الامکان دریغ اور مضایقہ نکرو اور تمھارے مکان کے پیچھے اگر کوئی کوڑا ڈالا کرے
تو منع نکرو اور ہمسایے کی عزت اور ناموس کو اپنی عزت جانو اور ہمسایے کے گھر اگر موت
ہو جائے تو اوسکی تجہیز و تکفین مین مدد کرو اور اوس کے جنازے کے ساتھ گورستان تک
جاؤ اور اوس کے رنج و راحت کے شریک رہا کرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو
شخص اپنے عزیز و اقربا سے نیک سلوک سے پیش آتا ہے اور احسان کرتا ہے اور انکو راضی اور
خوشنود رکھتا ہے اللہ تعالی اوس کو اپنا تقرب عنایت کرتا ہے اور اوس سے خوش ہوتا ہے
اور سب اخلاق سے ایک یہ بات ہے کہ جو کوئی یگانہ تمسے بیگانگی اختیار کرے اوس کو مروت اور
اخلاق سے راضی کرو اور اوس پر احسان کرو کہ وہ یگانگی اختیار کرے اور لونڈی غلامون کے
باب مین یہ حکم ہے کہ انکو کھانا کپڑا اچھی طرح سے دیا کرو اور اپنے کھانے کپڑے کے مثل انکو
کھانا کپڑا دیا کرو اور اونسے محنت شاقہ نہ لیا کرو انکی طاقت کے موافق اون سے کام لیا
کرو اور اپنے ماں باپ کو راضی رکھا کرو چنانچہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو
شخص اپنے والدین کو راضی رکھتا ہے پانسو برس کی راہ سے بوے جنت اوسکے دماغ
مین پونہچے گی اور اطاعت ماں باپ کی امورات دنیوی مین فرض ہے ایک شخص نے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت جہاد کی چاہی آپنے فرمایا کہ تیرے والدین تیرے جانے پر
راضی ہین اوس نے عرض کیا کہ نہین آپنے فرمایا کہ بے رضامندی ماں باپ کے اللہ
راضی نہ ہوگا اور حق عورت کا مرد پر یہ ہے کہ لقمہ حرام اپنی عورت کو نکھلائے اور اگر کسب حلال

نرکھتا ہو نکاح نکرے اور جب اس بات کا یقین ہو کہ مین اگر نکاح نکرونگا تو مرتکب زنا کا ہو جاؤنگا تو نکاح
کرنا ضروری ہے اور اپنے عیال و اطفال کو نان و نفقہ دینا ایسا ثواب رکھتا ہے گویا راہ خدا مین صدقہ
دیا اور اپنی عورت کو نظر نا محرم سے بچائے اور جسکی دو عورتین ہون دونون کو جمیع امور مین
برابر رکھے اور اونکے ماکول و ملبوس مین فرق نکرے اور خاطرداری مین معاملہ مساوات کا جاری
رکھے اور اگر اونکی رعایت مین کوتاہی کریگا تو قیامت کے دن اوسکا منہ آدھا ٹیڑھا ہوگا اور اوس
کجی کے سبب سے اوسکی صورت نہایت بدزیب ہو جائیگی اور اگر برابر رکھنا ممکن نہو تو ایک
کو طلاق دے اور جب لڑکا پیدا ہو دہنے کان مین اذان اور بائین کان مین تکبیر تین
مرتبہ کہے اور نام لڑکے کا اچھا رکھے اور دختر کے پیدا ہونیسے مغموم نہوئے کہ اللہ نے
اس کے حق مین یہی مصلحت سمجھی ہوگی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کی ایک
بیٹی ہو اور وہ اوسکی پرورش کرے اور اوسکا بوجھ اٹھائے اور جب وہ بالغ ہو جاوے اوسکا نکاح
کردے اللہ تعالی اوسکی مغفرت کریگا اور جو شخص کہ کسی شخص کے بیٹی کے کام مین اعانت
کریگا تو وہ میرے ساتھ جنت مین جائیگا اور جو اپنے خوردسال لڑکے کو خوش کرتا ہے اور
کچھ دیتا ہے اللہ تعالی اوس کو آتش دوزخ سے بچاتا ہے اور نار جہنم کو اوس کے بدن پر حرام
کرتا ہے اور حتی المقدور جورو کو طلاق ندے اور طلاق دینے کو بہت برا سمجھے اور
بیوجہ اور بے سبب اپنی جورو سے آزردہ نہو اگر اور کبھی کسی بات پر آزردہ ہو تو لفظ طلاق کا
ایک مرتبہ سے زیادہ زبان سے نہ نکالے کہ تین مرتبہ دفع واحد مین لفظ طلاق کا زبان
پر لانا مکروہ ہے اور حالت حیض مین طلاق دینا حرام ہے اور اگر طلاق دینا منظور ہو
تو حقارت اور ذلت سے طلاق ندے بلکہ بکمال نرمی اور دلجوئی سے طلاق دے اور کچھ
اوسکو دیکر خوش کرے اب حقوق مرد کے جو عورت پر ہین اوسکو سننا چاہیئے کہ حق
مرد کے عورت پر بیشمار ہین گویا کہ عورت اپنے شوہر کی بجای لونڈی کے ہے اسواسطے
حدیث شریف مین آیا ہے کہ اگر سوا خدا کے سجدہ آدمی کو جائز ہوتا تو مین عورتون کو

حکم دیا کہ اپنے خاوندون کو سجدہ کیا کرین عورتون کو مناسب ہے کہ گھر مین بیٹھی رہین اور بے
اجازت شوہر کے کہین نہ جائین اور اپنے ہمسایون سے بہت باتین نکیا کرین اور اپنے خاوند سے
شگفتہ روئی سے پیش آیا کرین اور ترشروئی اور بدمزاجی سے گفتگو نکیا کرین اور ہر حال مین رضا
مندی شوہر کی سب بات پر مقدم جانین اور شوہر کے مال کو فضولی کے ساتھ خرچ نکرین اور
کفایت اور جزرسی ہمیشہ کیا کرین اور اگر کوئی دوست خاوند کا دروازے پر آواز دے اوسکا
جواب اسطرح سے دے کہ آواز صاحب خانہ کی نہ پہچانے اور عورت نامحرم ہونے سے پردہ کیا
کرے اور جو کچھ خاوند کو میسر آئے اوسپر راضی اور شاکر رہے اور زیادہ طلبی نہ کرے
اور ہمیشہ اپنے تئین پاک صاف رکھا کرے کہ خاوند کی رغبت زیادہ رہے اور جسقدر
خدمت ہوسکے کیا کرے اور کبھی یہ نہ کہے کہ تونے میرے ساتھ کیا کیا مجکو تیرے
گھر مین ہمیشہ تکلیف و مصیبت ہی رہی اور ذراسی بات پر آزردہ ہوجائے اور اپنے
شوہر سے طلاق نچاہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین نے شب معراج
مین دوزخکو دیکھا اور اس مین اکثر عورتین پائین مینے پوچھا کہ یہ عورتین کس گناہ سے جہنم مین
پڑی ہین معلوم ہوا کہ اپنے خاوندون کو ہمیشہ رنج دیا کرتی تھین اور آزردہ رکھتی
تھین اور نماز نہین پڑھتی تھین حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایکدن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ
رضی اللہ عنہا کو روتے ہوئے دیکھا آپ نے پوچھا کہ اے فاطمہ آج کیون روتی ہو
عرض کیا یا رسول اللہ علی مجھسے خفا ہوگئے ہین حضرت نے فرمایا کہ اے فرزند جو عورت
اپنے خاوند کو راضی اور خوش رکھتی ہے اللہ تعالی اوس عورت سے بہت راضی ہوتا ہے تمکو
مناسب ہے کہ جب علی علیہ السلام آئین تو اون سے بہت عذرخواہی کرنا نہین تو بعد مرنیکے
تمھارے جنازے پر نماز نہ پڑھونگا اے فاطمہ خاوند کے منہ کو شگفتہ روئی سے دیکھنا
درجہ عالی کو پہونچاتا ہے جسوقت مرد اپنی عورت سے کہے کہ مین تجھسے بہت خوش ہون
اوس عورت کے گناہ ایسے ساقط ہوتے ہین جیسے خزان مین درختون کا پت جھاڑ

ہوتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ عورت کو چاہیے کہ اپنے تئین طہارت اور نماز اور عبادت سے معطر رکھے اور خوشبو اگر اپنے بدن مین لگائے تو اس صورت سے کہ کسی نامحرم کے دماغ مین بونہ پوہنچے ورنہ گناہ زنا کا اوسکے نامۂ اعمال مین لکھا جائیگا اللہ تعالے کو کوئی بو بہی خوش طہارت سے زیادہ پسند نہین ہی جو شخص ہمیشہ طاہر اور پاک رہتا ہی ستر بلاؤن سے بچتا ہی اور فرشتے اوس کے واسطے مغفرت چاہتے ہین اے فاطمہؓ مین امورات خانہ داری تم مین اور علی مین تقسیم کئے دیتا ہون یعنی جو کام کہ گھر مین کرنے کا ہو وہ تم کیا کرو اور جو کام باہر کا ہو وہ علی کیا کرین اے فاطمہؓ جو عورت اس نیت سے چرخہ کاتے کہ کپڑا بنوا کر اپنے شوہر کے کپڑے بنائے اوسکو اللہ تعالے حلۂ بہشت سے آراستہ کریگا اور اُس کے نامۂ اعمال مین سات سو حسنات لکھے جائینگے جو عورت کہ چرخہ کاتے یا کپڑے دھوئے یا روٹی پکائے اور خاوند اوسکا کھائے اللہ تعالے اُس کے عوض مین اوس عورت کو ثواب عظیم عنایت کریگا اے فاطمہؓ اگر شوہر عورت کا بیمار ہو اور وہ عورت اپنا جگر اوسکی دوا مین صرف کرے تو اپنے خاوند کے حق سے ادا ہو اے فاطمہؓ اگر کوئی عورت تمام زمانے کی عورتون سے خوبصورت ہو اور روئے زمین کا خزانہ اوس کے پاس ہو اور اپنے خاوند کو دیدے بعد اوس کے حرف احسان کا اپنی زبان پر لائے اور منت رکھے تمام اعمال صالح اوس کے باطل ہو جائین اور ثواب اوس درم و دینار کا کچھ نہ ملے خلاصۃ الاحکام مین لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو مرد اپنی جورو کی بدخوئی پر صبر کرے اور امید ثواب کی اللہ تعالے سے رکھے اللہ تعالے اوس کو اوسقدر ثواب دیتا ہی کہ جتنا حضرت ایوب علیہ السلام کو صبر بلیات پر دیا ہے اور حدیث مین آیا ہی کہ اپنی عورتون کو اچھی طرح رکھو اور خوش اخلاقی سے پیش آیا کرو کہ یہ تمھارے قیدی ہین اور امانت خدا کی تمھارے سپرد ہے جس شخص نے اپنی عورت کو تھوڑے قصور پر مارا یا بے سبب اوسکو رنج دیا قیامت کیدن اوسکا مدعی اللہ تعالے

ہوگا کہ حقیقت مین سب عورتین اللہ کی لونڈیان ہین کہ اپنے غلامونکا نکاح اونکے ساتھ کر دیا ہے
ہر وقت غصہ اور بدخوئی اور اذیت رسانی اونپر نکیا چاہیئے امیرالمومنین عمر رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ جو عورت اپنے تئین گالی زنا کی دیگی قیامت کے دن اس کے عوض مین سو کوڑے
آگ کے اوس کو مارے جائینگے اور جس مرد نے اپنی عورت فرمان بردار کو گالی دی گویا اوس نے
مدد کی فرعون کی حضرت موسی علیہ السلام کے مقابلے مین اگر کوئی عورت نافرمانی کرے اول
اوس کو نرمی اور آہستگی سے نصیحت کرے اگر نہ مانے تو کنارا کرے اوس سے بھی اگر سیدھی نہو
تو مارے اگر یہ تدبیر بھی مفید نہو تو سمجھے کہ خدا جانے مین نے کیا نافرمانی اللہ تعالی کی کی ہے
کہ بلا مین گرفتار ہوا ہون حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک بڑھیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے حضور مین حاضر ہوئی اور بہت روئی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ایک بیٹی تھی
مین نے اوسکا نکاح کر دیا تھا چند روز کے بعد وہ مر گئی رات کو مین نے اوس کو خواب مین دیکھا
کہ سولی پر چڑھی ہے اور فریاد و زاری کر رہی ہے مین نے پوچھا کہ اے جان مادر کیا حال ہے
وہ بولی کہ مین نماز مین کاہلی کیا کرتی تھی حق تعالی نے فرمایا کہ اس کو دار پر کھینچو مین یہ سن کر
بیہوش ہوگئی جب ہوش مین آئی تو کیا دیکھتی ہون کہ اوس کے سر سے شعلے آگ کے اوٹھتے
ہین اور اوسکو کہتے ہین کہ اپنے بال نامحرمون سے کیون نہین چھپائی تھی پھر دیکھتی ہون کہ دو شخص
نیزے آگ کے ہاتھ مین لیئے آئے اور اوس کے کان مین مارتے ہین کہ دوسرے کان سے
باہر نکل جاتا ہے اور کہتے ہین کہ ایسی باتین کیون کیا کرتی تھی کہ گھر کے لوگون مین عداوت
پڑ جاتی تھی پھر یہ دیکھا کہ ایک ببول کے کانٹون کا گٹھا اوس کی دونون آنکھون مین ڈال کر
گھسیٹتے ہین اور کہتے ہین کہ اپنی آنکھین نامحرمون سے کیون نہین چھپاتی تھی اور ان کو کیون دیکھتی
تھی پھر زبان اوس کی اوس کے منہ سے نکال کر کاٹی اور کہتے ہین کہ اپنے خاوند کو جواب
تلخ کیون دیا کرتی تھی اور کیون سخت گوئی کیا کرتی تھی یہ اوسکی سزا ہے پھر دیکھا کہ دو شخص
سیاہ پوش موجود ہوئے اون کے بدن پر بال مانند سیخ کے کھڑے تھے اون دونون نے

بہت بھاری بیڑیاں لاکر اوسکو پہنائیں کہ جگہ سے نہ ہل سکے اور دونوں نے آگ کے گرز مارنا
شروع کیئے کہ بے حکم خاوند کے گھر سے کیوں باہر نکلتی تھی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس
فریادرسی کیجئے کہ وہ سخت عذاب میں گرفتار ہے آپ گورستان میں تشریف لیگئے اور بلال
کو حکم دیا کہ واسطے حاضر ہونے تمام اہل شہر کے منادی کردے سارا شہر جمع ہوکر اپنے اپنے
مردوں کی قبر پر کھڑا ہوا حضرت نے فرمایا کہ ای بڑھیا دیکھ کہ ان میں تیرا داماد بھی ہے یا نہیں
اوس بڑھیا نے ادہر اودھر دیکھ کے ایک شخص کیطرف اشارہ کیا کہ یا حبیب اللہ داماد میرا وہ
ہے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا کہ تیری عورت بڑے
عذاب میں گرفتار ہے اوس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ وہ اسی قابل ہے مجکو نہایت رنجیدہ
تھی اور میں اوس سے بہت ناخوش رہتا تہا آپنے فرمایا کہ اب اوس سے راضی ہوا اور قصور اوس کا
معاف کراس کے عوض میں اللہ تجھپر رحمت کریگا وہ ہرگز راضی نہوتا تھا تب آپنے دعا کی
کہ بارخدایا عذاب اس عورت کا اس شخص کو دکھا دے اللہ تعالے نے حجاب قبر کا اوس مرد کی
آنکھوں سے اوٹھا دیا اوس نے دیکھا کہ قبر اوسکی آگ سے بھری ہے دیکھکر رویا اور کہا کہ یارسول اللہ
میں اوس سے راضی ہوا اور اوسکا قصور معاف کیا جب اوس مرد نے یہ کہا حق تعالے نے اوسکا
عذاب موقوف کیا اور مغفرت کی دوسری رات اوسکی ماں نے اوسکو خواب میں دیکھا کہ
بہشت میں ایک یاقوت سرخ کے تخت پر بیٹھی ہے کہ پائے اوس تخت کے موتیوں سے
جڑے ہیں جب ماں کو دیکھا اوس کو لپٹ گئی کہ ای ماں مہربان رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کے قدم کی برکت سے میں نے اوس عذاب الیم سے نجات پائی سلام میرا سرور عالم کے
حضور میں عرض کرنا کہ آپنے کمال شفقت اور عنایت فرمائی کہ میری قبر پر تشریف لائے
اور سیرے مدعی کو راضی کیا اور میں نعیم جنت سے کامیاب ہوئی خداوندا صدقہ اپنے حبیب پاک کا
ہم گنہگاروں کے حال پر بھی ایسی ہی رحمت فرما اور اطاعت اور شفاعت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی عنایت کر آمین یا رب العالمین ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂

مقصد ساتوان فضیلت جمعہ اور تلاوت قرآن مجید کے بیان مین

حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو شخص جمعے کے دن نہائے اور اپنا بدن پاک کرے ساٹھ برس کے گناہونکا کفارہ ہو اور جو شخص مسجد کیطرف جائے ہر قدم پر بیس برس کی عبادت لکھی جائے جو مسلمان جمعے کے دن مسجد مین اذان کہتا ہی حق تعالی فرماتا ہی کہ دروازے آسمانون کے کھولدو اور جو لوگ نماز جمعے کیواسطے کھڑے ہوتے ہین مسجد سے عرش تک اونکے درمیان سے حجاب اوٹھ جاتا ہی جب رکعت اول پڑھتے ہین حکم الہی ہوتا ہی کہ ای فرشتو دیکھو کہ میرے بندے کسطرح میری عبادت مین مصروف ہین اب تم سنو کہ مین اپنے بندون سے کیا خطاب کرتا ہون فرشتے سنینگے کہ اللہ تعالے اپنے بندون سے فرماتا ہے کہ ای سجدہ کرنیوالو تم میری رضامندی کیواسطے مجکو سجدہ کرتے ہو اور مین تمکو دیکھتا ہون قریب ہے کہ مین تمھین بخشون اور تم مجکو دیکھو حدیث شریف مین آیا ہی کہ حق تعالی نے چوتھے آسمان پر ایک مقام پیدا کیا ہے نام اوسکا بیت المعمور ہی جسطرح سے زمین پر کعبہ معظم اور حرم محترم ہے آسمان پر وہ مقام ہے اوس مکان کے چار ستون ہین ایک سبز زمرد کا ایک سرخ یاقوت کا ایک سونیکا ایک چاندی کا جمعے کے دن فرشتے وہان جمع ہوتے ہین جبرئیل علیہ السلام اوسکی چھت پر چڑھکے بانگ نماز کہتے ہین اور حضرت میکائیل علیہ السلام منبر پر خطبہ پڑھتے ہین اور اسرافیل علیہ السلام امام ہوکر سبکو نماز پڑھاتے ہین پھر جبرئیل علیہ السلام کہتے ہین کہ مین نے ثواب بانگ نماز کا امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اذان دینے والون کو دیا اور میکائیل علیہ السلام کہتے ہین کہ مین نے ثواب خطبے کا اور اسرافیل علیہ السلام کہتے ہین کہ مین نے ثواب جماعت کا تب حق تعالے فرماتا ہی کہ ای فرشتو تم گواہ رہو جو کوئی دنیا مین نماز جمعے کی پڑھیگا مین بھی اوسپر رحمت کرونگا حدیث شریف مین آیا ہی کہ ہمیشہ شب جمعہ کو روحین مومنون کی اپنے اپنے دروازون پر آتی ہین اور اپنی اپنی اولاد کو دیکھکر فریاد و زاری کرتی ہین اور کہتی ہین کہ ہمکو بھول گئے لازم ہی کہ ہمارے نام پر صدقہ دو اور الحمد اور قل ہو اللہ پڑھکر ثواب اوسکا ہمکو بخشو

روایت ہی کہ جب روحین اپنے مقامات سے اجازت سیر کی پاتی ہین اول اپنی قبر پر جاتی ہین کیا دیکھتی
ہین کہ تن لطیف خاک مین ملگیا اور تمام اعضائے جسم علیحدہ علیحدہ ہڈی ہڈی الگ الگ جوڑ جوڑ
جدا جدا یہ حال اپنے بدنکا دیکھکر نہایت مغموم اور اندوہگین ہوکر کہینگے کہ الہی یہ جسم ہمارے
ہین جنمین ہو گا کہ ہان تمھارے ہین اب خانۂ اصلی مین جاؤ کہ وہان اوس سے بھی زیادہ عجائبات
دیکھوگی ای مسلمانون چاہیے کہ جو دوست تمھارے مر گئے ہین اونکو بدعائے خیر ہر روز یاد کیا کرو
اور اونکا حال اپنے دل مین تصور کرکے عبرت کرو کہ دیکھو کسطرح سے خاک مین ملگئے یہی
حال ایکدن تمھارا بھی ہوگا پس مناسب ہے کہ وہ راہ اختیار کرو کہ جس سے وہانکی راحت
میسر ہو اور دنیا کی غفلت مین وہان کی عیش برباد نہو جائے موت کو ہر وقت سر پر سمجھو اور
ہرگز نہ بھولو کہ یاد موت کی غفلت کو دور کرتی ہی نقل ہی کہ اسکندر ذوالقرنین ایک شہر
مین وارد ہوئے کیا دیکھا کہ قبرین مردون کی مکانون کے قریب بنی ہین پوچھا کہ اپنے
مردون کو شہر کے باہر کیون نہین دفن کرتے ہو جواب دیا کہ قبرون کو دیکھکر اپنا مرنا بھی
نہ بھولینگے اور ہمیشہ یہ خیال رہے گا کہ ایکدن ہمکو بھی یہی معاملہ پیش آئیگا اس تصور سے البتہ کچھ غفلت
کم ہوگی پھر سکندر نے پوچھا کہ تم اپنے گھرون کے دروازے کیون نہین بند کرتے ہو اور کواڑون
مین زنجیر کیون نہین لگاتے کہا کہ اس شہر مین کوئی چور نہین ہی پھر پوچھا کہ تمھارے شہر مین
کچھ تونگر اور محتاج مین فرق نہین پایا جاتا اوسکا کیا سبب ہے جواب دیا کہ آپسمین ایک
دوسرے کی کفالت کیا کرتے ہین اور کوئی کسی کو ذلیل و حقیر نہین سمجھتا پھر سکندر نے پوچھا
کہ اپنے بادشاہ کا حال بیان کرو انہون نے کہا کہ ہمارا ایک شہزادہ ہی اوسکا حال یہ ہی
کہ جب سے اوسکا باپ مرا ہے اوس نے بادشاہی قبول نکی اور تخت پر نہ بیٹھا اور شہر کا رہنا
چھوڑکر گورستان مین رہنا اختیار کیا ہی اور تھوڑی سی ہڈیان مردون کی اپنے پاس
رکھتا ہی اور انکو دیکھکر کہا کرتا ہی کہ یہ ہڈیان پہلے آگے ایسی ہی تھین کہ جیسا مین اب ہون
اور ایکدن مین بھی ایسا ہی ہو جاؤنگا کہ جیسے یہ ہین یہ سن کر سکندر اوس کے پاس گئے

اور پوچھا کہ اے شاہزادے تو نے سلطنت کیون چھوڑ دی اور یہ وضع کس لئے اختیار کی ہے اوس نے
کہا کہ اے سکندر میرے دل مین آٹھ سوال گذرے ہین اُن کے جواب کی تجویز مین مشغول رہتا ہون اور
اب تک جواب اونکا میرے ذہن مین نہین گذرا اب مین تمسے ان سوالونکو بیان کرتا ہون اگر تم جواب
دو تو مین تخت پر بیٹھون اور بادشاہی کیا کرون سکندر نے پوچھا کہ وہ سوال کیا ہین اوس نے کہا کہ پہلا
سوال یہ ہے کہ جب اللہ تعالے نے بروز ازل آدم کی اولاد کو اون کی پشت سے پیدا کیا اونمین
دو فرقے کئے دہنی طرف کے فرقے کو فرمایا کہ یہ جنتی ہین اور بائین طرف کے فرقے کو فرمایا کہ
یہ دوزخی ہین مجھے معلوم نہین کہ مین کس فرقے سے ہون آیا جنتی یا دوزخی اگر تمکو معلوم ہو تو
بتادو سکندر نے کہا مین بھی نہین جانتا اوس نے کہا کہ دوسرا سوال یہ ہے کہ جب نطفہ آدمی کا پشت
پدر سے رحم مادر مین قرار پکڑتا ہے اور ہیولا بن کر مستعد جان کا ہوتا ہے تب وہ فرشتہ کہ رحم کے
اوپر متوکل ہے جناب باری مین عرض کرتا ہے کہ خداوندا اسکی پیشانی پر کیا لکھون سعید یا شقی
مین نہین جانتا کہ میرے لئے کیا حکم ہوا سعادت کا یا شقاوت کا اگر تم جانتے ہو کہد و تیسرا سوال
یہ ہے کہ وقت قبض روح کے حضرت عزرائیل علیہ السلام جناب الہی سے پوچھتے ہین کہ خداوندا اس شخص
کی جان ساتھ ایمان کے قبض کرون یا کفر کیساتھ خدا جانے میرے حق مین کیا جواب ہوگا
چوتھا سوال یہ ہے کہ جسوقت آدمی قبر مین رکھا جاتا ہے اور دوست اور عزیز اوس کے اوس کو
دفن کر کے رخصت ہوتے ہین دو فرشتے آن کر موجود ہوتے ہین اور پوچھتے ہین کہ رب تیرا
کون ہے بعضے جواب باصواب دیتے ہین اور بعضے عاجز ہو جاتے ہین مین نہین جانتا کہ مجھ سے
جواب اچھا دیا جائیگا یا عاجز ہو جاؤنگا پانچوان سوال یہ ہے کہ قیامت کیدن جب آدمی زندہ
ہو کر اوٹھین گے بعضونکا منہ سفید ہوگا اور بعضونکا سیاہ مین نہین جانتا کہ میرا منہ سفید
ہوگا یا کالا چھٹا سوال یہ ہے کہ جب نامۂ اعمال آدمیون کے میزان مین تولے جائینگے بعضون
کا پلہ نیکی بھاری ہوگا اور بعضونکا ہلکا میرا اسکی کا پلہ کیسا ہوگا بھاری یا ہلکا ساتوان سوال
یہ ہے کہ قیامت کیدن نامۂ اعمال ہر شخص کے کسی کے دہنے ہاتھ مین دئے جائینگے کسی کے بائین

ہاتھ

ہاتھ مین جنکے دہنے ہاتھ مین دئے جائینگے اون کو عذاب سے نجات ہوگی مین نہین جانتا کہ مجکو کسطرف سے دئے جائینگے آٹھوان سوال یہ ہی کہ قیامت کے دن سب آدمی جسوقت جمع ہون گے اُسوقت حکم الہی ہوگا کہ نیکون کو الگ کرو اور بدون کو الگ اور اُن دونون فرقون مین تفرقہ ہو جائیگا نیک لوگ خوش کئے جائینگے اور بُرے آفت مین پھنسین گے مین نہین جانتا کہ مین کس گروہ مین ہونگا سکندر نے یہ سب سوال سن کر کہا کہ ای عزیز سچ ہے کہ جس شخص کو ایسے امورات کا غم ہو وہ کیا خاک بادشاہی کرے اور زندگی مین راحت پائے سکندر بہت روئے اور کہا کہ تو سب بادشاہون سے بہتر ہی اور اس سرای فانی مین آسایش اور آرام تیرے ہی واسطے ہی نقل ہی صالح مری سے کہ مین نے ایک مرتبہ ایک گانون سے شب جمعہ کو نماز جمعے کے لیئے ارادہ شہر کا کیا صبح کے وقت قریب بصرے کے ایک مسجد مین نماز پڑھکر ایک گورستان مین توقف کیا اتنے مین مجکو نیند آگئی کیا دیکھتا ہون کہ سب مردے قبرون مین سے نکلکر حلقہ باندھے ہوئے بیٹھے ہین اور کچھ باتین کرتے ہین ایک شخص اون مین نہایت غمگین کپڑے میلے پہنے ہوے انکھین نیچی کئے ہو بیٹھا ہے ناگاہ طباق سرپوشون سے چھپے ہوئے ہر ایک شخص کے آگے لاکر رکھے گئے سب خوش خوش اپنی اپنی قبرون مین چلے گئے اور اوس شخص کے آگے کسی نے طباق نہین رکھا وہ ناامید ہوکر اوٹھا مین نے پوچھا کہ ای جوان یہ کیا معاملہ تھا اور یہ طباق کیسے تھے اور کہان سے آئے تھے اوس نے کہا کہ یہ تحفہ تھا کہ زندون نے اپنے مردون کے لیئے اِس ہفتے مین جو خیرات کی تھی وہ جمعے کی شب مین جمع ہوکے مردونکو پہنچائی گئی مین مرد غریب الوطن ہون عہد طفولیت مین اپنی مان کے ساتھ کعبہ کو جاتا تھا اِس شہر مین آکر مر گیا میری مان نے بعد چند روز کے اور خاوند کر لیا اور مجکو ایسی بھول گئی کہ کبھی یاد بھی نہین کرتی کہ میرا بیٹا تھا یا نہ تھا مین نے پوچھا کہ مان تیری کس شہر مین اور کس محلے مین رہتی ہی اوس نے نام اوسکا اور نام شہر اور محلے کا مجکو بتلایا مین نے

اوسکی ماں کو تلاش کرکے اوس سے یہ سبب قصہ بیان کیا اوسنے کہا کہ فی الواقع ایسا ہی ہے
اور یہ بھی کہ بہت روئی اور گھر مین جا کر ہزار دینار لا کر مجکو دئے کہ میرے فرزند کے نام محتاجون
کو تقسیم کر دو دوسرے جمعے کو بعد اوسی گورستان مین میرا گذر ہوا مین نے اس جوان کی قبر
پر بیٹھکر قران پڑھا اور تکیہ لگا کر سو گیا کیا دیکھتا ہون کہ وہ جوان کپڑے سفید پہنے ہوئے
خوش او خرم میرے پاس آیا اور مجکو سلام کرکے کہا کہ تمھاری مہربانی اور شفقت سے
مین نہایت آسایش مین ہون اور جو تمنے میرے نام پر خیرات کیا سب مجکو پہنچا
نقل ہے بشر حافی بعد نماز جمعے کے کچھہ طعام مول لیکر محتاجون اور گوشہ نشینون کو کھلایا
کرتے تھے اور بغداد سے دمشق کو جاتے اور اوسی روز پھر آتے ایک روز موافق عادت
کے نماز پڑھکر نکلے اور گوشت روٹی اور حلوا بازار سے خرید کرکے کمر مین باندھا اور چلے ایک
شخص نے دیکھکے خیال کیا کہ یہ مرد دعوی زہد کا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مین روزہ رکھتا ہون
اور چھپا کے یہ حلوا گوشت کھاتا ہے جہان بیٹھکر کھائیگا مین اسکو فضیحت کرونگا تو سب
جانین گے کہ یہ مکار ہے جب شہر کے دروازے سے باہر نکلے یہ منکر بھی پیچھے ہو لیا تھوڑی
دور چلکر ایک مسجد نظر آئی اور اوسمین ایک پیر مرد نورانی شکل بیٹھے دیکھا شیخ نے سلام علیک
کرکے وہ کھانا آگے رکھا پیر مرد نے اوٹھا یا وہ شخص منکر یہ حال دیکھکر اپنے دل مین بہت پشیمان
ہوا کہ ایسے ولی اللہ کی نسبت اسطرح کی بدگمانی کی خیر اب جب مسجد سے باہر آئینگے تو بہت
عذر خواہی کرونگا اسی فکر مین سو گیا اور وہ وہان سے نکلکر بغداد کو چلے گئے جب اوسکی آنکھہ
کھلی اور اونکو نپایا تو بہت حیران ہوا اور ہر طرف دیکھتا تھا اور کہتا تھا کہ کدھر جاؤن آخر
کسی سے پوچھا کہ دروازہ بغداد کا کسطرف ہے وہ ہنسا اور کہنے لگا کیا نشہ مین ہے او شہر
یہی ہے کہ دمشق مین دروازہ بغداد کا پوچھتا ہے تب تو یہ نہایت مضطرب ہوا اور واویلا
کرنے لگا کہ افسوس زن و فرزند بغداد مین رہے اور میرے پاس ایک کوڑی بھی نہین ہے
مین دمشق سے بغداد کو کیونکر پہنچونگا ناچار مسجد مین جا کر تمام حال اوس پیر مرد سے

بیان کیا اونھون نے کہا کہ یہان ٹھہرا کبی جمعے کو جب بشر حافی یہان آئنگے مین تجکو اون کے ساتھ
کردونگا جب دوسرے جمعے کو قریب عصر کے پھر بشر حافی اوسیطرح سے تشریف لائے جب کھانا
کھلا چکے تو پیر مرد نے کہا کہ اس شخص کو بغداد مین پونہچا دو آپ اوسکا ہاتھ پکڑ کے مسجد سے نکلے اور فرمایا
کہ آنکھین بند کر لے بعد چند قدم کے بغداد مین پہونچ گئے سبحان اللہ دوستان خدا کو وہی پہچانتا
ہی جسکو چشم خدا بینی نصیب ہوتی ہی جمعے کا دن بہت متبرک اور افضل ہے اسیواسطے اوسکو
عید المومنین کہتے ہین چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے بے
عذر شرعی تین جمعے ترک کیئے اوس نے اسلام سے منہ پھیرا اور دل اوسکا زنگ آلودہ ہوا حدیث
شریف مین آیا ہی کہ اللہ تعالے ہر جمعے کو چھ لاکھ گنہگارون کو آتش دوزخ سے نجات دیتا ہی اور
دوزخ ہر روز دوپہر کے وقت زیادہ گرم کی جاتی ہی جمعے کے دن گرم نہین کرتے
اور جو مسلمان جمعے کو مرتا ہی ثواب شہید کا پاتا ہے اور قیامت تک اوس پر عذاب
نہین ہوتا اور جو شخص واسطے نماز جمعے کے ساعت اوّل مین داخل مسجد ہوتا ہی ایک اونٹ
کی قربانی کا ثواب پاتا ہی اور دوسری ساعت مین ایک گائی کا اور تیسری ساعت مین
ایک بکری کا اور چوتھی ساعت مین ایک مرغ کا اور پانچوین ساعت مین ایسا جیسے کوئی ایک
انڈا مرغی کا راہ خدا مین صدقہ کرے اور جب خطبہ پڑھا جاتا ہی فرشتے کاتب اعمال کے لکھنا
موقوف کرتے ہین اور خطبہ سننے مین مشغول ہوتے ہین اوسوقت جو شخص نماز کے لیے
آتا ہی سوائے ثواب نماز کے اوس کو اور کچھ نہین ملتا ہی اور جو شخص بعد نماز جمعے کے سات
بار الحمد اور سات بار چارون قل پڑھے اللہ تعالے اوس کو شر شیاطین اور بلیات سے
محفوظ رکھتا ہی امام احمد حنبل فرماتے ہین کہ مین نے ستر مرتبہ اللہ تعالے کو خواب مین دیکھا
اور پوچھا کہ اے پروردگار وہ کون عمل ہے کہ جسکے سبب سے بندہ زیادہ تر مستحق رحمت ہوجاتا ہی
فرمایا کہ قرآن پڑھنا مین نے عرض کیا کہ اگر معنی نہ سمجھتا ہو حکم ہوا کہ معنی نہ سمجھے ہمارا پڑھنا
بہی ہی کہ ہمارا کلام اوسکی زبان پر گذرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

کہ جس شخص کو قرآن شریف حفظ ہو اور وہ یہ جانے کہ مجھسے زیادہ کوئی چیز اللہ تعالی نے کسیکو دی ہے اوسنے گویا اپنے تئیں قتل کیا اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ اللہ تعالی کے نزدیک قرآن سے زیادہ کوئی شفاعت کرنیوالا نہین ہی نہ رسول نہ فرشتہ اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ کوئی چیز سیاہی قلب کو دور نہین کرتی سوائے تلاوت قرآن اور یاد موت کے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ مین نے بعد اپنے دو ناصح اپنی امت کیواسطے چھوڑے ہین ایک او ن مین سے خاموش ہی اور دوسرا گویا یعنی موت اور قرآن نقل ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قرآن کا پڑھنا سب عبادتون سے بہتر اور افضل ہے ہر حرف پر دس نیکیان نامہ اعمال مین لکھی جاتی ہین اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو عمل نیک بندہ دنیا مین کرتا ہی قیامت کے دن میزان مین تولا جائیگا پس کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ جس پلے مین رکھا جائیگا دوسرے پلے سے بھاری ہو جائیگا اگرچہ زمین و آسمان اور مافیہا اوس مین رکھے ہون اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص صدق دلسے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ کہتا ہی اور اوسپر عمل کرتا ہی اگرچہ گناہ اوسکے زمین و آسمان سے بھی زیادہ ہون اللہ تعالی بخشدیگا اور اسی طرح نماز پنجگانہ کے باب مین بھی حدیثین متواتر آئی ہین کہ نماز ستون دین ہے اور تمام عبادتون سے افضل ہے اور جو شخص پانچوقت کی نماز اس کے شرائط سے ادا کرے اللہ تعالی نے عہد کیا کہ دین و دنیا مین اوسکو اپنی حفظ و حمایت مین رکھے اور جو شخص گناہ کبیرہ سے توبہ کرے تو نماز پنجگانہ اوس کے صغیرہ کیواسطے کفارہ ہو جائیگی مثلاً پانچون نماز دن کے بزرگون نے یہ لکھا ہی کہ گویا پانچ دریا نہایت پاک صاف تمھارے دروازون پر جاری ہین اور تم ان مین پانچ بار نہاتے ہو تو کیسا تمھارا جسم پاک و صاف رہیگا اسی طرح سے نمازین مسلمانون کے دلکو آلودگی سے پاک کرتی ہین روایت ہے کہ نماز کنجی بہشت کی ہی اگر اللہ تعالی بعد توحید کے اور کسی چیز کو نماز سے زیادہ دوست رکھتا تو فرشتون کو اوسی کام کا حکم دیتا حالانکہ فرشتے ہر وقت نماز مین مشغول ہین بعضے رکوع مین اور بعضے سجود مین

اور بعضے قیام من اور بعضے قعود مین اور بعضے تشہد مین اور نماز جماعت کی یہ فضیلت آئے
کہ ایک رکعت جماعت کی ستر رکعت سے بہتر ہے کہ اکیلے پڑھے جو شخص عشا کی نماز جماعت کے
ساتھ پڑھتا ہے ویڑھ رات کی عبادت کا ثواب ملتا ہے اور صبح کی نماز جو شخص جماعت
سے پڑھتا ہے اوس کو اتنا ثواب ملتا ہے کہ گویا تمام رات یادالٰہی مین جاگا اور پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی چالیس روز متواتر نماز جماعت کی پڑھے اسطرح سے کہ تکبیر اولیٰ
فوت نہو اللہ تعالے اوس کو دو چیز سے رہائی دیتا ہے ایک نفاق اور دوسرے دوزخ سے اسی
سبب سے اگلے لوگ جنسے تکبیر اولی فوت ہو جاتی تھی تین دن ماتم داری کرتے تھے اور اگر نماز
جماعت فوت ہو جاتی تو سات دن اور اپنے نفس کو نہایت زجر اور توبیخ اور ملامت اور
تشنیع کرتے قیامت کیدن اول نماز پوچھی جائیگی اور بے نماز کوئی عمل قبول نہین ہوتا بلکہ
اعمال اوسکے اوس کے منہ پر الٹے مارے جاتے ہین حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص اچھی
طرح سے وضو کرے اور نماز وقت پر ادا کرے اور رکوع و سجود بخوبی بجالائے اور بکمال خشوع
اور خضوع سے نماز پڑھے ایسی نماز فرشتے عرش مجید پر لیجاتے ہین اور نماز نمازی سے کہتی ہے
کہ اللہ تعالے تجکو عزیز رکھے اور اپنی رضا مین جمیع بلیات سے محفوظ رکھے جیسا تونے مجکو شرائط
سے ادا کیا اور جو شخص نماز وقت پر نہین پڑھتا اور وضو بھی اچھی طرح سے نہین کرتا اور رکوع
و سجود مین کوتاہی کرتا ہے اور بے سوز و گداز نماز پڑھتا ہے اوسکی نماز سیاہ اور تاریک
آسمان تک پہونچتی ہے اور نمازی کو کہتی ہے کہ اللہ تعالی تجکو ضایع کرے جیسا تونے
مجکو ضایع کیا آخر اوس نماز کو پرانے کپڑے کیطرح لپیٹ کے اوسکے منہ پر مارتے
ہین اکثر لوگون کو نماز سے سوا اٹھنے بیٹھنے کے کچھہ اور منفعت نہین ہوتی حدیث شریف
مین آیا ہے کہ بہت شخص نماز پڑھتے ہین اور چھٹا حصہ بلکہ دسوان حصہ اونکی نماز کا
نامۂ اعمال مین لکھا نہین جاتا اس سبب سے کہ جسقدر نماز دل لگا کے پڑھی جاتی ہے اتنی ہی لکھی جاتی ہے
لکھا ہے کہ نماز اوس طرح سے ادا کرو کہ جیسے کوئی شخص اپنے دوست کو وداع کرتا ہے

یعنی نماز کیوقت سوائے اللہ کے اور جس چیز کو دوست رکھتے ہو سب کو وداع کر کے اللہ کیطرف
متوجہ ہو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمسے
باتین کرتے ہوتے جب نماز کا وقت آتا تو ایسے متوجہ یاد الٰہی مین ہو جاتے کہ گویا ہمکو پہچانتے
بھی نہین ہین جس نماز مین دل متوجہ نہین ہوتا اللہ تعالیٰ اوس کی نماز کیطرف نظر نہین فرماتا نقل
ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب نماز مین مشغول ہوتے تھے دو میل تک
شغل دلکی آواز جاتی تھی اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص نماز مین دہنے
بائین دیکھتا ہے اوسکی نماز نہین ہوتی حق تعالیٰ نے فرمایا ہے اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ
یعنی پڑھ نماز کو واسطے یاد میری کے چنانچہ سلف کے لوگون کی عادت تھی کہ جسوقت اذان
سنتے یہ حال تھا کہ اگر لہار نے ہتوڑا اوٹھایا ہوتا تو ویسے ہی ہاتھ کو تھام لیتا اور کفش دوز ٹانکا
نہ لگاتا ہاتھ روک لیتا اور غلہ فروش ایک طرف باٹ اور ایکطرف اناج ترازو مین چھوڑ کے
فوراً واسطے نماز کے اوٹھ کھڑا ہوتا اور اس منادی سے دن قیامت کا یاد کرتے اور یقین
جانتے کہ جس طرح اسوقت نماز کیطرف دوڑے جاتے ہین قیامت کیدن اسیطرح
بہشت کیطرف دوڑینگے لکھا ہے کہ ایک گروہ اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کا اس طرحسے نماز مین مستغرق ہو جاتا تھا کہ درندے جانور اونکو مردہ جانکر پاس آن بیٹھتے تھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو نماز مین داڑھی پر ہاتھ پھیرتے دیکھتے فرماتے
کہ جو دل خشوع مین ہوتا ہے ظاہر مین بھی ویسی ہی صفتین اوس سے ظہور کرتی ہین
اور جاننا چاہئے کہ دل کو دو طرح سے غفلت ہوتی ہے ایک پریشانی ظاہری کہ
باعث پریشانی باطن کی ہوتی ہے دوسری پریشانی سبب باطن کی پریشانی ظاہری
کی یہ ہے کہ نماز ایسی جگہہ پڑھے کہ وہان کچھ دیکھتا جائے اور سنتا جائے اور اودھر
مصروف ہو جائے اوسکا علاج یہ ہے کہ نماز ایسی جگہہ پڑھا کرے کہ جہان نہ کچھہ
دکھائی دے نہ سنائی دے بلکہ اگر اوس مکان مین اندھیرا ہو تو اور بھی بہتر ہے

چنانچہ اکثر عابدونکے عبادت خانے چھوٹے اور تاریک بنائے ہین اسواسطے کہ مکان روشن اور کشادہ دلکو پراگندہ کرتا ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز پڑھتے تو کتابین اوٹھا اور جو کچھ کہ سامنے ہوتا اوٹھوا دیتے اور علیحدہ کرا دیتے تاکہ نظر اوسپر نہ پڑے اور طبیعت دوسری طرف متوجہ ہو جائے اور باطن کی پریشانی یہ ہے کہ خیالات اور اندیشے دلمین گذرین اونکا دفع ہونا بہت دشوار ہے اور یہ دو سببسے واقع ہوتے ہین ایک یہ کہ آدمی کی طبیعت کسی کام کے متعلق ہوئے تو مناسب یہہے کہ اوس کام سے فراغت کرکے نماز پڑھے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر کھانا موجود ہو اور نماز کا وقت بھی آجائے تو پہلے کھانا کھالے بعد اوسکے نماز پڑھے اگر کسی سے کچھ بات کہنا ہو تو اوسسے کہہ لے تاکہ دل اوسکے وسوسے خالی ہو جائے اور پھر اوسکا خیال نہ آئے اور اگر کسی ایسے کام مین طبیعت متعلق ہے کہ اوس سے سردست فارغ ہونا ممکن نہین ہے تو اس حالت مین معانی قرآن پر کہ جو نماز مین پڑھتا ہے دھیان کرے کہ طبیعت اوس اندیشے کیطرف سے اسطرف متوجہ ہو جائیگی اور جبتک وسوسہ دل سے دفع نہوگا نماز خالص نہوگی اور تمثیل اوسکی یہ ہے کہ ایک شخص درخت کے نیچے بیٹھا ہوا ور چاہے کہ چڑیون کی آواز نہ سنے ہرچند لکڑی یا ڈھیلے سے چڑیون کو دور کریگا مگر اونکا بیٹھنا موقوف نہوگا جبتک درخت کو نہ کاٹ ڈالے گا

نقل ہے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے ایک پیرہن بطور ہدیے کے لایا آپ نماز پڑھتے تھے آپکی نگاہ اوس پر پڑی پسند آیا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے وہ پیرہن اوسکو پھیر دیا اور نماز دوبارہ ادا کی اسی طرحسے ایک دن آپکی نعلین مبارک مین نیا دوال یعنی تسمہ پڑا تھا ناگاہ نماز مین اوسپر نگاہ پڑگئی بعد نماز کے اوس دوال کو نعلین مبارک سے نکلوا ڈالا اور پھر وہی پرانا تسمہ ڈلوا دیا اور نماز پھر ادا کی

ایضاً ایکبار کوئی شخص بہت اچھی نعلین حضور مین لایا آپکی نظر اوس پر پڑی اور وہ بھلی معلوم ہوئی اسیوقت آپنے سجدہ کیا اور فرمایا کہ یہ سجدہ تواضع کا تہا یعنی اللہ تعالے میرے اس نظر کرنیکو دشمن

نہ جانے اور مسجد سے باہر تشریف لاکر وہ نعلین ایک شخص کو مرحمت فرمائین اسی غرض جب تک
خیال تعلقات دنیوی اپنی طبیعت سے دفع نہون گے مرتبہ خلوص اخلاص کا حاصل نہوگا مسلمان
کو چاہئے کہ اپنی ہمت ہمیشہ دفع وساوس پر مقصور رکھا کرے اور جہان تک ممکن ہو نماز کو
بلا وسواس ادا کیا کرے

مقصد آٹھوان کسب حلال اور کاسب کی فضیلت

مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لقمہ حلال وہ ہے کہ کسب او ریشہ مشروع سے
بہم پونہچے جو شخص کہ کسب حلال سے آپ کھائے اور اپنے عیال و اطفال کو کھلائے اور مخلوق
کی محتاجی سے اونکو بچائے گویا راہ خدا مین جہاد کرتا ہے اور اکثر عبادتون سے اوس کو
فضیلت ہے ایکدن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے کہ ایک شخص اوسی راہ سے اپنی دکان
کو کئی مرتبہ آیا گیا کسی نے کہا کہ افسوس اگر یہ شخص اتنی کوشش دین کی راہ مین کرتا کیا
خوب ہوتا آپنے فرمایا کہ یہ نکہو اگر یہ شخص اسواسطے یہ سعی کرتا ہے کہ اپنے قوت بازو سے لقمہ حلال
حاصل کرے اور خلق کا دست نگر نہو گویا یہ کوشش اوسکی خدا کی راہ مین ہے اور اگر مراد
اوسکی تفاخر اور تونگری ہے تو شیطان کی راہ مین دوڑتا ہے اور اگر کوئی مال حلال اسواسطے
پیدا کرے کہ خلق کا محتاج نہو اور پرورش اپنے عیال و اطفال کی کرے اور خدمت
والدین کی اور اعانت دوست و آشنا اور ہمسایے کی بجا لائے قیامت کیدن اوسکا منہ
ایسا روشن ہوگا جیسے چودھوین رات کا چاند ایضاً مومن پیشہ ورکو اللہ تعالی بہت دوست
رکھتا ہے ایک مرتبہ حضرت عیسی علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا کہ عبادت مین مشغول ہے
آپنے پوچھا کہ تیرے اور بھی کوئی ہے اور تو کچھ پیشہ بھی کرتا ہے وہ بولا کہ مین کچھ پیشہ نہین
کرتا میرا ایک بھائی ہے وہ کچھ کسب کرکے پیدا کرتا ہے مجھے بھی روٹی کپڑا دیتا ہے حضرت
عیسی نے فرمایا کہ بھائی تیرا تجھسے زیادہ عابد ہے کہ اوسکی روٹی نزدیک اللہ کے تیری عبادت
سے بہت افضلیت رکھتی ہے ایضاً امیر المومنین عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ نے
فرمایا ہے کہ کسب سے ہاتھ اوٹھاؤ کہ اللہ تعالی روزی دیتا ہے لیکن آسمان سے چاندی سونا

نہین رہتا ایضاً لقمان حکیم اپنے بیٹے کو نصیحت کیا کرتے تھے کہ کسب چھوڑو ورنہ محتاج خلق
کا ہو جائیگا پھر دین مین تباہی اور عقل مین ضعف اور عزت مین فرق پڑجائیگا اور آدمی تجکو
نظر حقارت سے دیکھا کرینگے ایضاً ایک بزرگ سے کسی نے پوچھا کہ عابد بہتر ہے یا سوداگر
دیانت دار جواب دیا کہ سوداگر اوس سے افضل ہے اسواسطے کہ وہ ہمیشہ شیطان کے ساتھ
جہاد کیا کرتا ہے یعنی شیطان ہر وقت اوسکے دلمین وسوسہ خیانت کا ڈالتا ہے اور وہ
جہاد کرکے راستی اور درستی سے خرید و فروخت کرتا ہے نقل ہے امام احمد حنبل سے
کسی نے پوچھا کہ تم اوس شخص کے حق مین کیا کہتے ہو جو مسجد مین نماز پڑھکے دعا مانگے
کہ الہی مجکو روزی دے امام احمد حنبل نے فرمایا کہ وہ احکام شریعت سے جاہل ہے اور
اس حدیث سے آگاہ نہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالی نے میری روزی
نیزے کے سر پر رکھی ہے یعنی جہاد کرنا کافرون سے اگر کوئی اعتراض کرے کہ ہمکو
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے جمع کرنے مال کے حکم نہین دیا ہے بلکہ واسطے
تسبیح اور عبادت کے بہت تاکید فرمائی ہے اسصورت مین کسب کو کیونکر عبادت پر
افضلیت ہو سکتی ہے جواب اوسکا یہ ہے کہ جو شخص اپنے عیال و اطفال کی پرورش کا
مقدور رکھتا ہے اوسکی عبادت بیشک کسب سے افضل ہے اور اگر صاحب مقدور نہو
تو اوسکے لیے کسب حلال بہتر ہے اور جو شخص زیادتی مال و اسباب کے واسطے کسب کرے
اوسکے لیے کچھ افضلیت نہین ہے بلکہ موجب مواخذہ ہے فائدہ سلف مین ایسے لوگ تھے
کہ بغیر مانگے دیتے تھے بلکہ لینے والیکا احسان مانتے تھے اور لینے والے بھی
بقدر ضرورت لیا کرتے تھے جمع کرنے کے واسطے نہین لیتے اور زائد از حاجت کوئی
چیز اپنے پاس نہین رکھتے تھے اوس حالت مین اگر عبادت کرتے اور کسب نکرتے
تو کچھ مضائقہ نہ تھا بخلاف اس زمانے کے کہ بغیر مانگے نہین دیتے بلکہ مانگنے پر بھی
نہین ملتا اگر کسب نکرے تو سوال کی نوبت پہونچے پس اس عہد مین کسب بہت اولی

اور افضل ہے اور اصلیت تمام عبادت الہی کی ذکر الہی ہے اور یہ بات کتب مین زیادہ تر وضعی
سے ہو سکتی ہے **نقل** ایک شخص بازار مین گیہون بیچتا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وہان اتفاقاً
تشریف فرما ہوئے اور دست مبارک گیہون مین ڈالا ہاتھ آپکا تر ہو گیا فرمایا کہ اس
مین تری کسطرح سے پوچھی اوسنے عرض کیا کہ حضرت گیہون مینہہ سے بھیگ گئے تھے آپنے ارشاد
فرمایا کہ تونے اوسی طرح باہر ڈال کیون نہ دئے کہ خریدار دیکھتے اور اس عیب سے اگاہ ہو جاتے
یہ تونے فریب کی بات کی سن سے جو کوئی مال ناقص کو اچھا کہکے بیچے وہ شخص میری امت
مین نہین ہے اس جگہہ سے معلوم ہوا کہ ہر سوداگر کو چاہیے کہ اپنے مال کا عیب خریدار کو بتادے
اگر چھپا کر بیچے گا تو گنہگار ہوگا **نقل** ہے کہ ایک شخص نے تین سو درم کو اونٹ خرید کیا اور اوس
کے ایک پانون مین کچھ عیب تھا بیچنے والے نے ظاہر نہ کیا ایک صحابی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے وہان موجود تھے اور اونکو اوس عیب سے آگاہی تھی مگر اوسوقت کسی باعث سے
اون کو اتفاق کہنے کا نہوا جب وہ شخص اونٹ لیکر چلا گیا تب اونکو یاد آیا پیچھے اوسکے دوڑے
گئے اور اوس سے جاکر کہا کہ اس اونٹ کے پانون مین عیب ہے وہ سن کر پھر آیا اور اونٹ پھیر
دیا سوداگر نے ان صحابی سے شکایت کی کہ تم نے میرا سودا بگاڑ دیا مجھسے کیا تمکو عداوت
تھی اونھون نے جواب دیا کہ مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ سودا بیچنا اور اسکا
عیب نہ ظاہر کرنا حلال نہین اور جو شخص کہ جانتا ہو اوسکو بھی روا نہین کہ ظاہر نکرے اور
اور چھپائے **نقل** پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی کیسکی خاطر سے کسی
چیز کا عیب چھپائے اور دوسرے مسلمان کا نقصان ہو یہ بات ہرگز جائز نہین چاہیے
کہ اول تو خود کوئی چیز عیب دار خرید نکرے اور اگر کسی نے فریب دے کر کوئی چیز عیب
دار اوس کے ہاتھ بیچی ہو تو مسلمان کو لازم ہے کہ وہ نقصان اپنا دوسرے پر نہ ڈالے اور
سمجھ لے کہ جسطرح سے میرا فریب دینے والا مستحق لعن و طعن کا ہے اسی طرح سے مین بھی فریب
دینے مین اسکا مستحق ہو جاونگا حاصل کلام یہ ہے کہ فریب مکر سے کچھ روز مین زیادتی در

افزونی نہین ہوتی بلکہ برکت مال کی جاتی رہتی ہی جو کچھ کہ فریب و مکر سے مدت مدید مین جمع ہوتا ہے وہ ایک ساعت مین ضایع اور تلف ہوجاتا ہی اور مظلمہ اوسکا اسکی گردن پر رہجاتا ہی جس معاملے مین خیانت ہوئی اوسمین برکت نرہی اور برکت کے معنی یہ ہین کہ تھوڑسی چیز مین اسکو بہت آسودگی ہوجاوے اور دوسرے کو بھی راحت پونہچے اور بے برکتی اوسکو کہتے ہین کہ مال بہت ہو مگر نہ اوس کے مصارف کو وفا کرے اور نہ دوسرے کو کچھ اوس مین سے پونہچے اور آخر کو باعث ہلاکت ہوجائے اور دین و دنیا مین کچھ کام نہ آئے آدمی کو چاہئیے کہ ہمیشہ برکت کی طلب رکھے اور برکت بغیر امانت اور دیانت کے حاصل نہین ہوتی جو شخص امانت مین خیانت نہین کرتا ہی دیانت اوسکی خلق مین مشہور ہوجاتی ہی اور لوگ اوسکے ساتھ معاملہ کرتے ہین اور رغبت کرکے خرید و فروخت بہت کرتے ہین اور جو شخص خاین مشہور ہوجاتا ہی لوگ اوس سے حذر کرتے ہین اور اوس سے سابقہ داد و ستد کا موقوف کر دیتے ہین جبتک مسلمان آخرت کو دنیا سے زیادہ دوست رکھتا ہی کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی حمایت مین رہتا ہی اور جب محبت دنیا کی غالب ہوئی اس کلمہ طیب کی حمایت سے باہر ہو نقل ہی امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ سے کسی شخص نے پوچھا رفو کرنا روا ہی فرمایا اگر کپڑے مین رفو کرے تو درست ہی اور اگر بیچنے کیواسطے رفو کرے تو معصیت ہے اگر خریدار نے چیز مول لے لی تو قیمت حرام ہوجاتی ہی اسی طرح ترازو مین جو کچھ تو لے پورا تولے اور کچھ کمی وزن مین نکرے چنانچہ اس مقدمے مین نہی اور ممانعت قرآن مین ارشاد ہوئی ہی وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ یعنی ویل ہی واسطے کم تولنے والوں کے اور ویل کے کئی معنی ہین منجملہ اون کے ایک طبقہ جہنم کا نام ہی اسلاف کی عادت تھی کہ جب کچھ خرید کرتے کم لیتے اور جب کچھ بیچتے زیادہ دیتے اور جو شخص لینیکی ترازو علیحدہ اور دینے کی ترازو علیحدہ رکھے یا غلہ فروش غلے مین کچھ ملادے یا اوسکو نم دیکر رکھے فاسق اور عاصی ہے اور بیع حرام اعتدال سب معاملون مین واجب ہے دور خشتے سے دور رہیگا جو تقوے کے نزدیک رہیگا اور واجب ہے کہ نرخ جنس کا نہ چھپائے اور یہ نکرے کہ کاروان منزل تک پونہچنے سے یہ آگے ہی

جاکر نرخ مقرر کرے اور مال کو ارزان خرید لے اس صورت مین فسخ کرنا بیع کا لازم ہے
اگر کوئی مسافر کچھ جنس واسطے سوداگری کے لایا اور شہر مین وہ جنس سستی ہو نچا ہے کہ
اوسکو لیکر اپنے گھر مین رکھے اس ارادے سے کہ جب گران ہوجائیگی تب بیچونگا یہ بات بھی منع ہے
اور یہ بات بھی نادرست ہے کہ ایک سوداگر سے سازش کرکے خود اوسکا مال گران خرید کرے تا کہ
اورون کو خریداری کی رغبت ہو اور ایسا مال بھی خرید نکرے کہ اوسکا بیچنے والا اوسکی قیمت
سے واقف ہو اور سستا بیچ ڈالے نہ ایسے کے ہاتھ بیچے کہ قصداً گران خریدے اگرچہ ظاہر مین
ایسی بیع و شرا فتوی ہی مگر احتیاط خوب ہے ایک شخص تابعین بصرے مین رہتا تھا اوس
کے غلام نے کسی شہر سے اوسکو لکھا کہ امسال شکر پر کچھ آفت ہے یقین ہے کہ بہت گران
ہوجائیگی جسقدر مل سکے خرید لو وقت پر بیچنے سے بہت منفعت ہوگی اوسنے بہت شکر
خریدی اور جب گران ہوئی تب بیچی تیس ہزار درم منافع مین ملے بعد اوسکے اپنے دلمین
اندیشہ کیا کہ مین نے مسلمانون سے فریب کیا کہ ان کو اس کیفیت سے مطلع نکیا جس شخص
سے کہ شکر مول لی تھی تیسون ہزار درم اوسکے آگے رکھے اور کہا کہ ای بھائی یہ تیرا مال
ہے اور سارا قصہ اوس سے بیان کیا اوسنے کہا کہ مین نے تجکو بخشے یہ اپنے گھر پھر لایا پھر
اوسنے خیال کیا کہ شاید اوس شخص نے بسبب شرم اور مروت کے نہ لئے ہون تجکو مناسب
نہین کہ تو لے لے دوسرے دن جاکے زبردستی اوس شخص کے گھر ڈال آئے دیندار
لوگ ایسے ہوتے ہین نقل ہے کہ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ مال سوداگری کا لیکر دکان
رکھی تھی اور مقرر کیا تھا کہ دس درم پر آدھا درم نفع لیا کرونگا ایک بار ساٹھ درم کے بادام
خرید کئے بعد چند روز کے نرخ بادام کا گران ہوگیا اور وہ بادام اسی درم کے ہوگئے دلال نے
کہا کہ بیچ ڈالئے شیخ نے فرمایا کہ اچھا لیجاؤ مگر ترسیٹھ درم سے زیادہ نہ بیچنا دلال بولا کہ یہ بادام
بموجب نرخ حال کے اسی درم کے ہوتے ہین ترسیٹھ درم کو کیون کر بیچون تب شیخ نے
فرمایا کہ مین نے عہد کیا ہے کہ دس درم پر آدھا درم سے زیادہ نفع نہ لونگا اب غصہ

تسلیم کیون کرکروان دلال نے کہا کہ مین نے کبھی عہد کیا ہی کہ مال کسیکا کم قیمت کو نہ بیچونگا غرضکہ
شیخ زیادہ منفعت پر راضی نہوئے اور دلال نے طمع ہی کم بیچنا قبول نکیا سبحان اللہ کیا لوگ
تھے نیک طینتی اسے کہتے ہین نقل ہی محمد بن المنکدر دکان پارچہ فروشی کی کرتے تھے ایکدن
انکے گماشتہ نے انکی غیبت مین ایک تھان پانچدرم کی قیمت کا اعرابی کے ہاتھ دس
درم کو بیچڈالا جب یہ تشریف لائے تب اوس نے کہا کہ مین نے ایک خیرخواہی کی ہی یعنی دونی قیمت
کو تھان بیچا فرمایا کہ بہت برا کیا اور یہ کہکر اوس اعرابی کی تلاش مین چلے اور اسکو بڑی
جستجو سے بہم پہونچایا اور اپنی دکان پر لائے اور کہا کہ ایعزیز یہ میرا تھان پانچدرم کا تھا میرے
گماشتے نے تیرے ہاتھ دس درم کو بیچا پانچدرم اپنے پھیر لے یا تھان میرا پھیر دے اپنے
سب درم لیلے اوس نے کہا کہ مین نے جتنے کو لیا ہی لیا آپنے فرمایا کہ جو بات مین اپنے اوپر گوارا نہین
کرتا وہ کسیکے اوپر بھی روا نہین رکھتا آخرکو پانچ درم پھیر دئے اعرابی نے پوچھا کہ نام اس شخص کا
کیا ہی کسی نے کہا کہ محمد بن المنکدر وہ رو دیا اور بولا کہ یہ وہ شخص ہی کہ اگر مینہہ نہ برستا ہو
اور لوگ نماز استسقا کو جاکے کہین کہ الٰہی برکت سے محمد بن المنکدر کے مینہہ برسا بیشک
اوسیوقت مینہہ برسے سلف کے لوگ بہت محنت کرنا اور نفع کم لینا بہتر سمجھتے
تھے اور زیادہ منفعت کے لئے انتظار کرنا اچھا نہین جانتے تھے نقل ہی حضرت
امیرالمومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کوفے کے بازار مین تشریف لیجاتے اور فرماتے
کہ ای سوداگری کرنیوالو تھوڑی منفعت پر قناعت کیا کرو ایسا نہو کہ زیادہ طلبی سے
یہ بھی جاتی رہے نقل ہی کہ عبدالرحمن بن عوف سے کسی نے پوچھا کہ اسقدر تونگری تمکو کیونکر
کر حاصل ہوئی جواب دیا کہ مین نے کبھی اپنے مال کی تھوڑی منفعت کو رد نہین کیا
سنا ہے کہ محتاج کا مال مہنگا خرید کرے اور اوس کے ہاتھ جو کچھ بیچے تو سستا دے
بڈھون سے سوت اور لڑکون سے میوہ وغیرہ کہ بسبب بکنے کے حیران ہون خرید لینا
صدقے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہی لیکن تونگرون سے گران خرید کرنا نہ منفعت ہے نہ احسان

بلکہ مال اپنا ضایع کرنا ہی ایسے شخص سے ارزان لینا یا پھیر دینا بہتر ہی نقل ہی امام
حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کی عادت تھی کہ چیز ارزان خریدنے مین بہت مبالغہ
فرماتے کسی نے کہا کہ آپ ہر روز اسقدر خیرات راہ خدا مین کرتے ہین اور سودا لینے مین اتنے
جھگڑے کیا باعث ہی فرمایا کہ ہم جو کچھہ راہ خدا مین دیتے ہین اوس کو بہت کم جانتے ہین
اور بیع مین زیادہ دینا باعث نقصان مال اور عقل ہی الہی ہر مسلمان کو طریقہ راستی
اور خوش معاملگی کا عنایت فرما صدقہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا **مقصد نوان**
بیان مین عدل اور احسان اور حساب کے اللہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہے
کہ **اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ** عدل یہ ہی کہ جو کچھہ اپنے نفس پر گوارا نہ کرے
وہ دوسرے پر بھی گوارا نکرے اور احسان اوسکو کہتے ہین کہ آدمی اپنے اور بیگانے سب کے
ساتھہ سلوک کرے اور جہان تک ممکن ہو کھانے کپڑے سے دریغ نکرے اور حساب بھی
متفرعات عدل سے ہی یعنی جو نیک بد کہ اس سے ظہور مین آئے اوس پر دھیان کرے
جو نیکی اس سے واقع ہو اوس پر شکر کرے اور عمل بد پر توبہ و استغفار **نقل ہی** امیر المومنین
عمر رضی اللہ عنہ باوجود کمال عدل کے بارہ برس مقام حساب مین رہے ایک مرتبہ اونٹ
صدقے کے بسبب خارش کے نہایت تباہ ہو گئے تھے جس شخص کو دوا ملنے کا حکم دیتے
وہ اقرار نہ کرتا آخر آپ خود جنگل مین تشریف لیجاکے اونٹون کو دوا ملتے تھے ایک روز
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے یہ حال دیکھہ کے فرمایا کہ یا عمر یہ کیا رنج اپنے اوپر اختیار کیا ہے
کہا مین ڈرتا ہون کہ یہ اونٹ صدقے کے ضایع ہون اور مین قیامت کیدن جواب سے
عاجز ہون یا علی مین حساب قیامت کی طاقت نہین رکھتا اسواسطے یہ رنج دنیا مین گوارا
کیا ہی ایعزیز و خیال کرو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس قدر عدل رکھتے تھے اور قیامت
سے ڈرتے تھے بڑے تعجب کی بات یہ ہی کہ تم ہمیشہ ایک دوسرے پر ظلم کرتے ہو اور مطلق اندیشہ اوسکا نہین
کہ خداتعالی کو کیا جواب دینگے افسوس ہی اوس شخص پر کہ برادر مومن پر ظلم کرے

ایکدن کسی نے ایام خلافت مین پوچھا کہ یا امیر المومنین آپ راتدن مین اتنی بے آرامی کیون
اختیار کرتے ہین فرمایا کہ اگر دن کو آرام کرون تو رعیت ضایع ہو اور اگر رات کو آرام کرون
تو اندیشۂ قیامت او رخوف قبر بھول جاؤن **نقل** ہی سلطان محمود کو بعد مرگ اوس کے
کسی نے خواب مین دیکھا کہ چلاتا ہی اور کہتا ہی کہ خدا کیواسطے فریاد میری سنو کہ چیونٹیان
انکھون میری نکالے ڈالتی ہین پوچھا کہ کیا سبب ہے کہا ایکدن میرے غلام نے کسی محتاج کے
گھر جاکے کچھ ایذا پونہچائی تھی اوسکی عوض اب چیونٹیان میری آنکھون کین چٹتی ہین اور
طرح طرح کی ایذا پونہچاتی ہین **نقل** ہی کہ ایک امیر ظالم کا منہ وقت مرنے کے کالا ہو
گیا تھا لوگون نے آئینہ دکھایا وہ سمجھا کہ آئینے مین کچھ عیب ہے اور آئینہ منگایا اوسمین
بھی ویساہی دیکھا پھر تیسرا آئینہ منگایا تب ایک شخص نے کہا کہ آئینے مین کچھ عیب نہین ہے
جن لوگون پر تونے ظلم کیا ہی اونکی آہ کے دھوئین نے تیرا منہہ کالا کردیا ہی **نقل**
ہی کہ ایک رات امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بلا کر
کہا کہ مدینے کے دروازے کے باہر ایک بڑا قافلہ اوترا ہے چلو اوسکی نگہبانی کرین تو وہ آرام سے
سوئین اونھون نے کہا بہت خوب بعد نماز عشا کے دونون صاحب تشریف لیگئے حضرت
عمر نے کہا کہ ایکطرف قافلے کے تم کھڑے رہو دوسری طرف مین کہ مال اونکا کوئی نہ چورا ئے
اور مین قیامت کیدن جوابدہی سے عاجز ہون عبد اللہ بہت روئے اور تمام رات اسی
طرح گذر گئی جب صبح ہوئی امیر المومنین نے آواز دی کہ ای مسلمانون اوٹھو اور تدبیر نماز کی
کرو **نقل** ہی کہ عیسی علیہ السلام ایک گانون مین وارد ہوئے دیکھا کہ لوگ وہان کے بہت
غمگین ہین سبب غمکا پوچھا کہا ہم مین ایک مرد صالح تھا وہ مر گیا فرمایا قبر اوسکی کہان ہی
لوگون نے نشان قبر کا بتایا آپنے دعا کی اور علامتین عذاب کی دیکھ کے باعث اوس
کا پوچھا اوس نے عرض کیا کہ مین ایکدن چلا جاتا تھا مینے دیکھا کہ ایک زبردست ایک غریب
پر ظلم کرتا ہے ہر چند کہ مجکو طاقت بچا دینے کی تھی لیکن مین اوسکی طرف متوجہ ہوا اب سے مرنے

کے بعد آگ کی جوتیان میرے پانؤن مین پہنائی ہین کہ اونکی گرمی سے سر کا مغز نکلتا ہے حضرت
عیسی علیہ السلام بہت روئے اور اوس زمانے سے اب تک کتابون مین یہ حال لکھا گیا ہے
کہ سننے والون اور دیکھنے والون کو عبرت ہو اب غور کرو کہ جس شخص نے مظلوم کی مدد نہ کی
اوسکا تو یہ حال ہوا جو شخص کسی پر ظلم کریگا اوسکا خدا جانے کیا حال ہوگا جس شخص نے تمام
عمر مین ایک لقمہ حرام کا کھایا یا ایک وقت کی نماز قصداً ادا نہ کی یا گواہی ناحق پر دی اوسنے
اپنے اوپر ظلم کیا نقل ہے کہ شیخ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے وقت مرنیکے کہا کہ
صاحبو مجکو اس شہر مین دفن نکرنا کہ شاید اگر زمین نے میرے لاشیکو قبول نہ کیا تو مین رسوا
ہونگا جو لوگ کہ مجکو صاحب کرامت کہتے ہین وہ مجکو صاحب ندامت کہینگے روایت
ہے کہ جب مُردیکو قبر مین رکھتے ہین اگر گناہون سے توبہ نہ کی ہے تو ستر مرتبہ قبر مین زندہ کرکے
طرح طرح کے سوال اور عذاب کرتے ہین اور قبر اوس سے کہتی ہے کہ ای بندے مجھ مین
چار تکلیفین ہین تاریکی اور تنگی اور وحشت اور پژمردگی کاش اگر اسی پر اکتفا ہوتی تو خیر
قیامت بھی ہے کہ روز حشر کے چالیس برس تمام مخلوق نہایت حیران ہوگی نہ کوئی کسی کو
دیکھیگا نہ حرکت کر سکیگا بعضے زانو تک اور بعضے کمر تک اور بعضے ہونٹھون تک عرق
ندامت مین غرق ہونگے قیامت مین بعضے شخص بخشے جائینگے بعضے مواخذے مین گرفتار
ہونگے پھر ندا ہوگی کہ وہ لوگ کہان ہین جو راتونکو شراب خواری اور فسق فجور کے لیئے جاگتے
تھے اب اونکو دوزخ مین ڈالو ای مسلمانون قیامت کے عذاب سے ڈرو اور توبہ کرو اور خدا
کا شکر بجا لاو کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہین اونکی اطاعت اور محبت
مین رہو کہ تمھاری شفاعت کرین اگر اون کے خلاف راہ چلوگے تو کس منہ سے امید شفاعت
او مغفرت کی رکھوگے جب قیامت کیدن سب مخلوق عرصۂ محشر مین جمع ہوگی ساتون آسمان
کے فرشتے آدمیون کے گرد اگرد ہونگے اور دوزخکی آگ اتنی نزدیک ہوگی کہ آدمی اوسکی
تابش سے بیتاب ہوکر ایک دوسرے پر گر پڑیگا یہان تک کہ ایک آدمی پر ستر آدمی گر کر ڈھیر

ہوجائینگے **ایضًا** حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مجھسے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ بعض لوگ میری امت کے پہاڑ سے زیادہ طاقت رکھتے ہونگے اور قیامت کے دن وہ سب ذرّے کی طرح بربادہونگے اور دوزخمین گر پڑین گے لوگون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کونسا عمل ہی کہ جسکے سبب سے عبادت آدمی کی حبط ہوجاتی ہی اور اہل طاعت مستحق دوزخکے ہوجاتے ہین فرمایا کہ یہہ وہ لوگ ہین کہ نماز روزہ کرتے ہین اور مسلمانون پر شفقت فرماتے ہین لیکن جب لقمۂ حرام ملجاتا ہے تو اس سے پرہیز نہین کرتے ای مسلمانو جو شخص اپنے تئین لقمۂ حرام سے دور رکہتا ہے رحمت خدا سے نزدیک ہوتا ہی **نقل** امیرالمومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جس سبزہ یا گھاس پر گذر کرتے کہتے کہ کاش مین گھاس ہوتا ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ ای ابابکر تم یہہ تمنا کیون کیا کرتے ہو عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین عاجز ہون اور اسہی مخلصی چاہتا ہون قیامت کے عذاب سے **نقل** حدیث شریف مین آیا ہی کہ قیامت کے دن دواب یعنے چوپائے حاضر کیئے جائینگے اور اون سے پوچھا جائیگا کہ تم بوجھ اُٹھانیمین کیون قصور کرتے تھے وہ کہینگے کہ خداوندا تیرے بندے ہمکو کھانا کم دیتے تھے اور بوجھ زیادہ لادتے تھے کہ ہمکو تحمل اور طاقت اوس بوجھ کی نہوتی تھی اور ہماری زبان نتھی جو ہم کچھ کہتے ناچار صبر کرتے تھے تب حق تعالےٰ فرمائیگا کہ جزا اس صبر و تحمل کی یہہ ہی کہ تمکو خاک کردون کہ عیب تمہارے چھپ جائین بعد اُسکے انسانون سے مواخذہ ہوگا یہان تک کہ ہزار آدمی سے ایک بخشا جائیگا اور باقی مستحق دوزخکے ہونگے بعضے ہزار برس آگ مین جلائے جاوینگے بعد اُسکے قعر جہنم مین پھینکے جائینگے پھر ہمسایون سے پوچھا جائیگا کہ تم اپنے ہمسایونکو کیون تکلیف دیتے تھے پھر مردون سے پوچھا جائیگا کہ تم عورتون سے کیون زنا کرتے تھے اور غیر عورتونکو نظر شہوت سے دیکہتے تھے اسیطرح عورتون سے بھی پوچھا جائیگا **نقل**

ایک پیر مرد نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مینے بہت گناہ
کئے ہین کیا کرون آپنے فرمایا کہ توبہ کر کہ اللہ تعالی توبہ کرنیوالیکے گناہ بخشدیتا ہی عرض کیا
کہ زمین و آسمان میرا گناہ کرنا جانتے ہین آپنے فرمایا کہ آسمان کاغذ کیطرح لپیٹ دیئے جائینگے
جناب کبریا قرآن مجید مین فرماتا ہی یَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ کَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْکُتُبِ اور زمین کی
بھی یہ صورت نرہے گی پھر اوس نے عرض کی کہ حضرت فرشتون نے نامۂ اعمال مین لکھا
ہوگا آپنے فرمایا کہ توبہ کرنیسے جوکچھ نامۂ اعمال مین لکھا ہوتا ہے سب محو اور نابود ہو جاتا ہی پھر اوسنے
عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سب قبول کیا مگر یہ ندامت اور شرمساری کیا کم ہی
کہ خداوند ذو الجلال جانتا ہی کہ مینے کسواسطے پیدا کیا تھا اور اوسنے کیا کیا آپنے فرمایا کہ اللہ
بے نیاز اور ارحم الرحمین ہے جب بندہ اخلاص دل سے توبہ کرتا ہی وہ اپنے فضل و کرم سے
اوس کو نظر رحمت سے دیکھتا ہی اور پھر اوسکے افعال گذشتہ پر خیال ہنین فرماتا مناسب یہی
ہی کہ توبہ کرے اور پھر اوس فعل کے نزدیک نجائے نقل ہے کہ بصرے مین ایک عورت
فاحشہ تھی اوسکو شعوانہ نام کہتے تھے ایک دن صالح مری مجلس وعظ مین گذری صالح
مری اسوقت عذاب دوزخکا بیان کر رہے تھے کہ جو گنہگارون کیواسطے قیامت مین مقرر
ہوا ہی اور لوگ یہ حال سن کر گریہ وزاری مین مشغول تھے شعوانہ نے دور کھڑے ہو
کر اپنی لونڈی کو بھیجا کہ دیکھ تو اسوقت کیا بیان ہو رہا ہے لونڈی اوس کی وہان گئی اور وہان
جاکر ایسی متوجہ ہوئی کہ اوس کو خبر جانیکی نرہی شعوانہ نے بعد انتظار کے دوسری لونڈی
بھیجی وہ بھی کلام شیخ سے محو ہوگئی تب شعوانہ ناچار ہوکر خود گئی کیا دیکھتی ہی کہ بہت سے
مرد اور عورتین جمع ہین اور سب گریہ وزاری کرتے ہین اوسنے پوچھا کہ تم سب لوگ کیون
روتے ہو وہ بولے کہ اپنے گناہون پر روتے ہین کہ اسکی عوض مین قیامت کیدن عذاب شدید
مین گرفتار رہونگے شعوانہ کو اس باتکے سننے سے ایک سوز و گداز حاصل ہوا اور صالح
مری سے کہا کہ ای صالح اگر کوئی گنہگار اپنے گناہون سے توبہ کر کے اللہ کیطرف رجوع کرے

اللہ تعالی اوس کی توبہ قبول کرتا ہی اور اوس سے معاف فرماتا ہی صالح نے کہا البتہ شعوانہ نے کہا کہ ای صالح میرے گناہ تمام دنیا کے پہاڑون سے بھاری اور ساتون طبقات زمین سے گران اور زیادہ ہین صالح نے کہا کہ اگر تیرے گناہ شعوانہ کے گناہون سے بھی زیادہ ہون گے اور توجب توبہ کریگی اللہ تعالی بخشدیگا یہ سن کر بہت روئی اور کہا کہ ای صالح وہ شعوانہ گنہگار مین ہی ہون تمھارے سامنے توبہ کرتی ہون اور اللہ تعالی کیطرف رجوع لاتی ہون یہ کہکر رونے لگی اور کہنے لگی کہ خداوندا مین چالیس برس گناہون مین مبتلا رہی جوانی جاتی رہی آیینے مین اپنی صورت دیکھی وہ رنگ اور روپ کیا ہوا اور آسمان کیطرف نگاہ حسرت سے دیکھا اور مناجات کی کہ الہی آج تونے مجھے دوستون سے جدا کیا قیامت مین اپنی رحمت سے جدا نکرنا الہی آج درد والم سے جلتی ہون کل محکو دوزخمین نہ جلانا الہی آج عذاب مین گرفتار ہون کل عذاب جھنم سے بچانا اسی طرح سے مناجات کرتی ہوئی اور روتی ہوئی سوگئی کیا دیکھتی ہی کہ ایک شخص کہتا ہی کہ سو مت اور اسی طرح سے گریہ وزاری مین مشغول رہ کہ اللہ تعالی رونیکو دوست رکہتا ہی ای گنہگار رونا لازم ہی کہ اپنے گناہون کو یاد کرکے خوب رویا کرو کہ جو بندہ عاصی اپنے گناہون پر خیال کرکے رویا کرتا ہی اللہ تعالی فرشتون سے فرماتا ہے کہ دیکھو یہ میرا بندہ کسطرح سے اپنے گناہون کو یاد کرکے روتا ہی اور میری طرف رجوع ہوا ہی اور اپنے گناہون کا عذر چاہتا ہی تم گواہ رہو کہ مین نے گناہ اوس کے بخشے الہی ہم سب بندون کو توبہ کی توفیق دے جاننا چاہئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ ای بندے اگر تو عاصی ہی تو مین غفار ہون اگر تو پر عیب ہے تو مین ستار ہون **نقل** ایکدن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک جوان سے کہا کہ کب تک گناہ کیا کریگا اوس نے کہا کہ اللہ رحیم اور غفور ہی فرمایا کہ فی الواقع لیکن عذاب اوسکا سخت الیم ہی جوان نے ایک نعرہ مارا اور جان خدا کو سونپی حضرت عمر بہت روئے اور تجہیز و تکفین کی طیاری کرکے جنازے کے ہمراہ تشریف لیگئے کسی نے کہا یا عمر یہ شخص بڑا فاجر و فاسق تھا آپنے کہا اس نے اسطرح سے توبہ

کی ہی کہ اگر اس توبہ کو تقسیم کرون تو تمام عالم بخشا جائے الٰہی صدقہ اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم گنہ گارون کو اپنی رحمت سے محروم نکرنا **مقصد دسوان سخاوت اور صدقے کی فضیلت مین** سخاوت چار قسم پر ہوتی ہی ایک سخاوت مالی دوسری سخاوت بدنی تیسری سخاوت جانی چوتھی سخاوت دلی مومن مال دیتا ہی اور آخرت مین لیتا ہے اور مجتہد اپنا تن بدن خدمت مین دیکر ہدایت کرتا ہی اور ثواب لیتا ہی اور غازی اپنی جان راہ خدا مین نثار کرتا ہی اور حیات ابدی پاتا ہی عارف سخاوت دلی سے لوگونکو معرفت خدا کی سکھاتا ہی اور اجر پاتا ہی اور بعد مرنے کے دو شخص حسرت لیجاتے ہین ایک وہ شخص کہ کھلانیکا مقدور رکھتا ہی اور کھلاتا نہین دوسرا وہ شخص کہ علم رکھتا ہی اور عمل نہین کرتا **نقل** پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ دروازہ کعبہ کی زنجیر پکڑے ہوئے کہتا ہی کہ الٰہی اس کعبہ کی برکت سے میرے گناہ بخشدے آپنے فرمایا کہ تونے کیا گناہ کیا ہی اُسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ گناہ میرا بہت بڑا ہی آپنے فرمایا کہ لوح وقلم عرش وکرسی سے بھی بڑا ہی اُسنے کہا کہ ہان ان سب سے زیادہ ہی تب آپ نے فرمایا کہ اللہ بڑا ہی یا تیرا گناہ اُسنے کہا اللہ سب سے بڑا ہی فرمایا کہ بیان کر گناہ کیا ہی کہا یا رسول اللہ مین تونگر ہون اور بہت مال ومتاع رکھتا ہون لیکن جب کوئی فقیر محتاج مجھہ سے سوال کرتا ہی میرے بدن کو آگ لگ جاتی ہی اور جی جل جاتا ہی فرمایا کہ ای کم بخت دور ہو کہ تیرے اعمال کی شامت سے ایسا نہو کہ تمام مخلوق جلجائے قسم ہی اُس خدا کی جسنے مجکو مخلوق کی ہدایت کیواسطے مبعوث کیا ہے اگر ہزار برس اِس کعبے مین تو نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور اسقدر روئے کہ آنسوؤنکا دریا جاری ہوجائے اور درخت اُسکے پانی سے پیدا ہون اور لوگ اُس سے فائدہ پائین باایں ہمہ اگر بخل مین مریگا تو دوزخ مین پڑیگا کہ بخل بمنزلہ کفر ہی اور کفر کا بدلہ آتش جہنم ہی **نقل** ہی کہ یحیی پیغمبر علیہ السلام نے شیطان کو خواب مین دیکھا پوچھا کہ دنیا مین تو کسکو دوست رکھتا ہی اور کسکو دشمن اُسنے کہا عابد بخیل کو دوست

جانتا ہون کہ دن رات نماز اور عبادت مین جان مارتا ہی اور اُسکا بخل اُسکی تمام عبادت
کو ضایع کرتا ہے اور فاسق سخی کو دشمن رکھتا ہون کہ شب و روز شراب پیتا ہی اور مناہیات
مین مصروف رہتا ہی مگر ڈرتا ہون کہ اللہ تعالیٰ اُسکی سخاوت کی برکت سے اُس پر رحمت
کرے اور توفیق توبہ کی دے اور بخشے اور جنت عنایت کرے نقل ہی کہ عبداللہ ابن
جعفر رضی اللہ عنہما ایکبار سفر سے آتے تھے راہ مین ایک باغ چھوارونکا دیکھہ کے درخت
کے سائے تلے بیٹھہ گئے وہان ایک غلام حبشی تہا ایک شخص تین روٹیان جو کی اُسکے واسطے
لایا اور اُسیوقت ایک کتا بھوکا وہان آگیا اُس غلام نے ایک ایک روٹی اُسکو کھلا دی
اور آپ ویساہی بیٹھہ رہا عبداللہ اُسکی سخاوت دیکھکر متعجب ہوئے اور پوچھا کہ اے عزیز تیرے
واسطے ہر روز کیا مقرر ہی اُسنے کہا کہ یہی تین روٹیان عبداللہ نے کہا کہ پھر اب آج
کیا کھائیگا اُسنے کہا صبر کرونگا مناسب نتہا کہ یہہ کتا اتنی دور سے بھوکا آیا تہا وہ بھوکا
پھر جاتا اور مین اپنا پیٹ بھرتا اور اُسکو نہ کھلاتا عبداللہ نے کہا کہ سبحان اللہ مجکو
لوگ ملامت کرتے ہین کہ مال اپنا خیرات مین تلف کرتا ہی حقیقت مین یہہ غلام مجھہ سے بہت
زیادہ سخی ہی دو ہزار درم دیکر اُسکو خرید کیا اور آزاد کر دیا اور کہا کہ سخاوتکی برکت سے
اُس غلام کو درجہ آزادی کا ملا اگر خدائے کریم مرد سخی کو عذاب قبر اور آتش دوزخ سے
آزاد کرے کیا عجب ہے نقل ہے کہ بشر حافی کے پاس نزع کیوقت ایک سائل آیا اور
سوال کیا اُسوقت کچھہ موجود نہ تھا پیراہن اپنا اُتار کے اُسکو دیدیا اور جان بحق تسلیم کی
نقل ہے سلطان ابوسعید ابوالخیر خراسانی قدس سرہٗ فرمایا کرتے تھے کہ اے تونگرو درویشون
کی خدمت کیا کرو کہ سلامتی تمھاری انھین کی دعا سے ہی جسطرح سلامتی بادشاہون
کی رعیت کی آبادی اور آسایش اور دعا سے ہوتی ہی نقل ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
ایک باغ مین گئے دیکھا کہ انگور بہت سے لگے ہین فرمایا کہ دیکھون کہ مالک اس باغ
کا اس نعمت پر شاکر ہی یا نہین لباس ٹاٹ کا بالون سے سیا ہوا پہنے تشریف لیگئے اور اُس سے فرمایا

کراے خواجہ حق تعالی نے تجکو بہت انگور دیے ہین جوانمردی کر اور ایک خوشہ انگور کا نذر خدا
مجکو دے اوسکو درویشون سے ننگ تھی کچھ التفات نکیا آپ ویسا ہی پھر گئے یہ باغمین جاکر
کیا دیکھتا ہی کہ ہر خوشے کی جگہہ آدمی کا سر لٹکا ہوا ہی اور خون اوس سے ٹپک رہا ہی مارے
ڈر کے اوسکا بدن کانپنے لگا ادھر اودھر ڈھونڈ کے آپکو پایا اور سر اپنا آپکے قدم پر رکھ
کے عرض کیا کہ یا حضرت مین نے سزا اپنے بخیلی کی پائی اب توبہ کرتا ہون تقصیر میری
معاف کیجیے اور تشریف لیچلیے اور دعا فرمائیے کہ میرا باغ پھر ویسا ہی ہو جائے حضرت
عیسی کمال اخلاق و مروت سے پھر تشریف لائے اور باغکا یہ حال دیکھکر دعا کی کہ الٰہی ان درختون
کو پھر انگور سے بارور کر دے آپکی دعا سے اوسیوقت وہ خوشے انگور کے بدستور ہو گئے
تب مالک باغ متحیر ہو کر پوچھا کہ اے عزیز تیرا کیا نام ہی فرمایا کہ عیسی پس وہ یہ نام سنتے ہی
قدمون پر گرا اور عرض کی کہ یہ باغ آپکی نذر ہی اسکو قبول کیجیے آپ نے فرمایا کہ مین
باغ لیکر کیا کرونگا نیاز خدا ہی ہی لے جو محتاج فقیر تیرے باغ مین آیا کرے اوسکو
محروم نکیا کر اوس کے سوال سے آزردہ نہوا کر سبحان اللہ عجب ماجرا ہی کہ اہل دنیا امورات
ممنوعمین ہزارون روپے صرف کرتے ہین اور نفرین و ملامت زمانے کی سنتے ہین اور
فقیر اور محتاجکو ایک روپیا کیا کہ ایک دمڑی بھی دیکر دعائے خیر سننا گوارا نہین کرتے
بلکہ محتاجون اور مانگنے والونسے رنجیدہ اور برہم ہو کر اونکو سخت سست کہتے ہین
اسیواسطے یہ لوگ جسقدر محتاجون سے کج خلقی اور تندخوئی کرتے ہین اوسی قدر اللہ
تعالی ظالمونکو اون پر مسلط کرتا ہی مسلمانونکو چاہیے کہ جسوقت کوئی فقیر سوال
کرے تو دلمین برا نہ مانے اور ترشرو نہو اور سخت زبانی نکرے اوسوقت جو کچھ موجود
ہو دیدیوے اور اگر باوجود ہونے کے ندیگا تو کوئی زبردست ظالم اوس سے چھین لیگا چنانچہ
شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہین ع چو سائل از تو بزاری طلب کند چیزے
بدہ وگرنہ ستمگر بزور بستاند اور آدمی کو چاہیے کہ اپنے دلمین یہ خیال کرے کہ مین

جب

جب پیدا ہوا تھا تو میرے پاس کیا تھا ایک بالشت بھر بھی کپڑا نہ تھا اللہ تعالیٰ نے مجکو پیدا کیا تو دی کھانا دیا دولت دنیا اور اسباب اور نعمت ایمان اپنے فضل و کرم سے عطا کی اور حکم کیا کہ میرے محتاج بندون پر احسان کیا کرو مین اوس احسان کی عوض مین تمپر رحمت کرونگا اور تمہارے مال و اسباب مین ترقی بخشونگا اور آخرت مین بھی راحت دونگا چنانچہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین بیزار ہون اوس شخص سے کہ زکواۃ مالکی نہ دے اور قرض دار نگر سے اور مہمان نہ رکھتا ہو ایکدن علی مرتضی کرم اللہ وجہہ روتے تھے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سبب رونے کا پوچھا عرض کیا کہ یا رسول اللہ سات روز سے میرے گھر مین کوئی مہمان نہین آیا اسواسطے مین نہایت اندوہگین ہون یہ سن کر آپ بھی روئے اور فرمایا کہ یا علی جبرئیل امین نے مجکو خبر دی ہے کہ جو مہمان کسیکے گھر آتا ہے ہزارون برکتین اوسکے ساتھ آتی ہین اور ہزارون رحمتین اوس گھر پر نازل ہوتی ہین اور گناہ صاحب خانہ اور اوسکے متعلقون کے بخشے جاتے ہین اور جو لقمہ کہ مہمان کھاتا ہے ہر لقمے پر ہزار شہیدون کا ثواب ملتا ہے اور ثواب حج اور عمرہ کا اوس کو دیا جاتا ہے اور سمجھا چاہئیے کہ سخاوت مال کو زیادہ کرتی ہے اور عمر مین برکت ہوتی ہے جان کندن کی سختی آسان ہو جاتی ہے اور قبر مین فرشتے رحمت کے مونس اور غمگسار ہوتے ہین قیامت کیدن سیر پر سایہ ہوتا ہے اور سخاوت جنت کی طرف رہنما ہوتی ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سخاوت کرو اگرچہ آدھا خرما ہو کہ وہ آدھا خرما تمھاری قبر کو روشن کریگا اور منہ کی سیاہی کو دور کریگا حساب قیامت کا آسان ہوگا عیب پوشی ہوگی اور سخاوت کی برکت سے پل صراط سے اوترنا سہل ہو جائیگا آتش جہنم مین اور تم مین سخاوت حایل ہو جائیگی ایک شخص نے کسی عارف سے پوچھا کہ نیک بخت کون ہے اور بد بخت کون ہے جواب دیا کہ نیکبخت وہ ہے جسنے کھایا اور کھلایا اور بد بخت وہ ہے کہ مرا اور چھوڑ گیا یہ حکایت مشہور ہے کہ ایک شخص نے کتے کو پانی پلایا تھا اللہ نے اوسکی مغفرت کی

نقل ہی کہ امام شافعی رحمۃ اللہ مکے کو جاتے تھے دس ہزار درم راہ خدا مین دینے
کے لئے ہمراہ لئے انھنے شہر کے باہر خیمہ کیا اور سب درمون کا ڈھیر لگا کر بیٹھے جو شخص
آکر سلام کرتا تہا مٹھی بھر اُسکو دیتے تھے نماز ظہر تک ایک درم بھی باقی نر ہا لکھا ہی کہ
سخی فاسق کو اللہ تعالی زاہد بخیل سے زیادہ دوست رکھتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہی کہ میری امت کے ابدال بسبب روزہ نماز کے جنت کو نہ جائینگے بلکہ صفائی طینت اور دلکے
پاک ہونے سے اور شفقت اور نصیحت بہ نسبت مخلوق کے اور سخاوت اور بجا لانے امر الٰہی کے داخل
جنت ہونگے اور جو ولی پیدا ہوتا ہی دو علامتیں اُسمین موجود ہوتی ہین ایک خوش خلقی دوسری
سخاوت روایت ہی کہ ایک دن کسی بندہ خدا کو احسان سے خوش کر دینا ہزار رکعت نماز نفل سے بہتر ہے
اور دینا بہر حال بہتر ہی نیک آدمی کے دینے سے خدا خوش ہوتا ہی اور مال مین برکت
ہوتی ہی اور بد آدمی کے دینے سے اُسکے شر سے محفوظ رہتا ہی چنانچہ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے
ہین سے بہر نیک و بد بذل کن سیم و زر ٭ کہ آن کسب خیرست واین دفع شر ٭
لکھا ہی کہ ہر روز جب آفتاب نکلتا ہی حق تعالی دو فرشتے بھیجتا ہی کہ دنیا مین منادی
کرین کہ اے لوگو تھوڑے رزق پر کفایت کرو کہ زیادتی مال و اسباب کی تمکو میری یاد سے
غافل کریگی اور دو فرشتے اور موکل ہوتے ہین وہ دعا کرتے ہین کہ الٰہی سخاوت کرنیوالون
کے مال مین برکت دے اور بخیلون کے مال کو ضایع کر لکھا ہی کہ جب کوئی سائل کچھہ
سوال کرے تو اُسکی بات سب سنو اور کلام کو اُسکے قطع نہ کرو جو کچھہ ہوسکے اُسکی حاجت
روائی کرو اور اگر معذور ہو کہ کچھہ نہین دے سکتے تو خوش اخلاقی اور دلجوئی سے اُسکو راضی
رکھو کہ شاید وہ سائل آدمی ہو فرشتہ ہو کہ حکم الٰہی سے تمہارے امتحان اخلاق اور عادات کے
واسطے آیا ہو کہ تم فقیرون اور مسکینون کے ساتھہ کیا سلوک کرتے ہو اور جو کچھہ تمکو اللہ تعالی نے
دیا ہی اُسکو بموجب حکم خدا و رسول کے صرف کرتے ہو یا نہین روایت ہی کہ جو شخص
دنیا مین یا راہمین جو کچھہ خیرات کرتا ہی تمام آفتون اور مکروہات سے محفوظ رہتا ہے

اور مال مین کمی ہنین ہوتی بلکہ زیادتی ہوتی ہی اللہ تعالی دینے سے راضی ہوتا ہی اور
شیطان نہ دینے سے خوش ہوتا ہی روایت ہی کہ ساق عرش پر تین کلمے لکھے ہین اول یہ
کہ اللہ ایک ہی اور محمد رسول اوسکا ہی دوسرے یہ کہ مخلوق گنہگار ہی اور اللہ بخشنے والا غفار
ہی تیسرے یہ کہ فایدہ اور نفع اوسی کو ہی کہ جس نے مال اپنا خدا کی راہ مین قبل مرنے کے صرف
کیا اور توشہ آخرت کا بھیجا اور نقصان اوس شخص کے لیئے ہی کہ جس نے مال جمع کیا
نہ کھایا کھلایا اور سب چھوڑ مرا روایت ہی کہ جو شخص پانچ چیزین اپنے اوپر لازم کرتا ہی اللہ
تعالی بھی پانچ چیزین اوسپر لازم فرماتا ہی نماز پنجگانہ سے ایمان زکواۃ سے برکت صدقے
سے تندرستی دعا سے رحمت اداے حقوق رعایا سے بقائی ملک روایت ابن مسعود سے
روایت ہی کہ جو شخص تندرستی مین ایک درم راہ خدا مین دے اس سے بہتر ہی کہ بیماری مین سو
درم دے اور زندگی مین اپنے ہاتھ سے ایک درم دینا بہتر ہی اس سے کہ مرنے کے بعد کوئی اوس
کے نام سے ہزار درم دے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت مین ایک شخص نہایت بخیل تھا اوسکو
ملعون کہتے تھے اتفاقا ایک مرتبہ کوئی شخص جہاد کو جاتا تھا اوس بخیل کے پاس گیا اور کہا کہ
مین جہاد کو جاتا ہون میرے پاس تلوار نہین ہی اگر خدا کی راہ مین واسطے جہاد کے ایک تلوار مجھکو دے
تو اوسکی عوض مین اللہ تجھکو جنت دیگا اوس بخیل نے نہ دی وہ چلا گیا بعد اوسکے وہ بخیل اپنے
دلمین بہت پشیمان ہوا اور اوس کو بلا کے تلوار دی اور بہت عذر کیا یہ شخص تلوار لیکر بہت
خوش ہوا اور اپنے گھر آیا حسب اتفاق حضرت عیسی علیہ السلام اوس کے پاس تشریف لیگئے
اور پوچھا کہ یہ تلوار تجھکو کس نے دی اوس نے کہا کہ ملعون بخیل نے آپ اوسکے پاس چلیے کہ اوسکو
جنت کی خوشخبری دین ایک عابد کہ ستر برس سے صائم الدہر اور قائم اللیل تھا راہ مین حضرت
عیسی علیہ السلام کو ملا پوچھا کہ آپ کہان جاتے ہین آپ نے فرمایا کہ ملعون بخیل کے پاس جاتا ہون
عابد نے کہا کہ آپ اوسکے پاس نجائیے ایسا نہو کہ اوسکی شامت اعمال سے آگ برسے اور ہم
سب جلجائین اوسی وقت حضرت عیسی علیہ السلام پر وحی آئی کہ اے عیسی اس عابد سے کہدو

کہ ہم نے اس ملعون بخیل کو بسبب دینے تلوار کے اور راہ خدا مین دی اپنا دوست کیا اور تجکو بسبب جود
نہ ہونے اور نکمے کے ملعون کیا اور تیری جگہ جو بہشت مین تھی وہ اوسکو دی اور اوسکی جگہ جو دوزخ
مین تھی وہ تجکو دی گئی روایت ہے ابو درداء رضی اللہ عنہ سے کہ ایکدن مین موجود تھا کہ حضرت
عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کیواسطے تین لاکھ ستر ہزار درم عبداللہ بن عباس نے بھیجے آپنے
اوسیدن سب کے سب فقیرون اور محتاجون کو تقسیم کر دیے شام کیوقت لونڈی سے کہا کہ کچھ کھانیکو
لا کہ افطار کرون لونڈی نے جو کی روٹی اور تلون کا تیل لا کے آگے رکھا اور عرض کیا کہ آج آپنے
اسقدر خیرات کی اور ایک درم اسواسطے نہ رکھا کہ افطار کے صرف مین آتا فرمایا کہ اگر اوسوقت
تو یاد دلاتی البتہ منگوا لیا جاتا خیر اب آخرت مین دیکھ لیا جائیگا اور ایک مرتبہ ستر ہزار درم عبد الملک نے
بطور ہدیے کے بھیجے تھے حضرت عائشہ نے سب محتاجون اور فقیرون کو بانٹ دئیے اور ثواب
اوسکا روح پرفتوح حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشدیا نقل ہے کہ عبداللہ بن زبیر کو بچاس
درم میراث مین ملے تھے سب درویشون کو تقسیم کر دئیے لوگون نے کہا کہ یہ کیا کرتے ہو تمھارا مایۂ
بضاعت تو یہی ہے کہا کہ مین جنت اور دیدار خدا چاہتا ہون کیا اس مال بیوفا پر بخیلی کرون
اور اسسے دل باندہون نقل ہے کہ ایک عورت صاحب جمال کسی تونگر کے پاس گئی اور اپنی
عاجزی بیان کر کے ایک درم مانگا اوسنے اوسکے حال پر رحم کر کے چار ہزار درم دئیے لوگون نے
کہا کہ اس عورت نے ایک درم مانگا تھا تم نے چار ہزار کیون دیئے جواب دیا کہ مین نے اسکا جمال دیکھکر
اندیشہ کیا کہ شاید در صورت حاجت کے خدا جانے اسکو کسسے اتفاق سوال کا پڑے اور کیا
معاملہ درپیش آئے اسواسطے مین نے اوسکی تمام عمر کی عزت باقی رکھی اوسکو کبھی لغزش نہو
اور قیامت کیدن خدا تعالے میری عزت باقی رکھے ایک بزرگ فرماتے تھے کہ سلف کے
لوگ جسقدر لعل و یاقوت و جواہر کے تلف ہونیسے غمناک ہوتے تھے اگر یہ لوگ فرض کے
ترک ہونیسے غمگین ہون یا جسقدر کہ وہ لوگ گناہ سے خائف اور تائب ہوتے تھے اگر یہ لوگ
گناہ کبیرہ کر کے ڈرین یا جسقدر وہ لوگ دشمنون پر مہربانی اور شفقت کرتے تھے یہ لوگ

مسلمان بھائیون پر شفقت کرین تو بہت غنیمت اور مقام خوشی کا ہی نقل ہی کہ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام ایک گانون مین تشریف لیگئے وہان کے لوگون نے شکایت کی کہ یا نبی
اللہ یہان ایک دہوبی ہی کہ وہ کپڑے ہمارے چرا لیتا ہی یا بدل ڈالتا ہی اس سبب سے ہم اس سے
بہت عاجز ہین اور تکلیف اٹھاتے ہین آج وہ کپڑے دھونے گیا ہی آپ دعا کیجیے
کہ وہ وہین غارت ہو جاوے اور پہر کے نہ آئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اون لوگون کی
درخواست سے دعا کی کہ خدایا اوس موذی کو وہین ہلاک کر اور پھر یہان نہ لا اتفاقاً وہ دھوبی
اپنے ساتھ روٹی لیگیا تھا نا گاہ ایک فقیر کا وہان گذر ہوا بھوکا تھا اوس نے اوس دھوبی سے
کھانا مانگا دھوبی نے ایک روٹی آدھے دی اوس فقیر نے کہا کہ تو جیسے لوگون کے کپڑے
صاف کیا کرتا ہی اللہ تعالیٰ تیرے دلکو پاک اور صاف کرے اوس دہوبی نے ایک روٹی
اور دی فقیر نے کہا الٰہی اس کو سب بلاؤن سے محفوظ رکھ اوس دھوبی نے تیسری روٹی بھی
اوس کو دی فقیر نے کہا الٰہی اسی شخص کو ایک گھر جنت مین مشرق سے مغرب تک اوس فقیر کی
تینون دعائین قبول ہوئین شام کو وہ دہوبی موافق معمول کے اپنے گھر آیا لوگون نے حضرت
عیسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ حضرت آپ نے یہ کیسی دعا کی تھی کہ وہ صحیح
وسالم اپنے گھر آیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اوس دھوبی کے پاس آئے اور پوچھا کہ ای عزیز تو نے
آج کونسا عمل نیک کیا تھا یہان کر اوس نے کہا کہ حضرت ایک مسافر وارد ہوا اور اوس نے مجھسے
کھانے کو مانگا مین نے تین روٹیان اوسکو دین اوس نے بہت مہربانی کی اور مجھکو دعا
دی اور چلا گیا اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا اور وحی کی کہ ای عیسیٰ اس دھوبی
کہہ کہ گٹھڑ کپڑونکا کھولے جب اوس دھوبی نے کپڑونکا گٹھا کھولا کیا دیکھتا ہی کہ ایک کالا سانپ
اوسمین بیٹھا تھا اور منہ پر اوس کے مہر لگی ہی عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ای سانپ تجھکو
خدا تعالیٰ نے اس شخص کے ہلاک کرنیکے واسطے بھیجا تھا تو کسواسطے ٹھہر رہا اور اوس کو ہلاک
نکیا سانپ نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ مین نے چاہا کہ اس کو کاٹون تین روٹیان اس نے

جو راہ خدا مین وین فرشتنے نے منہ میرا اون سے بند کر کے مہر کردی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے
فرمایا کہ مرد خدا اللہ تعالیٰ نے تیرے سب گناہ بخشدئیے روایت ہی شیخ الاسلام احمد جامی
سے کہ ایک لڑکا اپنی مان کے ساتھ راہ مین چلا جاتا تھا ناگاہ بھیڑیا اوس کو لیگیا مان اوسکی
روتی پیٹتی رہگئی اتفاقاً ایک فقیر راہ مین ملا اور اوس نے کچھ کھانیکو مانگا اوس کے پاس
ایک روٹی تھی تو اوس نے حوالے کی اوسیوقت بھیڑیا اوس لڑکے کو صحیح وسالم لاکر راہ
مین رکھ گیا اور بھاگ گیا روایت ہی ابوذر غفاری سے کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
ایک دن بیٹھی تھین کہ ایک عورت نے آکر سوال کیا آپ نے کچھ دیا اوس نے بائین ہاتھ سے
لیا آپ نے پوچھا کہ تو نے داہنے ہاتھ سے کیون نہین لیا وہ بولی کہ اے بی بی میری مان
بہت بخیل تھی اور باپ بڑا سخی جب دونون مر گئے مین نے ایک خواب مین دیکھا کہ قیامت
قایم ہوئی ہے مان میری پیاس کی شدت سے چلاتی ہے اور باپ حوض کوثر پر کھڑا ہوا پیاسون
کو پانی پلاتا ہے مین نے بسبب محبت کے ایک پیالہ پانی کا باپ سے مانگ کر اوسکو دیا اتنے مین
ایک آواز آئی کہ جسنے اس عورت کو پانی دیا ہاتھ اوسکا خشک ہو جب نیند سے چونکی تو ہاتھ
خشک تھا نقل ہے کہ ایک دن مالک دینار سے ایک سائل نے کچھ سوال کیا زنبیل چھوا
رون سے بھری ہوئی رکھی تھی اونھون نے آدھے چھوارے سائل کو دئے وہ بولا کہ
تو زاہد نہین ہے اونھون نے پوچھا کیون جواب دیا کہ بادشاہ دوجہان کو کوئی شخص
آدھی چیز نذر دیتا ہے مالک نے بہت معذرت کی اور سب چھوارے اوس کو بخشدئے نقل ہے
ایک اعرابی کے پاس بہت سی بھیڑیان تھین اور کبھی وہ کچھ خیرات نکرتا تھا ایکدن ایک بچہ
دبلا سوکھا ہوا بھیڑی کا راہ خدا مین صدقہ دیا بعد چند روز کے اوس نے خواب مین دیکھا
کہ اوس کی سب بھیڑیان اژدہا بن کر اوسکی طرف دوڑتی ہین قریب تھا کہ اوس کو نگل جائین
اتنے مین وہ بچہ لاغر کہ جو اوس نے خیرات کیا تھا پیدا ہوا اور اوس نے اوس بلا کو دفع کیا
صبح کو اوس نے آدھی بھیڑیان للہ خیرات کردین نقل ہے شیخ الاسلام احمد جام رحمۃ اللہ

علیہ

علیہ سے کہ سولہہ خصلتین بندے کو نیکون کے درجے پر پہونچاتی ہین قرآن پڑھنا نیکون کی صحبت
مین بیٹھنا خویش اقربا کے حقوق ادا کرنا راتکو عبادت مین جاگنا عالمون کو دوست رکھنا
اندیشہ قیامت کرنا خواہش نفسانی اور حرص مال وجاہ کی دلسے کھونا امورات دنیوی مین زیادہ
طلبی نکرنا تھوڑے پر راضی رہنا قناعت کرنا کم کھانا کم بولنا ہر شخص سے اوس کے
رتبے کے موافق تواضع اور اخلاق سے پیش آنا درویشون فقیرون سے شفقت اور مروت
اور سلوک کرنا یتیمون پر مہربانی کرنا موت کو ہمیشہ یاد رکھنا جو کچھ ہوسکے صدقہ دینا
لکھا ہے کہ سات چیزین صدقے کو رونق اور درجہ قبولیت کا بخشتی ہین اول مال
حلال سے دینا دوسرے تھوڑے مال سے صدقہ دینا تیسرے صدقہ دینے مین دیر نکرنا
کہ تاخیر مین شیطان راہ زنی کرتا ہے چوتھے خوشی سے دینا پانچوین چھپا کر دینا چھٹے
دیکر احسان نہ جتانا کہ ثواب صدقے کا باطل ہوجاتا ہے بموجب کریمہ طیبہ کے کہ لَا تُبْطِلُوْا
صَدَقَاتِکُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی ساتوین جو خویش واقربا محتاج ہون اونکو دینا لکھا ہے
کہ صدقہ دینے مین دس فائدے ہین پانچ دنیا مین اور پانچ آخرت مین دنیا مین صدقہ دینا
مال کو پاک کرتا ہے دوسرے گناہون کو مٹاتا ہے تیسرے امراض اور بیماریکو دور کرتا ہے چوتھے
قلب کو فرحت ہوتی ہے پانچوین مال کو بڑھاتا ہے اور آخرت مین یہ فائدے ہوتے ہین کہ قیامت
کے دن صدقہ سایہ ہوجاتا ہے تاکہ آفتاب کی گرمی سے محفوظ رہے دوسرے حساب آسان ہوتا ہے
تیسرے پلہ میزان کا جسمین حسنات رکھے جاتے ہین بھاری ہوجاتا ہے چوتھے پل صراط سے
گذرنا سہل ہوجاتا ہے پانچوین جنت مین درجہ زیادہ بڑھتا ہے بالفرض اگر یہ سب کچھ نہو تو دعا
محتاجون اور مسلمانون کی کیا کم ہے ہر مسلمان کو لازم ہے کہ واسطے خوشنودی خدائے
برتر کے صدقہ دیا کرے کہ ابلیس لعین کو رنج ہوا کرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ جبتک میری امت ستر شیطانون سے لڑکر فتح نہ پائیگی صدقہ دینے پر قادر نہوگی اللہ
تعالے نے فرمایا ہے کہ سائل کو رنجیدہ نکیا کرو اور خود بھی آزردہ نہوا کرو اور یہ رنجش دوسبب سے

ہوتی ہے اول جہل اور حماقت سے دوسرے اس خیال سے کہ مال مین نقصان آجائیگا بلکہ نہیں سمجھے
کہ ایک دینے سے دس ملتے ہین چنانچہ جناب کبریا فرماتا ہے کہ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ
عَشْرُ أَمْثَالِهَا حیف ہے اوس شخص پر کہ ایسی سعادت سے محروم رہے اور مسلمان کو چاہیے کہ درویش
اور محتاج کو اپنے سے نہین بہتر نہ سمجھے اور انکو حقیر نجانے اسواسطے کہ بموجب حدیث شریف کے درویش
غنی سے پہلے جنت مین جائیگا اللہ تعالیٰ درویش کو بہ نسبت غنی کے زیادہ دوست رکھتا ہے
اور مناسب ہے کہ صدقہ چھپا کے دیا کرے تاکہ بلاؤن سے محفوظ رہے اور ریا سے بچے چنانچہ
سلطان ابوسعید ابوالخیر خراسانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ صدقہ چھپا کر دینا غضب خدا سے
محفوظ رکھتا ہے نقل ہے شیخ لقمان بریدہ رحمۃ اللہ علیہ سے کہ قیامت کیدن دو شخص سایہ
عرش کے نیچے ہونگے ایک بادشاہ عادل دوسرے وہ شخص کہ راہ خدا مین صدقہ اسطرح چھپا کر دے
کہ دوسرے ہاتھ کو خبر نہو لکھا ہے کہ جو شخص صدقہ چھپا کر دیتا ہے اوس کے نامۂ اعمال مین حسنات سے
لکھے جاتے ہین اور جو شخص ظاہر کرکے دیتا ہے اوس کے نامۂ اعمال مین ریا لکھی جاتی ہے
اسیواسطے اگلے لوگ جو کچھ دیتے تھے بہت چھپا کر دیتے تھے بلکہ اندھون کو تلاش کرکے
دیتے تھے کہ لینے والا نجانے کہ کسنے دیا اور اکثر فقیرون کی راہ مین ڈالدیتے تھے کہ
کہ بے منت و احسان اوٹھالین اور بعضے اور شخص کے ہاتھ سے دلواتے تھے غرض
اس سے یہ تھی کہ ریا کو دخل نہو کہ ریا آدمی کو ہلاک کرتی ہے اور جو شخص کہ صدقہ اخلاص سے
دیتا ہے اللہ قبول فرماتا ہے مناسب ہے یہ کہ لینے والے کا احسان مانے اوس پر احسان نہ کرے
جو شخص مال حلال سے صدقہ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس مہربانی سے اوسکی پرورش کرتا ہے جسطرح
تم کھلدار درخت کو پالتے ہو اور اللہ تعالیٰ صدقہ دینے والے پر ستر دروازے فتنہ و فساد
کے بند کرتا ہے اور جو شخص سائل کو ناامید پھیرتا ہے سات دن فرشتے رحمت کے اوسکی طرف
متوجہ نہین ہوتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دو کام ہمیشہ اپنے ہاتھ سے کیا کرتے تھے ایک
مسکینون کو صدقہ دینا دوسرے وضو اور طہارت کیواسطے پانی رکھنا لکھا ہے کہ جو کوئی

ننگے کو کپڑا پہناتا ہے وہ کپڑا جب تک اوس کے بدن پر رہتا ہے یہ شخص سب آفات و بلیات سے محفوظ رہتا ہے **ایضاً** ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صدقہ غیب و توین سے افضل ہے سوائے نماز مکتوبہ کے لقمان حکیم اپنے بیٹے کو نصیحت کیا کرتے تھے کہ جو گناہ تجھسے سرزد ہوا کرے اوسکی عوض مین صدقہ دیا کر عبد الرحمن بن عوف اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہم اکثر شکر صدقہ دیا کرتے تھے کسی نے سبب اوسکا پوچھا فرمایا کہ صدقہ اوس چیز کا دینا چاہیئے جس چیز کو آدمی مرغوب رکھتا ہو ہمکو شکر سے زیادہ کوئی چیز اور پسند نہین ہے شیخ احمد جام کہتے ہین کہ جو شخص اپنے تئین لینے والے سے زیادہ محتاج صدقہ دینیکا نجانے گا صدقہ اوسکا قبول نہوگا **ایضاً** حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ ایک لونڈی بہت خوبصورت بیچتا ہے پوچھا کہ اسکی قیمت کیا ہے اوسنے کہا کہ دو درہم وہ بولے کہ یہ بات عقل سے بعید ہے شاید تو دیوانہ ہے کہ ایسی لونڈی بیش قیمت کو اتنا ارزان بیچتا ہے وہ بولا کہ اللہ تعالے حور العین کو دو کوڑی پر بیچتا ہے تجکو اس قیمت پر کیون تعجب ہوا یعنی اگر تھوڑا سا صدقہ بھی آدمی اخلاص سے اور نیک نیتی سے دے تو اوسکی عوض مین حور العین ملتی ہے نقل ہے کہ ایک شخص سفر کو جاتا تھا حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گیا اور کہا کہ یا حضرت مجھکو کچھہ وصیت فرمائیے فرمایا اگر یار و مددگار چاہتا ہے اللہ تعالے کافی ہے اور عبرت کیواسطے نشیب و فراز دنیا کا کافی ہے اور مونس و غمگسار قرآن شریف سے بہتر کوئی نہین اور واعظ اور ناصح موت سے زیادہ کوئی نہین اللہ تعالی سب مسلمانون کو توفیق صدقہ دینے کی عنایت کرے اور عجب و ریا سے محفوظ رکھے صدقہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا

اب کچھہ بیان فضیلت ماہ رمضان مبارک کا کیا جاتا ہے

لکھا ہے کہ جو شخص اس مہینے مین تیسون روزے رکھے اور انکی فرضیت پر یقین کرے اور اور اللہ سے امیدوار ثواب کا ہو سب گناہ اوس کے بخشے جاوین انشاءاللہ تعالی **ایضاً** امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ اگر اللہ تعالی امت

محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر عذاب کرنا چاہتا تو دو چیزین اونکو نہ دیتا ایک روزے ماہ رمضان کے دوسرے سورہ قل ہو اللہ احد یعنی یہ دو چیزین اس امت کے امان کی نشانی ہے ایضاً عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما روایت کرتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قسم ہے اس ذات واجب الوجود کی جس نے مجکو واسطے رسالت کے بھیجا ہے کہ فرشتے سال بھر واسطے رمضان کے بہشت کو آراستہ کیا کرتے ہین اور پہلی تاریخ رمضان کو رات کو تحت ساق عرش سے ایک ہوا چلتی ہے کہ اوس کو مثیرہ کہتے ہین جنت کے سب پتے اور درختون کے اکٹھے کرکے دروازون کے حلقون پر مارتے ہین اور اس سے ایک ایسی آواز خوش نکلتی ہے کہ سننے والون نے اوس سے بہتر آواز کبھی نہ سنی ہوگی اور حورین گھر کیون مین اور غلمان کنگورون پر بیٹھکر کہتے ہین کہ جسکو حاجت ہو روزہ بشرائط رکھے اور ہمسے ملے اور حورین پوچھتی ہین کہ ای رضوان آج کونسی رات ہے کہ حق تعالے نے دروازے جنت کے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے کھولے ہین اور حق تعالے رضوان کو حکم دیتا ہے کہ دروازے بہشت کے کھول اور مالک کو حکم پہونچتا ہے کہ دروازے دوزخ کے بند کردے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوتا ہے کہ شیطانون کے گلے مین طوق اور زنجیر ڈالدے کہ امت محمد کے روزے تباہ نکرین اور ماہ رمضان کی ہر رات کو منادی ہوتی ہے کہ جو مسلمان روزہ دار کچھ چاہے مطلب اوسکا ادا ہو اگر مغفرت چاہے مغفرت ہو اور جو توبہ کرے اوسکی توبہ قبول ہو حاجتمندون کی حاجتین روا ہون اور گنہگارون کے گناہ بخشے جائین ہر روز ایک کروڑ گناہ گار آتش دوزخ سے نجات پاتے ہین جتنے گنہگار تمام مہینے مین بخشے جاتے ہین تاریخ اخیر مین اوتنے ہی گنہگار ایک مرتبہ بخشے جائینگے اور دوزخ کی آگ سے رہائی پائینگے اور اوس رات جبرئیل علیہ السلام خدا کے حکم سے سب فرشتون کو لیکر کعبے کی چھت پر جمع کرتے ہین اور ایک علم سبز وہان کھڑا کرتے ہین اون کے دس کروڑ پر ہین فقط دو پر سے مشرق سے مغرب تک پہونچتے ہین اون سب پرون کو سوا لیلۃ القدر کے کبھی نہین کھولتے اور اپنے ساتھ

کے فرشتوں کو حکم دیتے ہین کہ تم دنیا مین جاؤ اور جو مومن نماز پڑھتا ہو یا ذکر کرتا ہو اوسپر سلام کرو اور مضان
اور روزہ جو دعا مانگے تم آمین کہو جب اجازت پھرنیکی ہوتی ہے تب فرشتے حضرت جبرئیل سے پوچھتے ہین
کہ ای جبرئیل امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حاجتمندونکی حاجتین برائین یا نہین وہ کہتے ہین کہ آجکی رات
سب کی مرادین حاصل ہوئین مگر وہ لوگ محروم رہے جو ہمیشہ شراب پیتے ہین اور ماں باپ کو راضی نہین رکھتے
اور خویش واقربا کے حق ادا نہین کرتے اور مسلمانون کو ضرر پہونچاتے ہین اون کو یہ نعمت نصیب نہین ہوتی اور
عید الفطر کی رات کو شب جائزہ کہتے ہین اور جب صبح ہوتی ہے فرشتون کو حکم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے شہرون مین
اُترو اور پہاڑون پر کھڑے ہو کے منادی کرو کہ ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم رجوع کرو اپنے پروردگار
کی رحمت کیطرف کہ وہ کریم اور رحیم ہے طرح طرح کی بخشش کریگا اور بڑے بڑے گناہ بخشیگا اور جسوقت
کہ مسلمان واسطے نماز کے عیدگاہ مین جمع ہوتے ہین اللہ تعالی فرشتون سے فرماتا ہے کہ جو مزدور اپنا کام
وقت مقرر تک کر کے کچھ اور بھی خدمت کرے اوسکو کیا مزدوری دیا جائے وہ عرض کرتے ہین کہ اوسکو ایسی
مزدوری دیا جائے کہ وہ رضامند اور خوش ہو جائے تب اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ای فرشتو گواہ رہو کہ مین نے سب رمضان
کے روزے اور نماز امت محمد کی قبول کی اور سب گناہ اونکے بخشے اور تمام عمر اونکی حاجتین دین و دنیا کی روا کرونگا
اور اونکی عیب پوشی کرونگا کہ لوگون مین یہ رسوا نہون پھر اوسوقت نمازیون کو ندا ہوتی ہے کہ اپنے اپنے گھرون
کو جاؤ مین تم سے راضی ہوا اور گناہ تمھارے بخشے گئے یہ سن کر فرشتے بہت خوش ہوتے ہین اور ایک دوسرے سے
بطور خوشخبری کے کہتا ہے کہ اس مہینے مین بڑی عنایت اور مہربانی اللہ کی امت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم
پر ہوئی اور جب روزہ دار واسطے افطار کے جمع ہوتے ہین اسقدر رحمتین اللہ کی نازل ہوتی ہین کہ حساب اونکا فرشتون
کے اندازے سے باہر ہوتا خصوصاً جو شخص کہ روزہ فقیرون اور محتاجون کے ساتھ افطار کرتے ہین اور ان کو اپنی
شفقت اور مہربانی سے راضی کہتے ہین ثواب اسکا بیان سے باہر ہے جو لقمہ کہ فقیر کھاتا ہے ایک حسنہ اسکے نامہ اعمال مین
لکھا جاتا ہے اور ایک گناہ دور ہو جاتا ہے اور شوال کے مہینے مین دوسری تاریخ سے چھ روزے رکھنیکا بڑا ثواب ہے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص تیسون ۳۰ روزے رمضان کے اور بعد اوسکے چھ روزے اور رکھے تمام برس
روزونکا ثواب ملتا ہے اور حکمت اسمین یہ ہے کہ حق تعالے نے وعدہ کیا کہ ایک نیکی کے عوض مین دس نیکیان دونگا

اسصورت مین ایک مہینے کے عوض دس مہینے ہوئے اور چھہ روز دن کے ساٹھ دن اوسکے دو مہینے
ہوئے اس حساب سے بارہ مہینے ہوگئے اور یہ چھہ روزے دوسری تاریخ شوال سے رکھنا چاہیے کہ روزونکا
نقصان موقوف ہو اور بعض نے متفرق بھی رکھے ہین اسطرح سے کہ مہینے کے سر عشرہ مین دو روزے اور دو
مین نیت کرے کہ کل روزہ رکھونگا تا کہ بہشت روزونکا ثواب نامۂ اعمال مین لکھا جاتا ہے اور صدقہ عید
الفطر کا ہر مسلمان پر واجب ہے مرد ہو یا عورت مگر اسصورت مین کہ صاحب زکواۃ ہو یہ مذہب امام اعظم کا ہے اور
امام شافعی کے نزدیک یہہ ہے کہ جسکے پاس ایک دن سے زیادہ کھانیکو ہو اسپر صدقہ فطر کا واجب ہے اور مقدار
فطر یکا حساب ہندوستان سے دو سیر رائج وقت گیہون ہوتے ہین اور اختیار ہے کہ اوسکی قیمت دیدے
اور جو اور خرمے بھی دوگنے دینا درست ہے اور فطرہ دینا اول وقت چاہیے اور جو شخص قبل اسکے مرجا اس
دن کے سے صدقہ فطر کا ساقط ہوجاتا ہے اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہے بکمال ترغیب صدقۂ عید الفطر پر کہ
روزے رمضان کے معلق رہتے ہین جبتک صدقہ عید الفطر کا نہ دیا جائے مطلب یہ ہے کہ سبکو معلوم ہو کہ مسکینون
اور محتاجون کو نفع پہونچانا مین یہ فائدے ہین سلطان ابو سعید ابو الخیر خراسانی فرماتے ہین کہ اگر کوئی شخص
جن و انسان پر حکومت رکھتا ہو کسی مسلمان کو نفع پہونچانا اس سے بہتر ہے آپ مسلما تو اگر کسی شخص کو نفع نہ
پہونچا سکتے ہو تو ضرر بھی نہ پہونچاؤ اور نقصان اور آزار کسی کا روا نہ رکھا کرو لکھا ہے کہ ایک روز
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کی دیوار کے سائے مین بیٹھے تھے حالت شوق مین کعبے کی طرف
نگاہ کرکے فرمایا کہ ای کعبۂ معظم باوصف اسکے کہ تجھکو حق تعالے نے اس عظمت و شوکت کے ساتھ پیدا
کیا ہے مگر مومن موحد مشرف ترے تجھسے فوقیت رکھتا ہے قسم ہے وحدہ لاشریک کی کہ اگر کوئی تجکو
خراب کرے اتنا درد و اندیشہ نہو کہ جتنا ایک مسلمان کے دل کو کوئی آزردہ کرے ہزار برسکی عبادت
شبانہ روزکی ایک خاطر آزاری کے سبب سے زائل ہوجاتی ہے ایضاً کتاب محیط مین لکھا ہے کہ جسنے زکواۃ
بنی ہاشم یعنی سادات کو دینا درست نہین ہے صدقہ فطر کا بھی دینا جائز نہین ہے اور اوس غلام
اور لڑکے کو جسکا مالک اور مربی تونگر ہو اور ماں باپ دادا دادی نانا نانی بیٹا پوتا اور کافران کو بھی صدقہ
فطر کا دینا روا نہین ہے لکھا ہے کہ عید کے دن حق تعالے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم کرتا ہے کہ

جنت عدن مین جاکے آرایش اور سامان عید کا کرکے ستر ہزار فرشتے اور ستر ہزار علم جنت سے لیکر روضہ
مبارک محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم پر جاؤ اور سلام میرا میرے حبیب کی روح کو پہنچاؤ اور جن مُردونکی صدقے
کی امید پر عید کے دن آتی ہین جب امام نماز عید سے فارغ ہوتا ہے روحونکو حکم پھر جانیکا ہوتا ہے جنکو صدقہ پہنچتا ہے
خوش و خرم اور جنکو نہین پہونچتا ہے وہ دلگیر اور مغموم چلی جاتی ہین اے عزیزو جو کچھ ہوسکے صدقہ دیا کرو
اور اپنے مُردون کی روحکو خوش کیا کرو اور سمجھو کہ تمکو بھی ایک روز یہی دن پیش آئیگا ایضاً ترغیب
حمید مین روایت ہے امیر المومنین علی و ابوسعید خدری اور عمران بن حصین رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کہ
کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اے فاطمہ اپنی قربانی کے نزدیک جا
اور یہ دعا پڑھ کہ اِنَّ صَلَاتِی وَنُسُکِی وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِی لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ
لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ بعد اوسکے فرمایا کہ اول قطرہ خون قربانی سے
کہ زمین پر گرتا ہے جو گناہ بندے نے کیا ہے وہ بخشا جاتا ہے اور قیامت کیدن خون اور گوشت قربانی کا
نیکی کے پلے مین رکھا جائیگا وزن اوسکا ستر حصہ نیکیونکا بڑھائیگا ابوسعید نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یہ کرامت خاص فقط واسطے اہل بیت کے ہے یا مسلمانون کے لئے آپنے فرمایا کہ اس
نعمت مین سب مسلمان شریک ہین نقل زید بن ارقم سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
سوال مین ایک صحابی کے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ قربانی کیا چیز ہے ارشاد ہوا کہ یہ ملت
ہے تمھارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی پھر اونہون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے واسطے
اسمین کیا منفعت ہے فرمایا کہ جتنے بال قربانی کے جسم پر ہوتے ہین اتنی ہی نیکیان قربانی کرنیوالے کے نامہ
اعمال مین لکھی جاتی ہین ایضاً اور محدثین معتمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت
کی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عید اضحی کے روز کوئی عمل بندیکا قربانی سے زیادہ
اللہ کے نزدیک مرغوب نہین ایضاً اور ابوسعید بن عبد العزیز مکحول رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے کہ اے عزیز
پیرہن اپنا بیچ اور دنبہ واسطے قربانی کے خرید کر جو مسلمان قربانی کا گوشت کھاتا ہے ہر لقمے کے
عوض مین صاحب قربانیکو جنت مین ایک مرغ ملیگا مانند دنبے کے قد و قامت مین ایضاً زاد المتقین مین

لکھا ہے کہ جس گھر مین باوجود مقدور کے قربانی نہین ہوتی وہ گھر روتا ہے اور جناب باری مین دعا کرتا ہے کہ
الٰہی اس شخص کے گھر کو مال سے خالی کر جیسا اوس نے مجھکو قربانی سے خالی کیا اور اوسی سال کچھہ نہ کچھہ بلا اوس گھر پر نازل
ہوتی ہے اور جس گھر مین قربانی ہوتی ہے وہ گھر صاحب خانہ کے حق مین دعا کرتا ہے اور اوسکی دعا کی برکت سے اوس گھر مین
ہر طرح امن اور آسایش ہوتی ہے اور صاحب خانہ کے مال مین فزونی ہوتی ہے **نقل** طاؤس رحمۃ اللہ علیہ کہ ایک
سال مین ہمراہ ایک قافلہ کے حج کو جاتا تھا ایک لڑکے کو مین نے اوس قافلہ مین دیکھا کہ کچھہ زاد و راحلہ اوسکے پاس نہ تھا مین نے
اوس سے کہا کہ اے عزیز جب تیرے پاس کچھہ سامان سفر ضروری بھی نہین ہے تو یہ تو نے ایسے سفر کا کیون قصد کیا جب مین نے
یہ کہا اوس نے یہ آیت پڑھی کہ إِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوىٰ یعنی سب توشون سے بہتر توشہ تقوی اور پرہیزگاری ہے
مین نے کہا تقوی دوسری چیز اور کھانا دوسری چیز بقائے حیات آدمی کا کھانے پر ہے کوئی آدمی بغیر کھانے کے
زندہ نہین رہ سکتا اور اس آیت مین زاد کا لفظ کھانے پر اطلاق نہین کیا ہے وہ بولا کہ اے عزیز سخیون کے گھر جانا اور کھانا
ساتھ لیجانا بہت نامناسب ہے خیر جب سب نے احرام باندھا اور لبیک کہتے ہوئے چلے وہ لڑکا چپ تھا مین نے کہا کہ تو
لبیک کیون نہین کہتا وہ بولا کہ مین ڈرتا ہون کہ اپنے لبیک کے جواب مین لا لبیک نہ سنون یہ کہکر بیہوش ہو کر گر پڑا
مین کیفیت دیکھکر بہت رویا کہ جس حال مین یہ لڑکا اتنا ڈرتا ہے اگر خدا اپنے نیاز ہمکو رد کرے اور درجہ قبولیت
نہ دے کیا کرینگے اخیر سب اہل قافلہ روئے اور چلانے لگے جب مقام منا پر پہونچے اور سب لوگ قربانیان کرنے لگے دیکھتا
کیا ہون کہ وہ لڑکا کہتا ہے کہ الٰہی سب تیری راہ مین قربانیان کرتے ہین اور میرے پاس سوا جان کے کچھہ نہین
اپنی جان کی قربانی کرتا ہون یہ کہکر ایک نعرہ شوق مارا اور جان خدا کو تسلیم کی تھوڑی دیر کے بعد اوس لڑکے کی
مان آئی اور نالہ و زاری کرنے لگی ہاتف غیب نے آواز دی کہ اے عفیفہ تیرے بیٹے نے میری راہ مین اپنی جان
قربانی کی اور مین نے اوسکو قبول کیا اگر تو بھی آیا چاہتی ہے تو دروازہ قبولیت کا کھلا ہے **ایضاً** زاد المتقین مین
لکھا ہے کہ بزرگان سلف سے ایک بزرگ کی عادت تھی کہ قیمت گوسفند کی صدقہ کرتے تھے اور فرماتے
کہ قربانی مجھپر واجب ہے مگر ایک جاندار کو بیجان کرنا کیا ضرور ایک رات انھون نے خواب مین دیکھا کہ قیامت قایم ہے
اور لوگ اپنی اپنی سواریون پر سوار ہوتے ہین اور جنت کو جاتے ہین اور یہ شخص پیادہ حیران کھڑا ہے آخر
ایک شخص سے پوچھا کہ انلوگون نے دنیا مین ایسا کون عمل خیر کیا تھا کہ جسکے عوض مین آج یہ نعمت وسعادت

حاصل ہوئی جواب پایا کہ ان لوگوں نے راہ خدا مین قربانیان کی تھین وہ قربانیان آج انکی سواریان ہو گئین اوس نے کہا کہ مین بھی تو قیمت قربانی کی دیا کرتا تھا جواب پایا کہ قیمت دینا قربانی کرنیکے برابر نہین ہے جب نیند سے ہوشیار ہوا تو استغفار کیا اور زندگی بھر قربانی کرتا رہا الغرض قربانی کرنے مین بہت سے فائدے ہین آدمی حتی المقدور اس نعمت سے محروم نرہے کہ اللہ تعالے اوسکا اجر دنیا اور آخرت دونون جگہ عنایت کرتا ہی دیکھو ابرہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے فرزند دلبند سے دل اُٹھا کر راہ خدا مین قربانی کا قصد فرمایا اللہ تعالے نے انکے فرزند کو بھی بچایا اور ان کو اس فضیلت پر بھی پہونچایا ایضاً حضرت اسمٰعیل کے ذبح ہونیکا قصہ یون ہے کہ اہل تواریخ معتمد نے لکھا ہے کہ ایکدن وہ پہر کیوقت حضرت اسمعیل علیہ السلام شکار سے آئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا کہ مُنہ حضرت اسمعیل علیہ السلام کا مانند ماہ شب چاردہم کے روشن ہے اوسوقت انکو نہایت فرحت ہوئی اور بہت خوش ہوئے اور محبت پدری نے جوش کیا اونکو اپنے سینہ سے لگایا اور بہت پیار کیا اتنے مین حضرت ابرہیم علیہ السلام سو گئے خواب مین دیکھا کہ ایک آواز آتی ہی کہ اے ابراہیم اسمعیل کو ہماری راہ مین قربانی کر اور یہ خواب کئی دن متواتر خواب مین واقع ہوا آپ جناب ہاجرہ والدہ اسمعیل علیہ السلام کے پاس تشریف لیگئے اور فرمایا کہ اوٹھو اور اپنے فرزند دلبند کو کپڑے بہت اچھے پہنا اور بالون مین کنگھی کر اور بدن مین خوشبو لگا کہ بڑے دوست کی ملاقات کیواسطے لیئے جاتا ہون حضرت ہاجرہ نے حکم بجا لائین اور اون کو اپنی چھاتی سے لگا کر رخصت کیا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت ہاجرہ سے فرمایا کہ ایک چھری اور ایک رسی بھی لاؤ حضرت ہاجرہ نے کہا کہ انکو تو ایک دوست کی ملاقات کیواسطے لیئے جاتے ہو چھری اور رسی کیا کروگے فرمایا کہ شاید حق تعالے کو کوئی دنبہ دے اور حاجت ذبح کی پڑے سبحان اللہ خدای تعالے اپنے دوستون کی زبان سے وہی بات نکلواتا ہے کہ جو اوس کو منظور ہوتا ہے الغرض جب حضرت ابرہیم علیہ السلام حضرت اسمعیل علیہ السلام کو لیچلے اور شیطان کو خبر ہوئی اپنے دلمین سوچا کہ وقت فریب دینے کا ہی شاید ایسی حالت مین میرا فریب چل جائے وہ ملعون حضرت ہاجرہ کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ کچھہ جانتی ہو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمعیل کو کہان لیئے جاتے ہین انھون نے کہا اپنے کسی دوست کی ملاقات کو لیئے جاتے ہین وہ ملعون بولا کہ بات غلط ہے وہ ان کو قربان کرنے کے لیئے لے جاتے ہین وہ

وہ بولین کہ بات قیاس مین نہین آئی کہ ابراہیم اپنے اسمعیل بیٹے کو ذبح کرین وہ ملعون بولا کہ وہ کہتے
ہین کہ مجھکو خدا کا حکم ہوا ہے کہ مین اسمعیل کو خدا کی راہ مین قربانی کرون وہ بولین کہ اگر خدا نے فرمایا تو ہزار
جان اسمعیل کی خدا کی راہ پر صدقے ہین جب وہ ملعون حضرت ہاجرہ کے جواب سے مایوس ہوا تب حضرت خلیل اللہ
علیہ السلام کے پاس آیا اور پوچھا کہ آپ اسمعیل کو کہان لیجاتے ہین فرمایا کہ ایک دوست کی ملاقات کو لیے جاتا
ہون وہ ملعون بولا کہ مین خوب جانتا ہون کہ قربانی کرنے کیواسطے لیجاتے ہو وہ جو تم نے خواب مین دکھا ہے
وہ حکم الہی نہین ہے بلکہ تم کو شیطان نے فریب دیا ہے اور تمسے خون ناحق تمھارے بیٹے کا کراتا ہے آپ نے فرمایا
کہ ملعون چپ رہ کہ پیغمبرون کو خواب شیطانی نہین دکھائی دیتے پھر وہ ملعون بولا کہ تمھارا دل کسطرح اس بات کو
گوارا کرتا ہے کہ تم اپنے ایسے بیٹے کو ذبح کرواتے فرمایا کہ اے ملعون یہ کیا بات ہے اگر اپنے دوست کی رضامندی
کیواسطے کروڑ بیٹے اسمعیل سے ذبح کرون تو مجھکو سر مو ملال نہو جب ملعون حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جواب سے
بھی ناامید ہوا تب حضرت اسمعیل کے پاس آیا اور انسے کہا کہ اے اسماعیل تم کچھ جانتے ہو کہ حضرت ابراہیم تمکو
کہان لیجاتے ہین وہ بولے کہ کسی اپنے دوست کی ملاقات کو لیجاتے ہین وہ ملعون بولا کہ یہ بات نہین ہے
بلکہ تمکو ذبح کرنیکے واسطے لیجاتے ہین فرمایا کہ بھلا باپ کو بیٹے ذبح کرنیسے کیا فائدہ وہ ملعون بولا کہ وہ کہتے
ہین کہ مجھکو اللہ تعالے کا حکم ہے حضرت اسماعیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ اگر اللہ کا حکم ہے تو میری ہزار جانین
قربان ہون تو مجھکو کچھ غم نہین کہ رضامندی اللہ کی سب سے بہتر ہے جب اسطرح کے وسوسے شیطان
لعین نے حضرت اسمعیل کو دئے آپنے حضرت ابراہیم سے عرض کیا کہ یا حضرت یہ کون ہے جو مجھکو بہکاتا ہے
آپ نے فرمایا کہ اے فرزند یہ شیطان ہے کہ تجھکو بہکاتا ہے الغرض جب ابراہیم علیہ السلام منا پر پہنچے
تب آپنے فرمایا کہ اے جان پدر مین نے خواب مین دیکھا ہے کہ تجھکو ذبح کرتا ہون تو غور کر کہ تیرے نزدیک کیا
بہتر ہے اور مقصود حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اس کلام سے یہ تھا کہ مین اسمعیل کا امتحان کرون
کہ اسکا ارادہ کیا ہے اسواسطے کہ یہ نوجوان ہے اور اس عمر مین آدمی کو زندگی بہت عزیز ہوتی ہے حضرت
اسمعیل نے عرض کی کہ یا حضرت حکم الہی کے بجالانے مین دیر نکیجیے اور جو حکم خدا ہے اوسکو
جلد بجالائیے کہ شیطان ملعون گھات مین لگا ہے مبادا کہ اسکا فریب اور وسوسہ کچھ ضرر پہنچائے

اے پدر بزرگوار جب آپنے موجب حکم خدا بیٹے کے ذبح کرنے مین دریغ نکیا مجھکو جان دینے مین کیا دریغ قیامت
کیدن آپکو ابراہیم پسر باز اور مجھکو اسمعیل سرباز کہینگے اب مین تین وصیتین کرتا ہون اول یہ کہ میرے
ہاتھ پانون خوب مضبوط باندھئے حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ لئے اپنے دوست کے حضور مین جاتا ہے بیقرار ہوکر ہاتھ
پانون ماریگا جواب دیا کہ یہ بات سچ ہے مگر اس بات سے ڈرتا ہون کہ وقت ذبح کے بے اختیار تڑپون اور آپکے
کپڑے میرے خون سے آلودہ ہوجائین دوسری وصیت یہ ہے کہ وقت ذبح کے میرا منہ زمین کیطرف کیجیے
اور مجھکو نہ دیکھئے شاید کہ میری صورت دیکھکر شفقت پدری جوش کرے اور تعمیل حکم الہی مین کچھ فتور
واقع ہو تیسری وصیت یہ ہے کہ جب آپ گھر تشریف لیجائیے میری ماںکو بہت تسلی و دلاسا دیجئے گا
اور اوسکی نہایت دلداری کیجیگا کہ شاید وہ مجھکو آپکے ساتھ نہ دیکھے اور اس حال سے مطلع ہوکر شدت غم سے
اوسکی چھاتی پھٹ جائے اور میری طرف سے بعد سلام کے فرمائیے کہ میری مفارقت مین بے صبری نکر
قیامت بہت نزدیک ہے جلد ملاقات ہوگی اور بعض روایت مین آیا ہے کہ جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام
حضرت اسمعیل ذبیح اللہ کے ہاتھ پانون باندھنے لگے حضرت اسمعیل روئے اور کہا کہ اے پدر بزرگوار میرے ہاتھ
پانون نہ باندھئے اسواسطے کہ مالک کے حضور مین اوس بندے کو باندھکر لیجاتے ہین جو بھاگ جاتا ہے آپ خاطر جمع
سے ذبح کیجئے مین مردانہ وار جان دونگا اور بعض اہل تاریخ کا یہ بیان ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
حضرت اسمعیل علیہ السلام کے ہاتھ پانون باندھے خاک پر منہ رکھکر رونے لگے آپکے رونیسے ساتون آسمان کے
فرشتے رونے لگے جسوقت حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے انکے گلے پر چھری رکھی حضرت اسمعیل علیہ السلام نے ہنس دیا
آپنے پوچھا کہ ہنسنے کا کیا سبب ہے کہا کہ اس چھری مین بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا دیکھتا ہون جس چیز
مین یہ نام لکھا ہو دیکھا چاہئے کہ وہ کیونکر کاٹتی ہے لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اوس روشن
چھری پھیری کہ دھار اوسکی مڑگئی اور ذرا نہ کاٹا آپنے غصے مین آکر چھری کو زمین پر دے پٹکا تب
قدرت خدا سے چھری نے کلام کیا کہ یا خلیل اللہ مجھپر خفا ہوتے جسنے آپکو حکم ذبح کرنیکا دیا ہے اوسی نے
مجھکو کاٹنے سے منع کیا ہے اور بعضے علمانے یون لکھا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت
اسمعیل کے گلے پر چھری رکھکر چاہا کہ کھینچین حضرت جبرئیل نے حکم الہی سے دھار چھری کی پھیر دی

ہر چند زور کیا خط تک نہ پڑا غیب سے آواز آئی کہ اے خلیل برگزیدہ تو نے اپنے خواب کو سچا کیا اور اے بندے پسندیدہ
تو آزمایش مین صادق نکلا اب گوسفند ذبح کرو اور اپنے بیٹے کو چھوڑ دے حضرت ابراہیم علیہ السلام کیا
دیکھتے ہین کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک گوسفند ہمراہ لیکر اوترے ہوئے آتے ہین پس حضرت جبرئیل نے
ایک دنبہ بہشت کا لاکر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ یا ابراہیم عوض اسمٰعیل کا لیجئے اور قربانی کیجئے
بعد اوس کے جبرئیل علیہ السلام نے ہاتھ اوٹھا کر کہا اللہ اکبر اللہ اکبر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا لا الہ الا اللہ
واللہ اکبر حضرت اسمٰعیل نے کہا اللہ اکبر و للہ الحمد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس دنبہ کو ذبح کیا اوسی
سے ایام تشریق کی تکبیرین واجب ہوئین اور بعض کتابون مین لکھا ہے کہ اوسوقت فرشتے
متعجب تھے اور اس حال کو دیکھکے حیرت کرتے تھے بعضے کہتے تھے کہ ابراہیم بڑا جوانمرد ہے کہ اپنے
ایسے بیٹے کو قربانی کرتا ہے اور بعضے کہتے تھے کہ اسمٰعیل بڑا جوانمرد ہے کہ اپنی جان خدا کی رضامندی
کیواسطے دیتا ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اس سے فارغ ہوئے جناب الٰہی سے خطاب ہوا کہ اے خلیل خلعت
بے علت کے لئے تو نے یہ قربانی گواہ گذرانی اور اسمٰعیل نے جو اس امتحان و ابتلا پر صبر کیا اور تسلیم
و رضا پر قائم رہا مین تم دونون سے بہت راضی ہوا اب جو مطلب تم دونو مانگو مین دون دونون صاحبون
نے دعا کی کہ الٰہی پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا جو شخص گنہگار اور زیانکار
مرے اوسکی مغفرت ہم دونون کی التماس سے فرمانا اور زبان اوسکی کلمہ شہادت پر جاری کرنا
حکم ہوا کہ دعا تمہاری قبول ہوئی اور تمام امت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بخشی گئی
تم خاطر جمع رکھو اور شکر کرو آمین یارب العالمین

تمت

خاتمة الطبع ہزارون شکر پروردگار عالم کو کہ اندنون کتاب مقاصد الصالحین ترجمۂ حکایت
الصالحین اہتمام سے بندۂ درگاہ کریم قاضی محمد ابراہیم بن قاضی نور محمد مرحوم اور
ملا نور الدین بن جیوا خان سلمہ المنان کے سنہ ۱۲۹۳ ہجریہ مین مطبع حیدری واقع ممبئی
تاریخ ۵ فیبروری | مین چھپکر جلوہ افزائے رونمائی ہوئی | سنہ ۱۸۷۶ ع